پھول مسکرائے

ریحانہ تبسم فاضلی

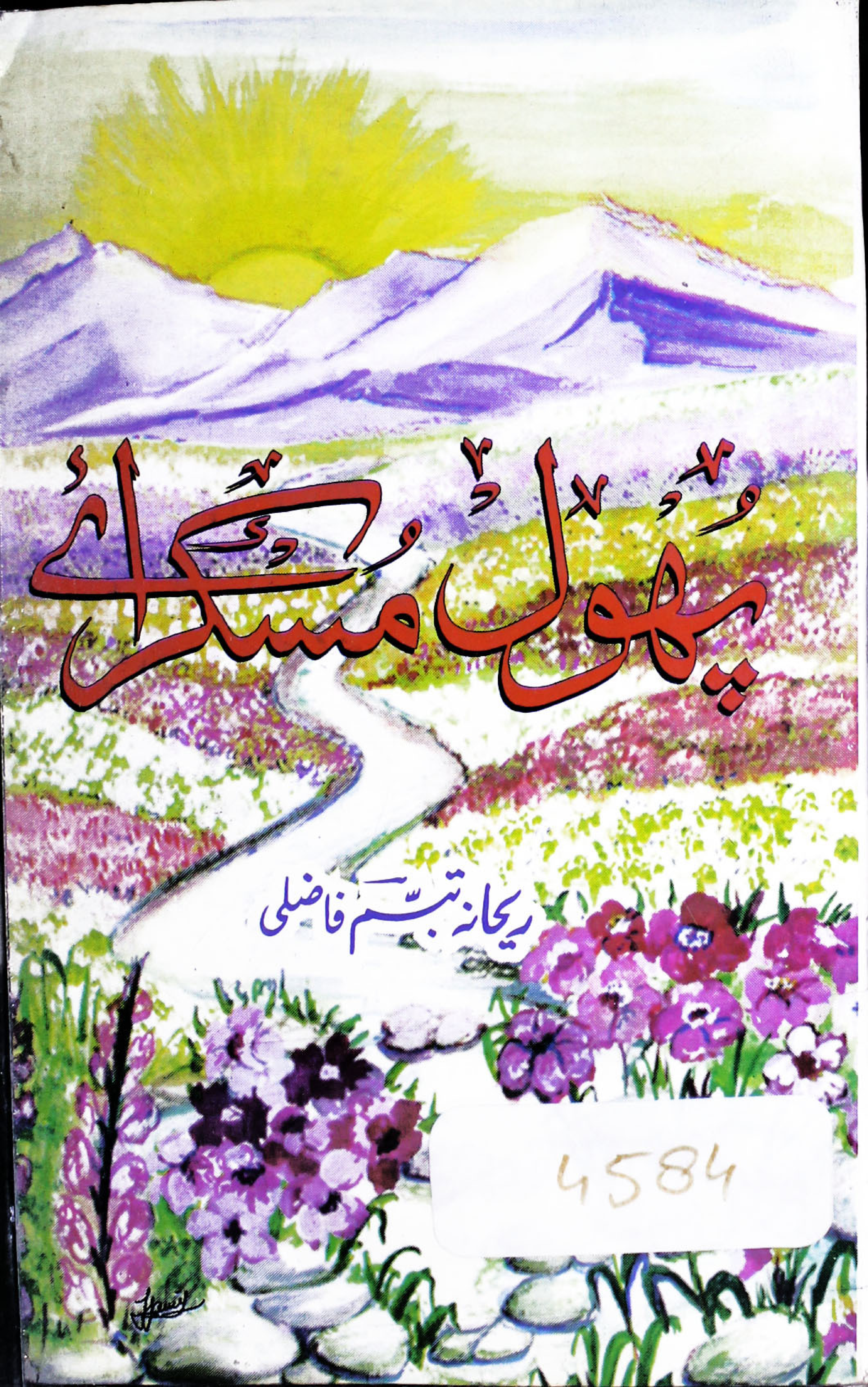

4584

ذخیرہ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

جو 2001ء میں میاں صاحب نے

پنجاب یونیورسٹی لائبریری کو عطا فرمایا

PUNJAB
UNIVERSITY
LIBRARY
LAHORE

CLASS NO.......... .. ..

BOOK NO ....

S-369—Punjab University Press- 10,000 29-1-2003

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیل احمد ترمذی
ذخیرہ

پھول مسکرائے

ریحانہ تبسم فاضلی

Marfat.com

جملہ حقوق

احمد نعمان فاضلی، رافع مجاہد فاضلی
محمد طلحہ فاضلی اور معاویہ صلاح الدین فاضلی
کے نام محفوظ ہیں

87949

نام کتاب: "پھول مسکرائے"

شاعرہ: ریحانہ تبسم فاضلی

سرورق: فرحت جمیل

ترتیب: فرح اصغر، شکیلہ افضل، فرحت کلیم

تاریخ اشاعت: جنوری ۱۹۹۷ء

طبع اول: ایک ہزار

کمپوزنگ: ندیم کمپوزر ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

طابع: قریشی آرٹ پریس

ناشر: فاضلی پبلیکیشنز

.... ملنے کا پتہ ....

تھرڈ ای / ۳۔ بی ۱۸۔ جیب اسکوائر
ناظم آباد، کراچی ۱۸

Marfat.com

روشن ہوا سویرا اور پھول مسکرائے
پیغام زندگی کا سب کے لئے وہ لائے

Marfat.com

اِنتساب

پروفیسر عذرا جمیل احمد
کے نام

ریحانہ تبسّم فاضلی

Marfat.com

جو صدقِ دل سے کرتی ہے میرے لئے دُعا
اُس باوفا کا نام ہی عذرا جمیل ہے
لاریب اس کا ظاہر و باطن بھی ایک ہے
یہ پُرخلوص ہونے کی مُحکم دلیل ہے

Marfat.com

" اشاریہ "

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
(۱)	پھول مسکرائے		
(۲)	انتساب		
(۳)	کتابِ زندگی کا ایک گمشدہ ورق	ریحانہ تبسم فاضلی	۱۱
(۴)	بچوں کا ادب اور ریحانہ تبسم فاضلی	ڈاکٹر نظر کامرانی	۲۱
(۵)	بچوں کی تہذیب نفس کا ایک نیا انداز	عزیز احسن	۲۵
(۶)	نئے طرزِ احساس کی شاعرہ	پروفیسر عائکہ بیگ	۳۰
(۷)	منفرد لب و لہجہ	پروفیسر عقیلہ تنویر	۳۹
(۸)	بچوں کے ادب میں گرانقدر اضافہ	پروفیسر فہمیدہ مسعود احمد	۴۲
(۹)	جائزہ	پروفیسر طیبہ سلطانہ	۴۷
(۱۰)	---------- حمدِ باری تعالیٰ		۴۱
(۱۱)	---------- مہربان آقا		۵۲
(۱۲)	---------- مشکل کشا		۵۳
(۱۳)	---------- نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم		۵۵
(۱۴)	---------- شہرِ مکہ		۵۶
(۱۵)	---------- شہرِ مدینہ		۵۷
(۱۶)	---------- ارکانِ دین		۵۸
(۱۷)	---------- قرآنِ پاک		۵۹
(۱۸)	---------- راہِ حق		۶۰
(۱۹)	---------- اہلِ علم		۶۱

Marfat.com

(۲۰)	رزقِ حلال	۶۱
(۲۱)	جنت محل	۶۳
(۲۲)	شوقِ جہاد	۶۵
(۲۳)	مجاہد	۶۷
(۲۴)	اسلام کے سپاہی	۶۸
(۲۵)	گھاٹے کا سودا	۷۰
(۲۶)	شہید کا درجہ	۷۱
(۲۷)	سوار اور سواری	۷۲
(۲۸)	پہلی منزل	۷۳
(۲۹)	ہم ہیں خدا کے واسطے	۷۴
(۳۰)	چراغِ محبت	۷۵
(۳۱)	منزل	۷۷
(۳۲)	ہمسایہ	۷۹
(۳۳)	ماں کی دعائیں	۱
(۳۴)	بڑوں کا ادب	۲
(۳۵)	استاد کا ادب	۸۴
(۳۶)	ماں کی خدمت	۸۶
(۳۷)	انسان دوستی	۸۸
(۳۸)	علم	۸۹
(۳۹)	بچے	۹۱
(۴۰)	۲۳ر مارچ	۹۳
(۴۱)	۱۴ر اگست	۹۵
(۴۲)	آزادی	۹۶

Marfat.com

(۴۳) ---------- ۶ ستمبر ۹۸

(۴۴) ---------- راستہ اب ہے یہ پاکستان کی تعمیر کا ۱۰۰

(۴۵) ---------- شاہراہِ کاہکشاں ۱۰۱

(۴۶) ---------- عزمِ جواں ۱۰۲

(۴۷) ---------- سوہنی دھرتی ۱۰۳

(۴۸) ---------- چمکتی چاندی ۱۰۴

(۴۹) ---------- بہار آگئی ۱۰۵

(۵۰) ---------- ہمارا وطن ۱۰۶

(۵۱) ---------- ارادے ۱۰۷

(۵۲) ---------- احساس کی زباں ۱۰۹

(۵۳) ---------- سلسلہ رنگ و بو کا ۱۱۰

(۵۴) ---------- قائدِ اعظم ۱۱۲

(۵۵) ---------- علامہ اقبال ۱۱۳

(۵۶) ---------- شاہ بھٹائی ۱۱۴

(۵۷) ---------- خوشحال خاں خٹک ۱۱۵

(۵۸) ---------- سچل سرمست ۱۱۶

(۵۹) ---------- اقراء روضتہ الاطفال ۱۱۸

(۶۰) ---------- مدرستہ البنات ۱۲۰

(۶۱) ---------- اقراء روضتہ الاطفال ۱۲۳

(۶۲) ---------- جامعہ ابی بکر ۱۲۵

(۶۳) ---------- سرسید کالج ۱۲۷

(۶۴) ---------- رافع کے نام (دعا) ۱۳۱

(۶۵) ---------- گڑیا ۱۳۳

Marfat.com

(۶۶) ---------- عرضِ احوال ۱۳۴
(۶۷) ---------- پھولوں کی انجمن ۱۳۶
(۶۸) ---------- لُغات ۱۶۳
(۶۹) ---------- شاعرہ کی تصانیف "مہکتے حرف" "روشنی کے سلسلے" "خطیب الامم" ۱۸۵
اور "اہلِ نظر" (تبصرے)
(۷۰) ---------- نظامِ مصطفےٰ ۶۳
نوٹ: (اصل فہرست سے سہواً رہ گیا ہے)

Marfat.com

سوغات

تحریر میں سجا کے خیالات لائی ہوں
بچو! تمہارے واسطے سوغات لائی ہوں
شاید رہِ حیات میں کچھ کام آ سکے
ماضی کی وہ حسین روایات لائی ہوں

Marfat.com

"کتاب زندگی کا ایک گمشدہ ورق"

رات کے سناٹے میں ابا (داداجان، عبدالمجید) کی شدید کھانسی کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی، میں نے تکیئے کے قریب رکھے ہوئے اپنے ننھے سے ٹائم پیس کو اپنی نیند سے بوجھل آنکھوں سے دیکھا، تو رات کے دو بج رہے تھے۔ جنوری کا مہینہ تھا اور سردی پڑ رہی تھی۔ دو تین دن کی سخت بارش نے سردی کی شدت کو مزید بڑھا دیا تھا۔ شیطان نے بہکایا "خاموشی سے آنکھیں موند دو اور سو جاؤ گرم بستر کو چھوڑ کر ابا کے کمرے میں جاؤ گی تو تمہیں ٹھنڈ لگ جائے گی کچھ نفس نے ورغلایا اور میں نے اپنے چہرے کو لحاف میں چھپالیا، کھانسی کی آواز اب مسلسل آرہی تھی میں نے سوچا "کوئی نہ کوئی تو اٹھ جائے گا لیکن کسی کے کمرے سے کوئی آہٹ محسوس نہیں ہوئی بلکہ ایک سکوت وجمود کی سی کیفیت طاری تھی، میں نے اپنے کمرے کے دوسرے پلنگ پر نظر ڈالی جہاں اماں (دادی جان) بے خبر سو رہی تھیں وقفے وقفے سے کمرے کی فضا اُن کے خراٹوں سے گونج رہی تھی۔ میرے دل نے مجھے ملامت کی، سنو...... سنو ابا ہر لمحہ تمہارا کتنا خیال رکھتے ہیں تمہیں کتنا چاہتے ہیں کیا تمہیں ان کی تکلیف کا کوئی احساس نہیں؟ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اس آواز کو سننے کے بعد میں نے بستر چھوڑنے میں دیر نہیں لگائی۔ کھونٹی پر لٹکتے ہوئے جیسٹر کو پہنا اور برآمدے سے ہوتی ہوئی ابا کے کمرے کی طرف چل پڑی، سردی کی وجہ سے میری حالت عجیب سی ہونے لگی لیکن میں اپنے رب کی دی ہوئی طاقت سے چل رہی تھی۔ کمرے میں داخل ہوئی تو دیکھا ابا کی سانس بڑی تیزی سے چل رہی تھی۔ انہوں نے اپنے سر کو گھٹنوں پر ٹکایا ہوا تھا۔ شدید کھانسی سے ان کا جسم ہل رہا تھا، میں نے ان کی کمر کو سہلانا شروع کیا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا۔ تکلیف کی شدت کی وجہ سے اُن کا پورا چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا تھا میں نے لعوقِ سپستاں کے دو

Marfat.com

چمچے کپ میں ڈالے تھرماس میں سے گرم پانی نکال کر ملایا، ابا نے اشارے سے کہا کہ تھوڑا سا سفوف بھی اس پانی میں حل کر لو۔ دوا تیار کر کے میں نے انہیں پلائی تولئے سے ان کا چہرہ صاف کیا اور سورۃ الفاتحہ پڑھ کر ان پر دم کرنے لگی، کچھ وقفے کے بعد کھانسی کی شدت میں کمی واقع ہوئی اور ابا نے شفقت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہنے لگے۔ میری بچی اللہ تجھے ہمیشہ خوش و خرم رکھے " میری کھانسی سے تمہاری آنکھ فوراً کھل جاتی ہے حالانکہ تمہاری عمر کی بچیاں تو بڑی بے خبری کی نیند سوتی ہیں۔ اب میں ٹھیک ہوں تم جا کر سو جاؤ۔ سردی بڑی شدید ہے۔ نہیں ابا اب میری نیند ختم ہو گئی اگر آپ کی ہمت ہو تو میں ایک بات آپ سے پوچھوں ؟ انہوں نے بڑی شفقت سے مجھے اپنے قریب بٹھایا اور دوسرا لحاف مجھے دیا جو میں نے اپنے جسم کے اردگرد لپیٹ لیا۔ ابا نے اپنا شفیق چہرہ میری طرف موڑا اور اپنی تمام تر توجہ میری طرف مبذول کر لی۔ ابا ابا ...... بہت دن سے ایک بات میرے ذہن میں گونجتی رہتی ہے کہ " گھر میں تو اور بھی بچے ہیں ابا یوں تو سب سے پیار کرتے ہیں لیکن ان سب بچوں پر ہمیشہ مجھے فوقیت دیتے ہیں " ابا آپ بتائیں آپ ایسا کیوں کرتے ہیں ؟ میں سوال کر رہی تھی لیکن ابا کی سوچتی ہوئی نظریں جیسے کسی مرکز پر ٹکی ہوئی تھیں۔ میں نے آہستہ سے ان کا کندھا ہلایا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ابا کہیں دور بہت دور پہنچ چکے تھے، ابھی ابھی واپس آئے ہیں ...... تمہیں تو معلوم ہے میری بیٹی کہ مبین (آپا) بیماری کی وجہ سے حافظ رحیم الدین (نانا ابا) کے گھر رہتی ہیں اس لئے میں اور تمہاری اماں تم سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ابا یہ بات تو آپ مجھے کئی بار بتا چکے ہیں۔ مجھے آج وہ بات بتائیں جسے سننے کے لئے میں عرصے سے منتظر ہوں۔ سنو میری بیٹی میرے چمن کے پودوں پر دس کلیاں لگی تھیں لیکن آٹھ کلیاں مرجھا کر پودوں سے نیچے گریں اور مٹی میں مل کر خاکستر ہو گئیں۔ صرف دو کلیاں کھل کر پھول بنیں اور ان کی خوشبو سے میرا چمن مہک اٹھا۔ ابا ...... ابا سنیئے جو آٹھ کلیاں خاک میں مل گئیں وہ آپ کے وہ بچے تھے جو دنیا سے رخصت ہو گئے اور دو مسکراتے پھول چچا جان اور باؤجی (والد صاحب) ہیں۔ میری

Marfat.com

یہ بات سن کر ابا کا شفیق چہرہ مسکرا اٹھا۔ میں نے ابا کی طرف دیکھا اور کہا۔ ابا بتائیں پھر کیا ہوا۔ پھر یہ ہوا کہ میرے دونوں بیٹے باغبان بن گئے اور میری دونوں کیاریاں رنگ برنگے پھولوں سے بھر گئیں " میری منی سے بیٹی تم میری بڑی کیاری کا سب سے پہلا اور میرا پسندیدہ پھول ہو " تمہاری خوشبو میرے بیمار جسم کے لیے توانائی اور صحت کا باعث بن جاتی ہے۔ ابا یہ بات تو اپنی جگہ درست ہے لیکن کبھی کبھی جب آپ میرے سر پر ہاتھ رکھتے ہیں تو آپ کی انگلیاں مجھے لرزتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اور اس وقت آپ مجھے اپنے کاندھے سے لگا لیتے ہیں، تو آپ کی محبت کی ٹھنڈک سے میری آنکھیں بند ہونے لگتی ہیں تب مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ابا دنیا میں مجھ سے محبت کرنے والی ہستیوں میں آپ مجھے سب سے زیادہ چاہتے ہیں " حالانکہ اماں نے میری پرورش کی مجھے اپنے دل کی ٹھنڈک بنا کر رکھا۔ چچا جان، باجی، آپا، نانا ابا، نانی اماں، ماموں جان سب مجھے چاہتے ہیں لیکن ابا آپ کو ضرور بتانا ہوگا۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے کہ آپ مجھے اپنے جسم و جاں سے بھی زیادہ چاہتے ہیں۔ میری یہ بات سن کر ابا کے چہرے پر سوچ کی لکیریں گہری ہونے لگیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ تم کو آج سے چھ سال پہلے کا ٹرین کا سفر یاد ہے جب تم چھ سال کی تھیں۔ اس بات پر میں نے ذہن پر زور ڈالا دھندلا دھندلا منظر مجھے کہیں کہیں سے واضح نظر آیا اور کہیں اندھیرا محسوس ہوا، ابا مجھے کچھ باتیں یاد ہیں لیکن میں اس سفر کی روداد آپ سے سننا چاہتی ہوں۔ کیونکہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس سفر کی کسی خاص بات نے میری محبت کو آپ کے دل میں بڑھا دیا ابا کچھ دیر تک سوچتے رہے، پھر کہنے لگے میں ٹینڈر کے سلسلے میں کلکتہ کی طرف جانا چاہتا تھا کسی طرح تمہیں اس بات کا پتہ چل گیا اور تم نے رو، رو کر پورا گھر سر پر اٹھا لیا، تمہاری ایک ہی رٹ تھی " ابا کے ساتھ جاؤں گی " تمہاری اماں نے تمہیں بہلایا کہ تمہارے ابا کام کے سلسلے میں جا رہے ہیں کس طرح تمہارا خیال رکھیں گے مگر تمہاری ضد ختم نہیں ہوئی، آخرکار تمہاری اماں نے بڑی مشکل سے تمہارا بیگ تیار کیا اور تمہیں میرے ساتھ بھیجنے پر مجبوراً تیار ہو گئیں، رخصت کرتے وقت تمہاری اماں کی

Marfat.com

آنکھوں میں آنسو تھے، جب کہ تم ٹرین کے سفر کی خوشی میں یہ بھول گئیں، کہ "تمہاری اماں تمہارے بغیر اداس ہو جائیں گی، تم نے اپنی ننھی ننھی بانہیں اپنی اماں کے گلے میں ڈالیں نہیں پیار کیا اور جلدی سے میری انگلی پکڑ لی۔

تانگے میں بیٹھ کر ہم اسٹیشن پہنچے، ٹرین جانے کے لئے تیار کھڑی تھی، میں نے تمہیں اپنی گود میں اٹھایا اور ٹرین کے ڈبے میں داخل ہو گیا۔ مسافروں نے دروازہ بند کر دیا۔ تم کھڑکی کے پاس بیٹھی تھیں ٹرین کو جھٹکا لگا تو نہ جانے تم کس طرح پلیٹ فارم پر گر گئیں، میں اس وقت سامان رکھنے میں مصروف تھا کہ ایک لمحہ کو تم سے غافل ہو گیا اچانک ہی تمہارے رونے اور چلانے کی آوازیں آنے لگیں میں نے تمہیں سیٹ پر دیکھا تو تم موجود نہیں تھیں کھڑکی سے جھانکا تو تم پلیٹ فارم پر کھڑی ابا، ابا پکار کے رو رہی تھیں، گاڑی آہستہ آہستہ رینگ رہی تھی میں گاڑی سے چھلانگ لگانے لگا تو لوگوں نے مجھے روک لیا اس وقت تک گاڑی کی رفتار تیز ہو گئی۔ میں سخت پریشان تھا کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کیا کروں۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پاپڑ والا تمہاری طرف لپکا تمہارا ایک بازو پکڑا اور گاڑی کی طرف بھاگا۔ گاڑی مزید رفتار پکڑتی جارہی تھی۔ پاپڑ والا ہمارے ڈبے کی طرف بھاگ رہا تھا تمہاری چیخوں اور مسلسل رونے سے میرا دل عجیب وغریب انداز سے دھڑک رہا تھا۔ اچانک ہی پاپڑ والا ہمارے ڈبے کے پائیدان پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا، اُس کے ایک ہاتھ میں تمہارا بازو تھا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑا ہوا تھا، ٹرین بہت تیز چل رہی تھی تمہاری اور پاپڑ والے کی جان خطرے میں تھی، ڈبے میں سوار عورتیں اس نازک صورت حال کو دیکھ کر رونے لگیں میرا دل دھڑک دھڑک کر حلق میں آ گیا اسی وقت پاپڑ والے کی تیز آواز نے ہمیں جھنجھوڑ کر رکھ دیا، وہ پکار رہا تھا۔ زنجیر کھینچو...... زنجیر کھینچو...... تب میں نے بے قرار ہو کر زنجیر کھینچ لی، ٹرین کو رکنے میں وقت لگا پاپڑ والا ٹرین رکنے پر ڈبے میں آگیا میں نے تڑپ کر تمہیں اپنے سینے سے لگالیا، پاپڑ والے لڑکے کو میں نے بڑی دعائیں دیں، کچھ ہی دیر بعد پولیس ہمارے ڈبے میں آگئی، صورت حال سننے کے بعد وہ واپس چلے گئے،

Marfat.com

میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور سوچنے لگا کہ چلتے وقت تمہاری اماں نے قرآن پاک کی آیات پڑھ کر تم پر دم کیا تھا۔ اور تمہیں اللہ کے حوالے کیا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک بڑے خطرے سے بچالیا، کام ضروری نہ ہوتا تو میں واپس دہلی لوٹ جاتا کچھ دیر بعد تم سب کچھ بھول بھال باہر کے مناظر دیکھنے لگیں، لیکن میں نے ڈر کی وجہ سے تمہیں اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اس وقت مجھے لگا جیسے کوئی چیز میرے جسم میں چبھ رہی ہے نظر اٹھائی تو میری سیٹ کے سامنے دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے وہ کچھ عجیب سی نظروں سے مجھے دیکھ رہے تھے جب میری نظر ان پر پڑی تو وہاں سے ہٹ گئے میں نے غیر ارادی طور پر اپنی صدری کو ٹٹولا جس میں ۵،۰۰۰ روپے تھے۔ اس وقت ٹرین کھیتوں سے گزر رہی تھی تمہاری آنکھیں ان مناظر کو دیکھ کر چمک رہی تھیں، اچانک ہی ٹرین کو جھٹکا لگا، اور ٹرین رک گئی جنگل بیابان تھا رات کی تاریکی آہستہ آہستہ بڑھتی جارہی تھی، مجھے پیسوں سے زیادہ تمہاری فکر تھی، مسافروں نے ڈر کی وجہ سے کھڑکیاں وغیرہ بند کرلیں نیند سے تمہاری آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں میں نے تمہیں اپنی گود میں لٹا لیا، اسی وقت مجھے محسوس ہوا کہ مجھے زبردست نیند آرہی ہے جب میری آنکھ کھلی تو میں نے گھبرا کر تمہیں دیکھا، تم میرے گھٹنے پر سر رکھے سو رہی تھیں، لیکن مجھے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ ہم ٹرین کے بجائے ایک جھونپڑی میں تھے، ٹرین والے خطرناک سے دونوں مسافر میرے سامنے تھے، ایک آدمی چیخ کر بولا "بڑے میاں جو کچھ تمہارے پاس ہے ہمارے حوالے کر دو" اس خوفناک آواز سے تمہاری آنکھ کھل گئی اور تم نے ڈر کی وجہ سے میرے سینے میں منہ چھپالیا، دوسرا آدمی کہنے لگا "کیوں بڑے میاں کو ذرا رہے ہو انہیں لسی پلاؤ" وہ جھونپڑی کے ایک کونے میں گیا اور ایک بڑے سے گلاس میں لسی بھر کر میرے پاس لے آیا، مجھے بھوک کی شدت کا احساس ہوا، سوچا پہلے خود پی لوں پھر تمہیں پلاؤں گا، جیسے ہی لسی کا گلاس میں نے منہ سے لگایا، تم نے ہاتھ مار کر گلاس نیچے گرادیا، ساری لسی زمین پر گر گئی، وہ دونوں آدمی یہ دیکھ کر کھڑے ہوگئے مجھے کڑک کی آواز سنائی دی ان میں سے ایک چاقو نکال چکا تھا اور چاقو کے دستے کو پکڑے

Marfat.com

آہستہ آہستہ بڑے خونخوار انداز میں میری طرف بڑھ رہا تھا قریب پہنچ کر اس نے اپنے ہاتھ کو اونچا کیا اور بولا " سردار میں اس بچی کو پہلے ختم کر دوں " یہ بات سن کر میرے چھکے چھوٹ گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے حوصلہ عطا فرمایا اور میں نے ان دونوں سے کہا " تم کیسے انسان ہو ؟ کہ بچوں پر ہاتھ اٹھاتے ہو " بچے تو کسی مذہب اور کسی بھی قوم کے ہوں معصوم ہوتے ہیں، پھول تو چاہے جنگل میں کھلے یا باغ میں، پھول تو پھول ہی ہوتا ہے، یہ ننھے اور خوشبودار پھول ہی تو غریبوں اور فقیروں کو بھی حوصلہ دیتے ہیں جن کے آنگن میں پھول نہیں کھلتے۔ ذرا ان کے دل سے پوچھو کہ " کس طرح اپنی تنہائی پر تڑپتے ہیں " سوچو شقی القلب انسانو ! " بچے تو خوشبودار پھولوں کے مانند ہوتے ہیں ان کو دیکھ کر تو بجھتی آنکھوں کے چراغ بھی جل اٹھتے ہیں " پھول تو کسی باغ کا ہو دیکھنے والے کو محبت کی نوید دیتا ہے اسی طرح بچہ کسی کا ہو دیکھنے اور گود میں لینے کے بعد اپنا ہی محسوس ہوتا ہے کیونکہ سب بچوں کی خوشبو یکساں ہوتی ہے ایک تم ہو ظالم دجابر انسان ، اور ایک وہ غریب پاپڑ والا تھا جس نے اپنی جان پر کھیل کر میری بچی کی جان بچائی تھی ، تم کیسے باغباں ہو اپنے ہی ملک کی کیاریوں میں کھلنے والے پھولوں کو روندنا چاہتے ہو۔ تم جیسے ظالم انسان معصوم بچوں کو اپنے ظلم کا نشانہ بنا کر خوشی سے قہقہے بلند کرتے ہیں بچے خوف سے اپنی ماؤں کی آغوش میں اپنا منہ چھپالیتے ہیں لیکن تمہارے ہم خیال افراد ان معصوموں کو ان نرم وگرم آغوش سے جدا کر دیتے ہیں۔ کالی ، بھوری ، نیلی معصوم آنکھیں شفاف پانی سے لبریز ہو جاتی ہیں ان کی آنکھوں سے ٹپکتے ہوئے آنسو بھی تم جیسے لوگوں کا دل موم نہیں کرتے۔ یہ دیکھو میری بچی کی شکل، اس نے خوف سے اپنی آنکھیں بند کرلی ہیں، اس کا رنگ زرد ہو گیا ہے، کیا تمہارے بچے نہیں ہیں خون بہانا اگر تمہارا مشغلہ ہے ؟ تو میرا خون حاضر ہے، میری بچی کو کچھ نہ کہنا، یہ کہہ کر میں چپ ہو گیا مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ان دونوں نے میری اتنی لمبی تقریر کیسے سن لی، میں نے دیکھا اس آدمی کا ہاتھ اسی طرح سے فضا میں بلند تھا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اس بلائے ناگہانی سے بھی ہمیں ہمارے رب نے ہی

Marfat.com

بچایا تھا، اسی لمحہ مجھے احساس ہوا کہ جھونپڑی بہت سے لوگوں سے بھر گئی ہے۔ دراصل وہ پولیس والے تھے جنہیں اللہ نے ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا (بعد میں پولیس آفیسر نے مجھے بتایا کہ ہم آپ کو ٹرین والوں کی شکایت سن کر ڈھونڈنے نکلے تھے) پولیس نے چاروں طرف سے ان دونوں آدمیوں کو گھیر لیا ایک پولیس آفیسر نے اپنی جیب سے ہتھکڑیاں نکالیں اور ان دونوں کو پہنا دیں، پھر ہمیں بھی ایک جیپ میں بٹھایا اور اسٹیشن کی طرف چل پڑے۔ اسٹیشن پر ہی ایک پولیس چوکی بنی ہوئی تھی ان دونوں خطرناک آدمیوں کو الٹا لٹکا دیا گیا، پولیس آفیسر نے مجھے شاباشی دی اور کہنے لگا۔ "بڑے صاحب آپ کی وجہ سے یہ دونوں ڈاکو پکڑے گئے ہم ایک طویل عرصے سے ان کی تلاش میں تھے آپ کو معلوم ہے، انہوں نے لسی میں زہر ملایا ہوا تھا جسے آپ پیتے ہی ختم ہو جاتے، میری آنکھوں میں رب کریم کی مہربانی پر شکر کے آنسو آگئے میں نے پولیس آفیسر سے کہا بیٹے میں اللہ کی رحمت سے بچ گیا، میری معصوم بچی کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میری زندگی بچائی اب آپ مجھے دہلی جانے والی ٹرین میں بٹھا دیں۔ میں اب کلکتہ نہیں جاؤں گا، میں دہلی واپس جانا چاہتا ہوں۔ آفیسر نے پولیس والوں کے ذریعے ہمیں دہلی جانے والی ٹرین میں سوار کروا دیا۔ میں تمام راستے اللہ کا ذکر کرتا رہا اور خیر و عافیت سے دہلی پہنچ گیا۔

میری بچی اکثر میں اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں، پہلے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں پھر تمہارے لئے دعا کرتا ہوں اس عبرت ناک واقعے کی وجہ سے میرے دل میں میرے خالق نے تمہاری محبت کے رنگ کو اور زیادہ گہرا کر دیا ہے۔ میری بچی میری بات یاد رکھنا، تمہیں آگے چل کر بہت کام کرنا ہے اپنی زبان کو حق و صداقت کے لئے وقف کر لینا آج تم ایک پھول ہو، کل تمہیں اپنی کیاریوں کی آبیاری کرنی ہوگی اپنے پھولوں کی حفاظت کرنا۔ ان شاء اللہ تمہیں اللہ تمہارے نیک مقصد میں کامیاب ضرور کرے گا ابا کے یہ خوبصورت جملے میرے شعور کی خوشبو بن گئے جب میں نے میٹرک کے فوراً بعد اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچوں کی نرسری میں قدم رکھا تو شعور کی یہ

Marfat.com

خوشبو میری زبان سے نکل کر میرے اردگرد بیٹھے ہوئے ننھے ننھے پھولوں کی مہک کو مزید بڑھانے کا سبب بنی۔ بچوں سے پیار کرنا میری عادت بن چکی تھی مجھے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا بہت پسند تھا جب میرے باغ میں پھول کھلے تو ان کی خوشبو کو سمیٹنا بھی میں نے اپنا فرض اولین سمجھا، میرا دوسرے نمبر والا بیٹا رافع مجاہد فاضلی جب دو ماہ کا ہوا تو سخت بیمار پڑ گیا۔ بیماری نے اتنی شدت اختیار کی کہ اس کے رونے کی آوازیں دور دور تک پہنچنے لگیں، روزانہ محلے پڑوس والے اس کی عیادت کو آتے اور اس کے لئے دعا کرتے۔ گھر میں قرآن پڑھنے والی طالبات بھی ہر روز اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتی رہتیں اس پھول کی حفاظت کے لئے میری بوا (والدہ پروفیسر وسیم فاضلی) اور میری آپا نے اپنی راتوں کی نیندوں کو بھی قربان کر دیا، یہ بزرگ تو تمام باتوں کو سمجھتی تھیں، لیکن دو ننھے ننھے ہاتھ اپنے رب کے سامنے ہر وقت دعا کے لئے اٹھے رہتے، یہ میرا انتہائی پیارا اور فرماں بردار بچہ احمد نعمان فاضلی تھا جو خود اس وقت ساڑھے سات سال کا تھا لیکن بھائی کی تکلیف دیکھ کر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتیں، حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نعمان کی دعاؤں سے رافع کو صحت و زندگی دی۔ جب رافع چار سال کا ہوا تو اپنے بھائی نعمان کے ساتھ اقراء روضتہ الاطفال کی مونٹیسری میں جانے لگا، لیکن اس وقت تک بھی اس کو بخار کی شدت میں دورے پڑ جاتے تھے، بچوں سے محبت کرنے والے، بچوں کی خوشبو کو محفوظ رکھنے والے مفتی مزمل حسین کاپڑیا (جو میرے حقیقی بھائیوں کی طرح ہیں) رافع کو لے کر محترم مفتی ولی حسن ٹونکی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے انہوں نے اپنا دست شفقت رافع کے سر پر پھیرا۔ پیار کرنے کے بعد آیات شفا پڑھ کر دم کیں، پھر مجھے منزل (قرآنی آیات کا مجموعہ) صبح و شام پڑھنے کے لئے فرمایا اس کے ساتھ ہی آپ نے نصیحت فرمائی کہ اب بچے کو "فینو باربیٹان" بالکل مت کھلاؤ۔ اس سے بچے کی ساری صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی۔ اللہ پر بھروسہ کرو، اللہ کی امانت ہے اللہ ہی حفاظت فرمائے گا۔ ماشاء اللہ ۷ سال کی عمر میں پہنچ کر رافع بالکل تندرست ہو گیا۔ تب نعمان کی فرمائش پر میں نے ایک نظم "رافع کے نام" لکھی جو آج "پھول مسکرائے" کی

Marfat.com

زینت بی، جب پچھلے دنوں کراچی کے حالات بہت زیادہ خراب ہوئے تو ایک نظم "عرضِ احوال" کے عنوان سے میرے دردمند دل سے نکلی یہ نظم بھی "پھول مسکرائے" میں آپ کی توجہ کی منتظر ہے۔ میری برسوں سے تمنا تھی کہ "بچوں کے ادب" پر کچھ لکھوں یہ میرے رب کا احسان ہے کہ "بچے" جو میرے دل کی ٹھنڈک اور میرے ذہن کی خوشبو ہیں "پھول مسکرائے" کی صورت میں آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ربِ عالم سے میری دعا ہے کہ "ملتِ اسلامیہ کے یہ پھول اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ اسی طرح مہکتے رہیں" اپنے پیارے بچوں سے میری بڑی زبردست خواہشات وابستہ ہیں کہ "وہ میرے پیغام کو غور وفکر سے پڑھیں گے" یہ پیغام "کتاب اللہ" اور "سنت رسول" کا آئینہ ہے۔ ننھے پھولو! کل تم میرے وطن اور ملت اسلامیہ کے باغباں بنو گے اپنے چمن کو ظلم کی آندھیوں سے بچانے میں تمھیں اپنی صلاحیتوں سے کام لینا ہوگا میرے غریب خانہ پر حفظ قرآن کی طالبات کی دعائیں میرے مشن کو آگے بڑھانے میں بڑی معاون ثابت ہوئیں قدم، قدم پر بچیوں نے مجھے بڑے خوبصورت مشورے دیئے ان کے خلوص کی انتہا یہ ہے کہ ہمیشہ میرے لئے دعا کرتے وقت ان کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ اُن کی آنکھوں کے جھلملاتے ہوئے آنسو میرے راستے کے جگنو بن جاتے ہیں۔ ان بچیوں کے لئے ہمیشہ میرے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلتی رہیں گی، اور میرا آقا ہمیشہ میری دعاؤں کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرماتا رہے گا۔ سرسید کالج کی میری پرخلوص طالبات کی باتیں بھی ہمیشہ خوشبو بن کر میرے دل ودماغ کو مہکاتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ میری کوششوں اور دعاؤں کو قبول فرمائے آمین!

میں اللہ تعالیٰ سے اپنے پیارے ابا کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ کیونکہ ان کی دعاؤں سے ہی آج میں اس قابل ہوئی کہ "اپنی کتاب زندگی کے اس گم شدہ ورق" کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں اس کے ساتھ ہی مین اُن محترم ہستیوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں جنہوں نے "پھول مسکرائے" اور میرے سابقہ مجموعہ ہائے کلام پر اپنے گراں قدر

Marfat.com

خیالات کا اظہار فرمایا اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے آمین!

ناچیز

ریحانہ تبسم فاضلی

۲۱؍ دسمبر ۱۹۹۶ء

*

Marfat.com

"بچوں کا ادب اور ریحانہ تبسم فاضلی"

جب فرعون کو اس کے درباری نجومیوں اور کاہنوں نے خبر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جو اس کی خدائی کو نیست و نابود کر دے گا تو اس نے جیسا کہ روایت میں ہے۔ بنی اسرائیل کے تمام نومولودوں کو قتل کرادیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام چونکہ اس کے محل تک پہنچ گئے تھے۔ ان کا امتحان لیا گیا۔ ان کے سامنے دہکتے انگارے اور ہیرے رکھے گئے۔ انہوں نے بچوں کی فطرت کے مطابق انگارہ اٹھا کر زبان پر رکھ لیا۔ ہتھیلی بھی جل گئی اور زبان بھی۔ پھر ساری زندگی زبان میں لکنت رہی مگر انہوں نے اپنی قوم کی نئی نسل کو نہ صرف قوت گویائی عطا کر دی اور انہیں غلامی سے آزاد کرایا بلکہ فرعون کو دریائے نیل میں غرق ہونے پر مجبور کر دیا۔ مگر ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ عجیب خاتون ہیں جو اپنی قوم کے ہر موسیٰ کو انگاروں سے نہیں۔ مقدس پانی (یا دودھ) سے پرورش کرنا چاہتی ہیں تاکہ فراعین وقت اپنی آگ میں خود جل کر بھسم ہو جائیں۔

دنیا کا تمام وہ ادب جسے بچے پڑھتے ہیں پسند کرتے ہیں گاتے، گنگناتے سوچتے اور خوابوں میں سجاتے ہیں۔ سراسر آگ نہیں تو کیا ہے۔ باطل، باطل پرستی، تخیلاتی کھیل تماشے، پریوں، دیو، دیو مالائی کرداروں کی تمثیلی کرشمہ سازیوں سے بچے کیا بنتے ہیں۔ ریحانہ صاحبہ نے روایتی اور فرسودہ خیالات سے ہٹ کر بچوں کو حقیقت پسندی اور غیرت پرستی کا درس دیا ہے۔ انہیں حقائق کی دنیا سے روشناس کرایا ہے۔ جدید دنیا کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

ایک بچہ پوری نسل کا ترجمان ہوتا ہے اور کچے ذہن جب شعور و بلوغت کی منزل

Marfat.com

کو پہنچتے ہیں تو ان کی تعمیر و تربیت ہی ان کے آڑے آتی ہے۔

ریحانہ تبسم فاضلی ایک سنجیدہ، بردبار، باشعور، تعلیم یافتہ اور پختہ ذہن کی حامل ہیں ۔بچوں کے لئے مجموعۂ کلام ترتیب دیتے ہوئے انہوں نے ان ہی امور کو پیش نظر رکھا ہے کہ تفریح کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی ہو جائے اور بچہ شگفتگی و سنجیدگی سے وہ تمام مراحل طے کر جائے جن کو طے کرنے میں جوئے شیر لانا پڑتا ہے ۔ حمد باری تعالیٰ کا انداز ملاحظہ فرمایئے۔

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی
نت نئی نعمتیں کھلاتے ہیں سب کی بگڑی وہی بناتے ہیں
کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی
ساری دنیا ہی آنی جانی ہے صرف اللہ ہی غیر فانی ہے
کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

جہاد کے حوالے سے بچوں کو کتنا اہم سبق دیتی ہیں۔

"ایمان کی علامت"

نام جس کا جہاد ہے بچو
یہ ہی ایمان کی علامت ہے
ظلمتِ و کفر میں تبسم یہ
روشنی ہی کی ایک صورت ہے

بچوں کا ادب تخلیق کرنا انتہائی کٹھن، صبر آزما اور مشقت طلب کام ہے ۔یہاں صرف لفاظی سے کام نہیں چلتا۔ انتہائی عرق ریزی اور دل جمعی سے بات کو اتنے سیدھے اور سچے انداز میں کہنا پڑتا ہے کہ بات میٹھے شہد کی طرح رگوں میں تحلیل ہو جائے۔ بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔

وہ جو رزقِ حلال کھاتے ہیں

~~70144~~ 87949

Marfat.com

ان کے دل ہی تو نرم ہوتے ہیں
یہ ہی تو لوگ ہیں تبسم جو
دوسروں کے غموں پہ روتے ہیں

دیکھئے کتنی بڑی بات کتنے پرسوز اور دل گداز انداز میں ذہن نشین کرادی۔
"اسلام کے سپاہی" میں جہاد اور حق گوئی کی تلقین کتنے موثر انداز میں کی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

جیتے ہیں حق کی خاطر، مرتے ہیں حق کی خاطر
ہم کام اچھے کرتے ہیں حق کی خاطر
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

کہتے ہیں کہ ایک بچے کا عالم وجود میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ اپنی کائنات سے کتنی محبت رکھتا ہے اور بچوں کو سوز و گداز سے آشنا کرنا، تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کرنا ایک بہت بڑا مشن ہے۔ جہاد ہے۔

ہر روز، روزِ عید ہو ہر شب، شبِ برات
ماحول اپنے ملک میں ایسا بنائیں گے
ہر ایک لب پہ امن ومحبت کا ذکر ہو
دنیا کو اس خلوص کے مرکز پہ لائیں گے

زندگی اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت ہے اس کا گزارنا اس کو بسر کرنا ایک سلیقہ اور ترتیب کا نام ہے۔ "منزل" کے عنوان سے فرماتی ہیں۔

زندگی کے بار کو ہنس کر اٹھانا چاہیے
نغمۂ توحید سازِ دل پہ گانا چاہیے
ترجمے کے ساتھ ہی پڑھ پڑھ کر کتاب اللہ کو
اس کو راہِ زیست میں منزل بنانا چاہیے

کون ذی روح ہے جو اپنی ماں سے پیار نہیں کرتا اس کیفیت کو "ماں کی دعائیں

Marfat.com

کے حوالے سے کس طرح رقم کیا ہے۔

ماں کی دعائیں لے لو جنت کی یہ ہوا ہے
جگ مگ اسی کے دم سے جگ میں رہ وفا ہے
ماں کی دعا سے غنچے امید کے کھلے ہیں
ماں کی دعا سے رتبے ہر شخص کو ملے ہیں

ریحانہ تبسم فاضلی نے اپنے علم اور دینی شعور کو بچوں کے اندر اس طرح منتقل کیا ہے کہ بچے کا ذہن بے ساختہ اسے قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور ان میں مزید علم حاصل کرنے کی جستجو پروان چڑھتی ہے۔

علم ہی سے جہاں کی زینت ہے
علم ہی دوجہاں کی دولت ہے
یہ وہ نقدِ ہنر ہے جس کے سبب
ملٹن و شیکسپیئر کی عزت ہے
یہ نہ ہوتا تو بات کچھ بھی نہ تھی
آدمی کی حیات کچھ بھی نہ تھی

(ڈاکٹر نظر کامرانی)

Marfat.com

"بچوں کی تہذیبِ نفس کا ایک نیا انداز"

قوانین قدرت میں یکسانیت اور ہم آہنگی (Harmony) ہے اور یہ قوانین کبھی تبدیل نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہر مخلوق قوانین فطرت کی پابند ہے۔ انسان بھی اپنی تخلیقی ساخت کے اعتبار سے مکمل طور سے قوانین فطرت کا پابند ہے۔ یہ اپنی آنکھ سے وہی کام لیتا ہے جس کے لئے اسے بنایا گیا ہے۔ یعنی دیکھنا۔ کانوں سے سننے کے علاوہ دوسرا کام نہیں لیا جاسکتا۔ اسی طرح دل، دماغ، گردے، پھیپھڑے بھی صرف وہ کام کر سکتے ہیں جن کے لئے ان کو وجود بخشا گیا ہے۔ انسان چاہے بھی تو ان اعضاء سے دوسرا کام نہیں لے سکتا۔ حیوانات کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی غذائیں بھی متعین کر دی ہیں جن میں تبدیلی کرنے کا خیال بھی انہیں نہیں آسکتا ہے۔ البتہ اس معاملے میں انسان آزاد ہے یہ اپنی غذاؤں میں تنوع پیدا کر سکتا ہے لیکن فطری قوانین سے یہاں بھی انحراف ممکن نہیں۔ سائنس کی بے پناہ ترقی کے باوجود خالص زہر کو اس کی اصل حالت میں کبھی بھی انسانی غذاؤں کا جزو نہیں بنایا جاسکا اور نہ ایسا کرنا ممکن ہے۔ ہاں قوانین فطرت توڑے بغیر اپنے ارادے کی قوت کو علم اور تجربے کی روشنی میں زندگی بھر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر، حیات اور کلام اللہ تعالیٰ کی صفات امہات ہیں جنہیں اللہ نے بقدر ضرورت اپنی تمام مخلوقات میں تقسیم فرما دیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی صفات لامحدود اور مستقل ہیں جبکہ مخلوقات کی صفات محدود اور عارضی ہیں۔

انسان اپنے تغذیئے (Diet) سے لے کر رہن سہن کے تمام طریقوں کو اپنی ضرورت اور منشا کے مطابق بنانے کے لئے جدوجہد کرتا رہتا ہے جس کے لئے مہارت

Marfat.com

(Skill) کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ مہارت کسی کام کو بار بار کرنے (Repetition of Actions) سے حاصل ہوتی ہے۔ گویا انسان کو اپنے ارادے کی قوت استعمال کرنے کے لئے انتھک محنت کرنی ہوتی ہے اور ہر کام سیکھ سیکھ کر کرنا پڑتا ہے۔ سیکھنے کا یہ عمل بچپن سے شروع ہوتا ہے۔ بچوں کو ایسی عمر میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مدرسوں اور اسکولوں میں داخل کرایا جاتا ہے۔ بد قسمتی سے ہمارے تعلیمی اداروں میں حصول علم کا مقصد یہ سمجھا اور سمجھایا جاتا ہے کہ فارغ التحصیل لڑکے لڑکیاں مستقبل میں اعلیٰ ملازمتیں حاصل کرسکیں گے۔ اسی لئے بچے ابتداء ہی سے معاشی اور معاشرتی مقام (Social Status) کو اپنا نصب العین بنالیتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جائز ناجائز ہر حربہ اختیار کرلیتے ہیں۔ اخلاقی اقدار اس قدر ملیامیٹ ہوچکی ہیں کہ بچے اور بعض حالات میں اعلیٰ عہدوں پر فائز والدین تک اساتذہ کو دھمکیاں دیتے ہیں کہ اگر ان کے بچے کامیاب نہیں ہوئے تو اسکول ٹیچر کی زندگی تباہ کر دی جائے گی۔

اس ماحول میں اخلاقی اقدر کا پرچار کرنا اور بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم لیجانے کی کوشش کرنا کس قدر مشکل ہے اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو زمانے سے جنگ کرکے اپنا راستہ الگ بنانے کے لئے کمر کس چکے ہیں۔ اس نہج پر کام کرنے والوں میں دینی مدارس کے مہتمم حضرات تو صدیوں سے اپنے اپنے محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے اپنے نصاب کو بدلتے ہوئے تقاضوں سے دور رکھ کر اپنے طلبا میں ایک قسم کا احساس کمتری پیدا کر دیا ہے کیونکہ ان مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ جدید علوم سے بہرہ ور لوگوں کو متاثر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس طرح وہ جدید معاشرے میں اسلام کا پیغام پہچانے میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بعض دردمند حضرات نے بڑی مشکلات جھیل کر انتہائی محنت سے بعض تعلیمی ادارے قائم کئے ہیں ان اداروں میں اسلام کی اصل روح کو سمجھ کر طلبہ کی تعلیم و تربیت کا بندوبست کیا گیا ہے اسلام کی اصل روح یہ ہے کہ دین اور دنیا کو ایک کل کی حیثیت سے قبول کیا

Marfat.com

جائے اور دین کو دنیا سے جدا نہ سمجھا جائے۔ ایک باعمل مسلمان کی زندگی دنیا کی نعمتوں سے منہ موڑ کر نہیں بلکہ ان نعمتوں سے احکام الٰہیہ کے مطابق فائدہ اٹھاتے ہوئے گزارنی چاہیئے کیونکہ بقول اقبال ۔

تقدیر کے پابند جمادات ونباتات
مومن فقط احکام الہیٰ کا ہے پابند

اسلام کے اس وسیع مفہوم کو سمجھتے ہوئے جو ادارے قائم ہوئے ہیں ان کے قیام میں جو جذبہ کارفرما ہے اس کو محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی نے دل کی گہرائیوں سے محسوس کیا ہے اور چونکہ ان کا نصب العین بھی یہی ہے اس لئے انہوں نے ان اداروں پر کچھ نظمیں بھی لکھی ہیں اور نثر میں بھی ان اداروں کے بارے میں کچھ معلومات فراہم کر دی ہیں۔ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ نے جو کچھ ان اداروں میں دیکھا اور جو کچھ ان کے بارے میں سمجھا اسے خلوص ومحبت کی زبان دیدی۔ اس کے علاوہ انہوں نے بچوں کے لئے بڑی رواں دواں بحروں اور آسان زبان میں نظمیں تخلیق کی ہیں۔

یوں تو ہر بڑے شاعر نے بچوں کے لئے نظمیں کہی ہیں جن میں اسمعیل میرٹھی، علامہ اقبال اور صوفی تبسم جیسے شعراء شامل ہیں لیکن اس سلسلے کو باقاعدگی سے آگے بڑھانے والے شعراء کی تعداد بڑی قلیل ہے۔ پھر ایسے شعراء تو نہ ہونے کے برابر ہیں جو بچوں کے لئے دینی جذبات سے لبریز بامقصد شاعری کے نمونے سامنے لائے ہوں۔ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ نے اپنی نظموں میں یہ التزام برتا ہے کہ ان کے ذریعے دینی جذبات ابھر سکیں اور بچوں میں زندگی کے اعلیٰ مقاصد کو سمجھ کر آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا ہو۔ ان نظموں کے موضوعات بڑے منتخب ہیں مثلاً حمد ونعت کے علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر بھی نظمیں ہیں اسی طرح ارکان دین، ایمان کی علامت، قرآن پاک، راہ حق، اہل علم، نظام مصطفیٰ، رزق حلال، شوق جہاد پر بڑی اچھی نظمیں ہیں۔ بعض دینی اداروں کے علاوہ سرسید گرلز کالج پر بھی ایک نظم ہے۔ بچوں کی تہذیب نفس کے لئے "بڑوں کا ادب" اور "استاد کا ادب" جیسے موضوعات پر بھی لکھا ہے۔ کچھ نظمیں قومی

Marfat.com

اہمیت کے ایام پر ہیں کچھ نظموں میں قومی رہنماؤں کو بھی خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ایک نظم بعنوان "دعا" مصنفہ نے اپنے فرزند "رافع" کے نام معنون کی ہے۔ یہ نظم اپنے موضوع کے اعتبار سے تو ذاتی اور اختصاصی (Particular) لگتی ہے لیکن جذبے کے پھلاؤ اور مقاصد حیات کی وسعتوں کے حوالے سے اس میں ایک قسم کی تعمیم (Generalization) بھی ہے اور اس طرح یہ ایک ماں کا ذاتی جذبہ کائناتی حوالہ بن گیا ہے۔

مصنفہ کے نصب العین کی بلندی اور مقصد حیات کی پاکیزگی نے اس کتاب میں شامل نظموں کو وہ حسن عطا کر دیا ہے۔ جس سے قاری کا دل متاثر ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ مجھے اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت بے پایاں سے قوی امید ہے کہ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ کے اجلے باطن کا پاکیزہ عکس نونہالان وطن کے سیرت و کردار پر بھی پڑے گا اور ملت کے بالغ افراد بھی فکر وخیال کی لطافت، جذبوں کی صداقت اور بیان کی ملاحت سے اپنی باطنی کیفیات میں ایک انقلاب محسوس کریں گے۔ اللہ کرے اس کتاب کے مسکراتے ہوئے پھولوں کے اثر سے دنیائے اسلام میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص عمل کی تمام وادیوں میں تازہ بہار آجائے جو ملت کے نشاۃ ثانیہ کا پیش خیمہ ثابت ہو (آمین) یہاں تک نثر لکھی تھی کہ اچانک توسن خیال نظم کی وادیوں میں داخل ہو گیا..... سو چند اشعار حاضر ہیں ؎

پاکیزگی جو فکر وعمل کی تجھے ملی
ڈھالی وہ تو نے شعر کے سانچے میں برمحل
پیغام حق دیا ہے اس انداز سے کہ اب
بج کر رہے گی دین کی ہر وادیِ عمل

تیرے خلوصِ دل سے یہ نظمیں ہیں تابناک
پیدا ہے لفظ لفظ سے اُلفت کی روشنی

Marfat.com

یہ روشنی جہاں میں بھی پھیلے گی ایک دن
چھٹ جائے گی ضرور جہالت کی تیرگی

بچے چلیں جو راہِ صداقت پہ روز وشب
تقدیر قوم کی بھی بدل جائے گی ضرور
ایسی ہی روشنی جو بکھیرے گی شاعری
ہو جائے گی یہ تیرہ نصیبی بھی جلد دور

اشعار کے گلاب لٹاتا رہے سدا
ریحانہ فاضلی کا قلم زر نگار ہو
میری دعا ہے نظمیں یہ مقبولِ عام ہوں
ہر شعر شہرِ فن کا حسیں شاہکار ہو

وہ پھول مسکراتے رہیں تا ابد عزیز
جو شاعرہ نے اپنے سخن میں سجائے ہیں
غنچے یونہی خلوص و وفا کے کھلے رہیں
جس طرح اس کتاب میں گُل مسکرائے ہیں

عزیز احسن

Marfat.com

"ایک نئے طرزِ احساس کی شاعرہ"

ریحانہ تبسم فاضلی کا یہ چوتھا زیر نظر مجموعۂ کلام موضوع کے لحاظ سے پہلے تین مجموعوں سے کچھ مختلف ہے۔ "مہکتے حرف" اور "خطیب الامم" میں حمد باری تعالیٰ بھی ہے اور عشق رسالت مآب بھی۔ "روشنی کے سلسلے" میں انہوں نے احادیث نبوی کو دلنشین اشعار میں پیش کیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ حدیثیں وہی منتخب کی گئی ہیں جو ہماری زندگی کے رہنما اصولوں سے متعلق ہیں۔

یہ چوتھا مجموعۂ کلام جس کا نام "پھول مسکرائے" ہے مختلف عنوانات رکھتا ہے اور گویا بچوں کی تربیت اور تہذیب کا ایک کھویا ہوا ورق ہے۔

مسلمان گھرانوں میں ہمیشہ سے یہ قاعدہ رہا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں سب سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔ یہ رواج ہی نہیں بلکہ ضرورت ہے تاکہ دنیا میں آتے ہی بچے کے کان "اللہ" کے نام سے آشنا ہو جائیں۔ اس کے بعد وہ جوں جوں بڑا ہوتا جاتا ہے لوریوں کے ذریعے یا کسی اور طرح اس کے سامنے مسلسل اللہ کا نام لیا جاتا رہتا ہے۔ سن شعور پر پہنچتے ہی اسے اسکول میں داخل کر دیتے ہیں اور گھریلو دینی تعلیم تقریباً منقطع ہو جاتی ہے چونکہ اسکولوں کا نصاب اتنا بوجھل ہوتا ہے کہ ماں، باپ نصاب کی تکمیل کے علاوہ بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے ہی نہیں سکتے

اس سمت میں ریحانہ تبسم فاضلی نے بہت اہم قدم اٹھایا ہے اور چھوٹی چھوٹی نظموں کے ذریعہ مسلمان بچوں اور بچیوں کو اسلام کی بنیادی تعلیم سے روشناس کرانے کی کوشش کے علاوہ انہیں قوم و ملت کا سچا خادم اور محافظ بننے کی بھی ترغیب دی ہے۔ چونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ آج کا بچہ کل کا جوان ہوگا جس کے کاندھوں پر آنے والے زمانہ کی لاتعداد ذمہ داریوں کا بوجھ ہوگا۔ اسلامی شعار کے بموجب آج ہی اس کی تہذیب

Marfat.com

وتربیت ضروری ہے تاکہ آنے والی نسلیں صحیح اسلامی اور اصلاحی راستہ اختیار کر سکیں۔
اس مجموعہ کے پہلے حصہ کا عنوان "نور ونکہت شبنم پھول روپ ہیں سارے خالق کے"
اللہ نور السموات والارض" کا نہایت خوبصورت اور سادہ الفاظ میں ترجمہ ہے۔اس مجموعہ کی ابتدا میں بچوں کو بتایا گیا ہے کہ اس میں اللہ بزرگ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتوں کا ذکر ہے۔ گویا سادہ زبان میں بچوں کو ذات باری تعالیٰ، رسول اکرم اور بزرگان دین سے متعارف کرایا ہے۔
وہ کہتی ہیں ہمارا پیارا خدا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جو انسان کی غلطیوں سے درگذر کرتا ہے۔وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے۔

کس قدر مہربان آقا ہے
درگذر سے جو کام لیتا ہے
رحم کرتا ہے اپنے بندوں پر
سب خطائیں معاف کرتا ہے

ساتھ ہی آسان زبان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، - اور طوفانِ نوح کا ذکر ہے کہ باری تعالیٰ کس طرح اپنے نیک بندوں کو طاغوتی قوتوں کے شر سے بچاتا ہے۔

آگ نمرود کی بجھاتا ہے
آگ کو گلستاں بناتا ہے
تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ

رستہ طوفان میں بنایا ہے
اور طوفان سے بچایا ہے
تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ

بچوں کو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعارف

Marfat.com

کراتے ہوئے جہاد اور شہادت کی فضیلت بیان کرتی ہیں۔

نام جس کا جہاد ہے بچو
یہی ایمان کی علامت ہے

ooo

شوقِ جہاد جب بھی بیدار ہوگیا ہے
ہیبت سے دشمنِ دیں بیمار ہوگیا ہے
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

قرآن پاک اللہ کا کلام، علم و حکمت کا خزانہ اور کتاب عمل ہے اور ایک مسلمان کے لئے دین و دنیا کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ:

اس کا پڑھنا بھی اک عبادت ہے
اس کا سننا بھی حق کی چاہت ہے

قبر آخرت کی "پہلی منزل" ہے جہاں سب سے پہلے پوچھا جائے گا۔

رب ترا ہے کون اے بندے بتا
صاحبِ ایمان بولے گا "خدا"
عرش والا ہی مرا خالق بھی ہے
جس کی کرتا تھا عبادت میں سدا

اس طرح مسلمان بچوں اور بچیوں کے دل میں کلمۂ طیبہ کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے کہ وہ زبان اور دل سے اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے۔

ایک صاف ستھرے اسلامی معاشرے میں فرقہ پرستی روح اسلامی کے منافی ہے جو محبتوں کے چراغ بجھا دیتی ہے۔

کردیں جو غرق فرقہ پرستی کی لعنتیں
نغموں سے اپنے آج وہ طوفاں اٹھائیے

Marfat.com

جو خود بھڑک کے خرمنِ نفرت کو پھونک دیں
ایسے چراغ امن و محبت جلائیں گے

ہمسایہ خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم اس کے حقوق ایک صحابی سے متعلق حکایت کے ذریعے واضح کئے ہیں جنہوں نے اپنے اہل خانہ کو ہمسایہ کا خیال نہ رکھنے پر اظہار ناپسندیدگی کرتے ہوئے قول رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دہرایا اور فرمایا

وہ جو مسلم کہ غیر مسلم ہو
اپنے ہمسایہ کا خیال رکھو

اسی طرح ماں، باپ، استاد اور بزرگوں کے ادب کے بارے میں بیش بہا نصیحتیں کی ہیں۔ انسان دوستی اور حصول علم کی فضیلت کی طرف بچوں کو متوجہ کیا ہے۔

جس کو کوئی چرا نہیں سکتا
علم دنیا کی ایسی دولت ہے
لوٹ سکتا نہیں جسے رہزن
یہ وہ سرمایہ لطافت ہے
یہ نہ ہوتا تو بات کچھ بھی نہ تھی
آدمی کی حیات کچھ بھی نہ تھی

ooo

جب جلے ہیں علم و دانش کے چراغ
چھٹ گئی ہیں جہل کی تاریکیاں
پھر قلم سے اپنے اہلِ علم نے
کی رقم فکرِ جواں کی داستاں

"چراغ علم کے"

اس عنوان کے تحت کراچی کی دینی اور علمی درسگاہوں کا ذکر ہے۔ سرفہرست

Marfat.com

روضتہ الاطفال " ہے جہاں قرآن پاک حفظ کرایا جاتا ہے " اقراء " وحی کا وہ پہلا وسیع المعنی لفظ ہے جس کے ذریعہ انسان کو علم حاصل کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔یہی وہ لفظ ہے جس کے گرد دین و دنیا گھومتی ہے اسی کے ذریعہ دین و دنیا کے علوم حاصل کئے جاتے ہیں .

ریحانہ فاضلی کہتی ہیں کہ :

ہم نے تو جہاں بھی جب بھی کبھی
" اقرا " کا یہ پیغام دیا
پھر جہد وعمل کی راہوں میں
بس دولتِ دیں کو عام کیا

جی جان سے ہم کو پیارا ہے
یہ محورِ دین ودنیا ہے

" مدرستہ البنات " میں گھریلو بچیوں کو علم دین ودنیا سے آراستہ کیا جاتا ہے چونکہ :۔

جب مائیں اچھی ہوتی ہیں
تو قوم بھی اچھی ہوتی ہے
گلزارِ تمدن میں اس سے
خوشبوئے صداقت پھیلی ہے

OOO

اب دین اور دنیا دونوں کی
تعلیم یہاں دی جاتی ہے
کرتی ہے منور جو دل کو
جو ذہنوں کو مہکاتی ہے

اس کے بعد اس ادارہ کا ذکر ہے جو سرسید احمد خان کے نام نامی سے منسوب ہے یعنی سرسید گرلز کالج ۔اس کے بارے میں ریحانہ فاضلی نہایت خلوص ومحبّت سے رقمطراز ہیں ۔

Marfat.com

تیرے دیوار ودر جگمگا دیں گے ہم
اپنی چاہت سے تجھ کو سجا دیں گے ہم
تجھ کو جنت بداماں بنادیں گے ہم
دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

"جامعہ بی بکر" ایک ایسی درسگاہ ہے جہاں ہر ملک کے طالب علم تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔اس درسگاہ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں عربی بہ حیثیت ایک زبان کے سکھائی جاتی ہے۔

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

اوراس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ:۔

آتے ہیں ہر اک ملک سے
طالب یہاں پر علم کے
دین اور دنیا کی یہاں
تعلیم پاتے ہیں سبھی
قرآن وسنت کی یہاں
تبلیغ ہوتی ہے نری

اسی طرح ریحانہ فاضلی ملک کے ان چیدہ تعلیمی اداروں کا ذکر کرتی ہیں جہاں دنیوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم کا بھی بدرجہ اتم انتظام ہے اور جہاں عربی بہ حیثیت ایک زبان کے سکھائی جاتی ہے۔قرآن پاک ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جسے سمجھنے کے لئے اور جس پر عمل کرنے کے لئے عربی زبان جاننا ضروری ہے لہذا مسلمان اہل دانش نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مخصوص مدارس کی بنیاد ڈالی جن کا ذکر ریحانہ فاضلی نے "علم کے چراغ" تحت کیا ہے۔

Marfat.com

اس مجموعہ کے دوسرے حصہ کا عنوان "روشن روشن تارے" ہے۔ عنوان سے ہی نفس مضمون کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارے ملک کے ان ضیا پاش ستاروں کا ذکر ہے جن کے قول و فعل اور عظمت کردار کی روشنی سے ہمارا ملک جگمگا رہا ہے۔

اس عنوان کے تحت قائداعظم کی ولولہ انگیز قیادت، اقبال کے جذبہ وحدت اسلامی کو خراج تحسین پیش کرنے کے علاوہ سندھی ادب کے صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی، پشتو کے عظیم شاعر خوشحال خاں خٹک، وادی مہران کے ہفت زبان شاعر سچل سرمست سے بھی بچوں کو متعارف کرایا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ریحانہ فاضلی ایک غیر متعصب پاکستانی مسلمان ہیں جن کے پیش نظر محسن انسانیت کا آخری خطبہ ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ سب مسلمان برابر ہیں.... اگر کسی کو کسی پر فضیلت ہے تو صرف تقویٰ کی وجہ سے ہے۔

اس مجموعہ کا تیسرا حصہ خدمت و محبت وطن کے نغموں پر مشتمل ہے۔ ریحانہ فاضلی کہتی ہیں:۔

اپنے وطن کی خاطر بچو!
اچھے اچھے کام کرو
اس کی خدمت میں عظمت ہے
اونچا اس کا نام کرو تم

۱۴؍اگست یعنی یوم آزادی پاکستان کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نہایت جذباتی انداز میں کہتی ہیں:۔

اس دن ہم آزاد ہوئے تھے
رنگِ طرب سے شاد ہوئے تھے
آزادی کے دیپ جلے تھے
سجے ہوئے سارے کوچے تھے

Marfat.com

"احساس کی زبان" میں بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت کرتی ہیں:۔

اس میں اُنس و محبت سے رہنا
یہ محبت بھرا گلستاں ہے
نفرتوں سے اسے پاک رکھنا
زندگی کا یہی اک نشاں ہے

وہ پاکستان کی محبت میں سرشار ہیں:۔

اک شاہرہِ کاہکشاں ہے مرا وطن
روشن سرزمین و زماں ہے مرا وطن

" سوہنی دھرتی " ، " چمکتی چاندنی " ، " ہمارا وطن " جیسی نظموں میں پاکستانی بچوں بلکہ بڑوں کے دل میں بھی جذبہ قومی اجاگر کرتی ہیں۔

ساتھیو ! ہم نفسو ! عزمِ جواں لے کے چلو
تم ہی اس ملک کی تقدیر بنا سکتے ہو
اپنے احساس کی تصویر بناسکتے ہو
ہر حسیں خواب کی تعبیر بناسکتے ہو
ساتھیو ! ہم نفسو ! عزمِ جواں لے کے چلو

لیکن پیارے وطن پاکستان کے موجودہ حالات پر ان کی آنکھیں اشکبار ہیں۔اپنی نظم "عرض احوال" میں وہ دلبرداشتہ ہو کے انتہائی کرب سے کہتی ہیں کہ فی زمانہ:۔

بھائی بھائی کے خوں کا پیاسا ہے
یہ محبت نے روپ دھارا ہے !
موت کا ہر طرف اندھیرا ہے
خوں میں ڈوبا ہوا سویرا ہے
ہر گلی کوچہ کوئے قاتل ہے
آج گھر گھر میں رقصِ بسمل ہے

Marfat.com

پھر بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں :-

اب تو مالک مرے کرم کر دے
اپنی چاہت سے سب کا دل بھر دے
نور ایماں کا دل میں یوں بھر دے
دور شیطاں کے جال سے کر دے

(آمین)

آخر میں میری دعا ہے کہ ان کا یہ مجموعہ قوم کے بچوں اور بڑوں کے لئے نشان راہ ثابت ہو اور ان کے دل محبت الٰہی اور محبت رسول سے سرشار ہو جائیں اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار اور اسلامی شعار کا جیتا جاگتا مجسمہ اور قوم و ملک کے سچے خادم بن جائیں ۔(آمین ثمہ آمین)

پروفیسر عاتکہ بیگ

Marfat.com

"منفرد لب ولہجہ"

یوں تو ریحانہ تبسم فاضلی کی شخصیت اور فن دونوں ہی تفصیلی مضمون کے متقاضی ہیں ۔ لیکن میرے نئے منصب کی نئی ذمہ داریوں نے مجھے اتنی مہلت ہی نہیں دی کہ میں غور و فکر کے ساتھ ان کے کلام کا مطالعہ کر سکوں ۔ جستہ جستہ کچھ پڑھا ہے اسی کی بناء پر یہ چند سطور تحریر کر رہی ہوں ۔ ریحانہ تبسم فاضلی دنیائے نعت میں "مہکتے حرف" "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" کے ذریعے جب داخل ہوئیں تو قارئین کو ان کے دردمند دل، ان کے عشق رسول کی گہرائی اور سب سے بڑھ کر ان کے نئے اور منفرد لب ولہجے کا احساس ہوا۔

اُن کا تازہ ترین مجموعہ "پھول مسکرائے" خصوصیت سے بچوں اور بچیوں کے لئے لکھا گیا ہے اور یہ انشاء اللہ بچوں کے ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوگا اس مجموعے میں حمد و نعت کے علاوہ مختلف مذہبی عنوانات سے متعلق کچھ زبان زد عام قصوں کو بھی منظوم کیا گیا ہے جو ہم نے اپنے بزرگوں سے سنے اور پڑھے بھی ہیں ۔ اس کے علاوہ پیارے وطن پاکستان کے بارے میں نہایت سادہ اور دلنشین انداز میں نہایت موثر باتیں کہی گئی ہیں ۔ ایک حصہ مشاہیر سے بھی متعلق ہے ۔

ریحانہ تبسم فاضلی نے بڑی مترنم بحروں میں چھوٹی چھوٹی نظمیں لکھی ہیں اور ان نظموں کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ جذبہ پوری سچائی کے ساتھ ابھر کر سامنے آیا ہے ۔ نظموں میں اتنی خوبصورت مصوری کی گئی ہے کہ بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے مثلاً ان کا وطن پر یہ نغمہ دیکھئیے ۔

Marfat.com

دل کشی جس میں صبحِ ازل کی
دل بری جس میں کھلتے کنول کی
نغمگی سی مرصع غزل کی
کتنا پیارا ہمارا وطن ہے

ریحانہ تبسم فاضلی نے اس میں محاکاتِ تشبیہہ کا کیا خوب حق ادا کیا ہے گویا ہر منظر کو مصور کر دیا ہے۔ان کی نظم "اسلام کے سپاہی" کا یہ بند دیکھئیے۔

خالد ہوں وہ کہ موسیٰ ، طارق ہوں یا قتیبہ
جنگوں کا سیفِ حق سے بدلا انہوں نے نقشہ
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

یہاں اپنے عہد کے نامور سپہ سالاروں کا ذکر کر کے بچوں کی کردار سازی کا کیا حسین انداز اختیار کیا ہے۔بچوں کے ادب میں اس کی مثال مشکل ہی سے کہیں ملے گی

ریحانہ نے مروج بحروں کے علاوہ ایک رکن کو گھٹا کر ایک نئی بحر وضع کی ہے جو ایک اجتہادی شان کا درجہ رکھتی ہے، مجھ سے تو کیا؟...... اس کی داد انہیں صاحبان علم وفن سے بھی ملے گی۔میں اپنے اس قول کی سند کے لئے ان کی نظم "سلسلہ رنگ و بو کا" سے دو شعر پیش کر رہی ہوں۔

ذرہ ذرہ وطن کا
روکشِ کہکشاں ہے
تیرے ہونٹوں کی لالی
سرخئ داستاں ہے

ریحانہ نے تین مذہبی اداروں (اقراء روضتہ الاطفال مدرستہ البنات، جامعہ ابی بکر سے متعلق نظم ونثر کے ذریعے بچوں کی توجہ دینی علوم کی طرف مبذول کرائی ہے اس کے علاوہ سرسید کالج پر ایک خوبصورت نظم لکھ کر قوم کی بچیوں کو سرسید کالج کی تاریخ

Marfat.com

سے روشناس کرایا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مذہب اور وطن سے اس قدر لگاؤ رکھنے والی اس شاعرہ کی کچھ نظموں کو درسی کتابوں میں شامل کر کے نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کا اہم فریضہ بھی انجام دیا جائے گا۔

پروفیسر عقیلہ تنویر
پرنسپل سر سید گورنمنٹ گرلز کالج
ناظم آباد

*

Marfat.com

"بچوں کے ادب میں گرانقدر اضافہ"

ریحانہ تبسم فاضلی میری اچھی ساتھی، دوست اور چھوٹی بہن کی طرح ہیں۔ سادہ پرخلوص اور باوقار ریحانہ ایک اچھی استاد ہیں۔ بحیثیت نعت گو شاعرہ ریحانہ نے کالج کی مختلف محفلوں میں اپنا کلام پیش کر کے متعارف کروایا۔ اور جب اُن کے تین مجموعے "مہکتے حرف"، "روشنی کے سلسلے" اور "خطیب الامم" منظرعام پر آئے تو بحیثیت شاعرہ وہ مشہور ہوئیں۔ میں نے انہیں پڑھا، پسند کیا۔ بلاشبہ قرآن واحادیث پر اُن کا مطالعہ وسیع اور اشعار کا معیار مقصدیت کے اعتبار سے بلند تھا جس کے لئے وہ مبارک باد کی مستحق ہیں۔

ریحانہ تبسم فاضلی کی تازہ ترین قابل ستائش کوشش ان کا بچوں کے لئے مجموعۂ کلام "پھول مسکرائے" ہے۔ جو بچوں کے لئے تخلیق کئے گئے ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ دنیا کے ہر معاشرے میں ادب نہ صرف حالات کا ترجمان ہوتا ہے بلکہ تعمیری مقاصد کی بھی تکمیل کرتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت ریحانہ نے خوبصورت نظموں اور نغموں کا مجموعہ بچوں کی عمر، ذہنی سطح اور دلچسپی کی مناسبت سے تخلیق کیا ہے جس میں بچوں کی شخصیت کے مثبت یا تعمیری پہلو کو اہمیت دی ہے۔

بچپن کا دور شخصیت کی تعمیر میں سب سے اہم ہوتا ہے کیونکہ ذہنی لچک کے سبب بچہ ماحول کے اثرات تیزی سے قبول کرتا اور اپنی شخصیت کو مثبت یا منفی انداز میں ڈھالتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ پاکستان میں بچوں سے متعلق ادب کم تخلیق ہوا اور اسے صرف پریوں، شہزادیوں کی کہانیوں یا جنوں، بھوتوں کے قصوں تک محدود رکھا گیا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ نیکی اور بہادری کی داستانیں گھڑ کر بچوں کی

Marfat.com

اصلاح یا انہیں سبق سکھانے کی کوشش کی گئی۔ یہ باتیں آج کے دور کے تقاضوں پر نہ ہی پوری اترتی ہیں اور نہ ہی بچوں کی توجہ اور دلچسپی کا مرکز بن سکتی ہیں زندگی سے متعلق اہم تصورات اور حقائق کو بچوں کی عمر اور ذہنی سطح کے مطابق دلچسپ انداز میں پہنچانا مفید نتائج برآمد کرتا ہے۔ ریحانہ نے اسی مقصد کے تحت لکھا ہے اور مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وہ اپنی کوشش میں بڑی حد تک کامیاب ہوئی ہیں۔

ریحانہ تبسم فاضلی نہ صرف ایک اچھی شاعرہ ہیں بلکہ بحیثیت اچھی ماں اور استاد بچوں کے مزاج سے واقف بھی ہیں اور بچوں کی شخصیت کی مثبت تعمیر کا کام شاعری سے لینا چاہتی ہیں۔ ریحانہ تبسم نے اپنی زندگی کو اشاعتِ دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ اُن کے آگے ایک بلند مقصد حیات ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کا آغاز وہ بچوں تک دینی و دنیاوی اہم معلومات کو پہنچا کر کر رہی ہیں۔ جس طرح ایک ننھی سی کونپل کو نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے اور آگے چل کر یہی کونپل تناور، سایہ دار درخت بن جاتی ہے۔ ریحانہ نے اپنی شاعری سے ننھے ذہنوں کی آبیاری کی کوشش کی ہے تاکہ بڑے ہو کر وہ اپنے دین کے لئے اپنے وطن کے لئے اپنی قوم کے لئے مضبوط، مستحکم اور عظیم افراد بنیں۔

دینی و دنیاوی معلومات کو ریحانہ نے سادہ، موثر اور دلنشین انداز میں چھوٹی بحر والی نظموں میں پیش کیا ہے۔ موضوعات کو بچوں کی مناسبت سے منتخب کیا اور انداز بجائے پندونصائح یا تنبیہ کے پیار سے سمجھانے کا اختیار کیا ہے۔ جو مجھے یقین ہے بچوں اور بڑوں دونوں میں مقبول ہوگا۔ بعض نظموں میں انتہائی غور طلب فلسفے اور معاملات کو بڑی سادگی سے بچوں تک پہنچا دیا ہے۔ مثلاً خدا کی ہدایت اور وحدانیت کا عقیدہ یوں سمجھا دیا کہ

ساری دنیا ہی آنی جانی ہے   صرف اللہ ہی غیر فانی ہے
کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

اور آخری مصرعے کی گردان بچوں کے لئے مترنم انداز اختیار کر کے ذہن نشین ہو سکتی

Marfat.com

ہے۔

ریحانہ تبسم فاضلی کی بچوں کے لئے نظموں میں "مشکل کُشا" ایک شاہکار نظم قرار دی جا سکتی ہے جو بچوں تک خدائے بزرگ و برتر کے مقتدر اعلیٰ ہونے اور بندوں کی ہر مشکل میں مددگار ہونے کی دلالت کرتی ہے جس سے بچوں کے ذہن تک یہ بات پہنچتی ہے کہ جو بھی مدد مانگی جائے وہ صرف خدا سے مانگی جائے۔

تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ

یوں محسوس ہوتا ہے کہ معصوم بچے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہے ہیں۔

ریحانہ تبسم کی اور نظموں، جن میں ارکانِ دین اور احکامات الٰہی کو سادہ زبان میں ان تک پہچانے کی کوشش کی گئی ہے ان کا انداز بہت منفرد اور موثر ہے۔ راہ حق، اہل علم رزقِ حلال کی برکات، جہاد کی فضیلت، شہید کا مرتبہ، انسان دوستی اور بڑوں کا ادب، ایسے موضوعات ہیں جن میں ریحانہ نے بجائے نصیحت آموز پیرائے کے عام گفتگو کے انداز کو اپنایا ہے مثلاً

علم ہی سے جہاں کی زینت ہے
علم ہی دوجہاں کی دولت ہے

بچوں میں علم سے لگاؤ بڑھا سکتا ہے۔ ارکانِ اسلام قرآن پاک اور منزل بچوں کے لئے بے انتہا افادی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ جبکہ رحمتِ دوجہاں ہے ذات ان کی، بچوں تک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ کا تصور بحیثیت نمونۂ زندگی نہایت خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے اس کے علاوہ بھی بہت سے دینی موضوعات کو ریحانہ تبسم نے اپنی خوبصورت شاعری کے قالب میں ڈھال کر بچوں تک پہنچایا ہے جو اُن کی ذہنی سطح کے عین مطابق ہے اور دلچسپ بھی۔

ریحانہ تبسم فاضلی کی نظموں کا دوسرا حصہ دنیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اپنے مجموعۂ کلام

Marfat.com

میں شاعرہ نے دین و دنیا دونوں کو یکجا کر لیا ہے کیونکہ اسلام میں دنیا اور آخرت میں کوئی دوئی یا تضاد نہیں ہے اور جب دنیا کی بات کی جائے تو سب سے پہلے اپنا وطن، سرزمین پاک پیش نظر ہوتا ہے۔

آزادی کا تصور، تحریکِ پاکستان، تشکیل پاکستان کے ساتھ آزادی کی جدوجہد میں قائدین کا کردار خاص طور سے قائداعظم کا مختصر تعارف کہ

جہد و عمل کا پیکر تھا وہ
اپنا ایسا رہبر تھا وہ

مردِ آہن قائداعظم
دھرتی کا دھن قائدِ اعظم

بچوں تک قائدِاعظم کی عظیم شخصیت کے کئی پہلو اجاگر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ شاعر مشرق علامہ اقبال کا تعارف کہ۔

وہ اک سچا شاعر ہے

علامہ اقبال کی نظموں کے پیغام کو بچوں میں معتبر بنا دیتا ہے۔ اقبال نے جو آزادی کا تصور پیش کیا۔ ۱۴ اگست پاکستان کی صورت میں ایک اٹل حقیقت بن کر ابھرا۔

ہمارا پیارا وطن پاکستان جس کے دلفریب نظاروں، حسین وادیوں اور روح پرور فضاؤں کا ذکر جن شاعروں نے اپنے کلام میں کیا ہے۔ ریحانہ تبسم نے انہیں بچوں سے متعارف کر کے اپنے وطن سے محبت کا اظہار کیا ہے۔ بھٹائی، سچل سرمست اور خوشحال خاں خٹک سرزمینِ وطن کے وہ درخشاں ستارے ہیں جنہوں نے وطن کے گوشے گوشے میں اپنے کلام سے روشنی پھیلائی۔ مادیت پرستی کے اس دور میں اُن کا کلام بچوں اور بڑوں دونوں کے لئے روحانی اور نفسیاتی تسکین کا باعث ہے۔

میں ریحانہ تبسم فاضلی کے اس جذبے کی بھی تعریف کروں گی کہ اُنہوں نے بچوں تک پاکستان کے چند ایسے اداروں اور ان سے منسلک بے لوث خدمات انجام دینے والی عظیم ہستیوں کے نام پہنچائے ہیں جن سے ہمارے بے شمار بچے واقف نہ ہوں

Marfat.com

گے کیونکہ آج کل ہر طرف مغربی طرز کے اداروں کا شہرہ ہے اور خود والدین اس بات کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ ان کے بچے ان نام نہاد اسکولوں میں تعلیم حاصل کریں اور ان کی تہذیب اپنائیں اور بچے تو معصوم ہوتے ہیں ۔ ہم انہیں جس راستے پر چلانا چاہتے ہیں وہ چل پڑتے ہیں ۔ ریحانہ نے اُن کی راہبری کی کوشش کی ہے ۔

اور آخر میں میں ریحانہ تبسم فاضلی کو بچوں کے لئے مجموعہ کلام تخلیق کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں بلاشبہ ان کا یہ مجموعہ بچوں کے ادب میں خوشگوار اضافہ ہے ۔ اس دعا کے ساتھ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ ۔ (آمین)

پروفیسر فہمیدہ مسعود احمد

*

Marfat.com

"جائزہ"

ہماری عزیز و محترم دوست محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کی دین و علم سے محبت اور لفظ و بیان کی آگہی سے ہم سب بخوبی واقف ہیں ۔ ان کے کلام کے کئی مجموعے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے عشق کے آئینہ دار ہیں، منظر عام پر آکر اہل دل اور صاحبان ذوق سے بھرپور داد پا چکے ہیں ۔

زیرِ نظر مجموعہ " پھول مسکرائے " بچوں کے لئے کہی گئی ان نظموں پر مشتمل ہے ۔ جس میں انہوں نے بچوں میں دینی اور ملی تشخص ابھارنے کی بڑی خوبصورت کوشش کی ہے ۔ بچوں کے لئے لکھنا غالباً بلکہ یقیناً بڑا دشوار اور نازک کام ہے ۔

سادہ، سہل اور موثر طرز بیان کے ساتھ ساتھ فکر کی خلاقی اور مشاہدہ، مطالعہ کی گہرائی در حقیقت اعلیٰ فن کی تخلیق میں بڑی اہمیت کی حامل ہے اور ریحانہ اس ہنر سے بخوبی آگاہ ہیں ۔ خاص طور پر جب انہوں نے قوم، وطن کے محسنین اور اکابرین اور شخصیت ساز اداروں کا تذکرہ کیا ہے ۔

وہ امن و محبت کے نغمے بھی گاتی ہیں ۔ اور جہدِ عمل کی ترغیب بھی دیتی ہیں ۔ احساس و فکر کو بھی بدلنا چاہتی ہیں اور ماحول کو بھی

ملک میں ایسی فضا قائم کرو
وہ محبت وہ وفا قائم کرو
پھر شریعت عام ہو جائے یہاں
یوں نظامِ مصطفیٰ قائم کرو

(نظامِ مصطفیٰ)

Marfat.com

تم یہ ناسازیٔ حالات بدل کر رکھ دو
دہر میں گردشِ آفات بدل کر رکھ دو
تیرہ بختی کے یہ لمحات بدل کر رکھ دو

ساتھیو! ہم نفسو! عزمِ جواں لے کے چلو
(عزمِ جواں لے کے چلو)

عزم و یقین کی دولت دی ہے
آزادی سی نعمت دی ہے

مردِ آہن قائداعظم
دھرتی کا دھن قائداعظم
(قائداعظم)

پروفیسر طیبہ سلطانہ

Marfat.com

نُور و نکہت شبنم پھول
روپ ہیں سارے خالق کے

Marfat.com

✹

اچھی اچھی باتیں ہیں
پیاری پیاری باتیں ہیں

بات میں اک پیغام بھی ہے
سیدھی سچی باتیں ہیں

بچو پڑھ کر خوش ہو گے
ایسی ستھری باتیں ہیں

نُور ہے اس میں خالق کا
پیارے نبی کی باتیں ہیں

رنگِ تبسم ہے اس میں
صبحِ طرب کی باتیں ہیں

ooo

Marfat.com

"حمدِ باری تعالیٰ"

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

نت نئی نعمتیں کھلاتے ہیں
سب کی بگڑی وہی بناتے ہیں

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

اُن کا فیضان عام ہے سب پر
اُن کا احسان عام ہے سب پر

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

کتنے اچھے ہیں کتنے سچے ہیں
جو وہ کہتے ہیں وہ ہی کرتے ہیں

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

سبزہ و گل وہی اُگاتے ہیں
خاک کو کیمیا بناتے ہیں

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

ساری دنیا ہی آنی جانی ہے
صرف اللہ ہی غیر فانی ہے

کتنے پیارے ہیں اپنے اللہ جی

Marfat.com

"مہربان آقا"

کس قدر مہربان آقا ہے
درگذر سے جو کام لیتا ہے

رحم کرتا ہے اپنے بندوں پر
سب خطائیں معاف کرتا ہے

ان سے کچھ بھی طلب نہیں کرتا
پیار کرتا ہے پیار والا ہے

وہ ہے یکتا بھی اور مثالی بھی
اس کا انداز ہی نرالا ہے

○

Marfat.com

"مشکل کُشا"

تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ
جو بھی مانگا ہے تجھ سے مانگا ہے
جب بھی مانگا ہے تجھ سے پایا ہے
تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ
آگ نمرود کی بجھاتا ہے
آگ کو گلستاں بناتا ہے
تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ
سب کی بگڑی بنائی ہے تو نے
راہ سیدھی دکھائی ہے تو نے
تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ
رستہ طوفان میں بنایا ہے
اور طوفان سے بچایا ہے

Marfat.com

تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ
جس نے بھی تجھ سے لو لگائی ہے
اُس نے غم سے نجات پائی ہے
تو ہی مشکل کُشا ہے یا اللہ
تو ہی حاجت روا ہے یا اللہ

○○○

Marfat.com

★

"نعتِ رسولِ مقبول"

ہے نئی شان اپنے آقا کی　　　نام احمد بھی ہے محمد بھی
رحمتِ دوجہاں ہے ذات اُن کی

نور و نکہت سے وہ عبارت ہے　　　ذکر اُن کا بھی اک عبادت ہے
رحمتِ دو جہاں ہے ذات اُن کی

وہ بشر ہی جہاں میں ایسا ہے　　　خود خدا جس پہ ناز کرتا ہے
رحمتِ دو جہاں ہے ذات اُن کی

یہ نبی ہی تو فخرِ آدم ہے　　　یہ خدا کی دلیلِ محکم ہے
رحمتِ دو جہاں ہے ذات اُن کی

یہ دعائے خلیل ہیں بچو　　　نورِ ربِ جلیل ہیں بچو
رحمت دو جہاں ہے ذات اُن کی

ooo

Marfat.com

"شہرِ مکّہ"

مکے کی یہ زمیں ہے
کس درجہ یہ حسیں ہے
اللہ کا یہ گھر ہے
سجدے میں ہر جبیں ہے
رحمت کی بدلیاں ہیں
رحمت یہیں کہیں ہے
دنیا ہے جس سے روشن
یہ نورِ اولیں ہے
یہ نور ہے خدا کا
دل سے ہمیں یقیں ہے
گو دور ہے نظر سے
دل سے مگر قریں ہے
کہتے ہیں جس کو مکہ
جنت سے کم ہنیں ہے

ooo

Marfat.com

قطعات

"شہرِ مدینہ"

مدینہ دیکھ کے آئی ہوں جب سے
خیالوں میں مدینہ بس گیا ہے
کہ اب تو جاگتے سوتے تبسمؔ
مرا دل بھی مدینہ دیکھتا ہے

ooo

مدینے کے انوار سب سے جدا ہیں
یہاں کے شب و روز بھی دل رُبا ہیں
جمالِ محمد کی تصویر ہے یہ
یہاں خار خوشبو میں گُل سے سِوا ہیں

ooo

Marfat.com

"ارکانِ دین"

کلمہ ، نماز ، روزہ ، زکوۃ و جہاد و حج
اے مومنو ! سمجھ لو یہ ارکانِ دین ہیں
ان پہ عمل ضروری ہے دینِ مبین میں
فرمانِ رب بھی ، یہی حصنِ حصین ہیں

ooo

"ایمان کی علامت"

نام جس کا جہاد ہے بچو
یہی ایمان کی علامت ہے
ظلمتِ کفر میں تبسم یہ
روشنی ہی کی ایک صورت ہے

ooo

Marfat.com

"قرآنِ پاک"

یہ خدا کا کلام ہے بچو
اس کا اعلیٰ مقام ہے بچو

اس کا پڑھنا بھی اک عبادت ہے
اس کا سننا بھی حق کی چاہت ہے

یہ ہمارے نبی پہ اُترا ہے
نورونکہت میں ڈھل کر اُبھرا ہے

علم و حکمت کا یہ خزانہ ہے
اس کا ہر لفظ عارفانہ ہے

جو بشر یہ کلام پڑھتا ہے
وہی جنت کی سمت بڑھتا ہے

ooo

Marfat.com

"راہِ حق"

اللہ کے کلام کو دل میں اُتار لو
آیاتِ کبریا کو اس انداز سے پڑھو

سیرت رسولِ پاک کی پیشِ نظر رکھو
ہر لمحہ زندگی میں اسی پر عمل کرو

جو راہِ حق دکھائی ہے تم کو حضور نے
لازم ہے تم پہ یہ کہ اسی راہ پر چلو

جنت کو راہِ حق ہی جاتی ہے جان لو
رب سے بشر کو بس یہ ملاتی ہے جان لو

○○○

Marfat.com

"اہلِ علم"

خالق نے یہ خلیل سے فرمایا اے خلیل
میں ہوں علیم ، علم کا میں قدردان ہوں
دل سے عزیز رکھتا ہوں میں اہلِ علم کو
میں علم و آگہی کا خود ایسا جہان ہوں

OOO

دل میں خوفِ خدا جو رکھتے ہیں
وہی بندے تو علم والے ہیں
خود خدا اُن کے حق میں کہتا ہے
یہ ہی بندے تو مجھ کو پیارے ہیں

OOO

"رزقِ حلال"

وہ جو رزقِ حلال کھاتے ہیں
اُن کے دل ہی تو نرم ہوتے ہیں
یہ ہی وہ لوگ ہیں تبسم جو
دوسروں کے غموں پہ روتے ہیں

OOO

Marfat.com

کھاؤ رزقِ حلال تم بچو!
یہ ہی خوبی تو عین راحت ہے
اپنے رب کا بھی حکم ہے یہ ہی
یہ ہی پیارے نبی کی سنت ہے

OOO

Marfat.com

"نظامِ مصطفیٰ"

ملک میں ایسی فضا۔ قائم کرو
وہ محبت وہ وفا قائم کرو
پھر شریعت عام ہو جائے یہاں
یوں نظامِ مصطفیٰ قائم کرو

OOO

بس نظامِ مصطفیٰ میں ہے بقا
جب نظامِ مصطفیٰ آ جائے گا
پھر سکوں کا سانس لے گا ہر بشر
ربِ عالم رحمتیں برسائے گا

OOO

Marfat.com

جنّت محل

وہ جو اللہ نے بتایا ہے
اُس کو جس نے عمل بنایا ہے

درحقیقت وہی تو ہے مومن
جس نے نورِ یقین پایا ہے

راہِ حق میں جو دکھ اٹھاتا ہے
وہ ہی جنت محل میں جاتا ہے

○○○

Marfat.com

"شوقِ جہاد"

صدیق خطبہ دینے جو منبر نشیں ہوئے
اُس وقت اُن سے بات یہ پوچھی بلال نے

مجھ کو جوابِ والا ذرا یہ بتلائیے
آزاد مجھ کو خود سے کیا ہے جو آپ نے

اقدام آپ کا ہے یہ کیا نفس کے لئے
یا آپ نے کیا ہے یہ خالق کے واسطے

صدیق بولے سن کے یہ فوراً بلال سے
میں نے کیا ہے کام یہ اللہ کے لئے

بولے بلال پھر یہ اجازت بھی دیجئے
مجھ کو جہاد کرنے کی فرصت بھی دیجئے

صدیق نے پھر اُن کو اجازت بھی بخش دی
اُن کو جہاد کرنے کی عظمت بھی بخش دی

Marfat.com

جو قافلہ جہاد کا تھا شام کے لئے
اُس قافلے کے ساتھ ہی یہ شام کو چلے

لیکن دمشق جا کے وہ بیمار پڑ گئے
شوقِ جہاد دل میں تھا خالق سے جا ملے

تکمیلِ آرزو کی مسرت اُنہیں ملی
یہ موت بھی حیات کی صورت اُنہیں ملی

ooo

★

Marfat.com

"مجاہد"

ترے شعور سے جاگی ہے وقت کی قسمت
تری نظر میں ہے اس ارضِ پاک کی حُرمت
کہ دل میں تیرے خدا کا کلام رہتا ہے
ترے لبوں پہ محمد کا نام رہتا ہے
تجھے ہم اہل محبت سلام کرتے ہیں
بصد خلوص ترا احترام کرتے ہیں

تری نظر نے رُخِ زندگی سنوارا ہے
سفینہ قوم کا گرداب سے اُبھارا ہے
مہک رہی ہیں فضائیں ترے خیالوں سے
سیاہ رات ہم آغوش ہے اُجالوں سے
تجھے ہم اہلِ محبت سلام کرتے ہیں
بصد خلوص ترا احترام کرتے ہیں

بڑھا جہاں میں ترے نام سے وقارِ وطن
مہک اُٹھی ہے نئی شان سے نگارِ وطن
غم و الم کی گھٹا جب وطن پہ چھائی ہے
تری عظیم قیادت ہی کام آئی ہے
تجھے ہم اہلِ محبت سلام کرتے ہیں
بصد خلوص ترا احترام کرتے ہیں

Marfat.com

"اسلام کے سپاہی"

اسلام دشمنوں کا پندار توڑ دیں گے
ہم سرخ آندھیوں کے ہر رخ کو موڑ دیں گے
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی
پیشِ نظر ہیں ہر دم ماضی کی داستانیں
صرف اپنی رہنما ہیں اسلام کی مثالیں
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی
جیتے ہیں حق کی خاطر مرتے ہیں حق کی خاطر
ہم کام اچھے کرتے ہیں حق کی خاطر
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی
شوقِ جہاد جب بھی بیدار ہو گیا ہے
ہیبت سے دشمنِ دیں بیمار ہو گیا ہے
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی
اپنی بہادری کی جگ میں ہیں داستانیں
تا آسمان اپنے شاہینوں کی اڑانیں
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی
سیف و قلم کے جوہر جب آئے ہم دکھانے
طاغوتی قوتوں کے ہوش آ گئے ٹھکانے

Marfat.com

ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

ہم جب بڑھے ہیں لے کر اپنا ہلالی پرچم
تکبیر کی صدا سے گونجا ہے سارا عالم
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

خالدؓ ہوں وہ کہ موسیٰؒ، طارقؒ ہوں یا قتیبہؒ
جنگوں کا سیفِ حق سے بدلا انہوں نے نقشہ
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

اسلام کے سپاہی جب بھی کہیں بڑھے ہیں
جرأت کی داستانیں ہر سمت لکھ گئے ہیں
ڈرتے نہیں کسی سے اسلام کے سپاہی

OOO

●

Marfat.com

"گھاٹے کا سودا"

یہ واقعہ ہے جنگِ یمامہ کا دوستو
عمار اک صحابی جو یاسر کے تھے پسر
کان ایک کٹ چکا تھا جو لٹکا ہوا تھا وہ
وہ کہہ رہے تھے لوگوں سے پتھر پہ بیٹھ کر

ooo

قدموں میں آ گئی ہے جو جنت وہ آج تم
کیوں بھاگتے ہو اس حسیں جنت کو چھوڑ کر
یہ عظمتِ بشر ہے جو ملتی ہے بخت سے
پچھتاؤ گے تم اس سے سدا رشتہ توڑ کر

ooo

جس نے جہاد چھوڑ دیا خوفِ مرگ سے
گھاٹے کا سودا کر لیا جنت کو چھوڑ کے

✷

Marfat.com

"شہید کا درجہ"

خالد ولید جرأت و ہمت کا ہے وہ نام
ہر معرکہ میں حق کے جو غازی بنے رہے

کفار کے خلاف وہ کرتے رہے جہاد
یہ آرزو تھی اُن کی شہادت ملے مجھے

لیکن یہ آرزو کبھی پوری نہ ہو سکی
آواز دی اجل نے تو خالق سے جا ملے

کتنا بلند ہوتا ہے درجہ شہید کا
اس آرزو سے بات یہ آتی ہے سامنے

ooo

Marfat.com

"سوار اور سواری"

حجرے سے اپنے نکلے جو سلطانِ بحروبر
اُن کو حسین کھیلتے آئے وہاں نظر

بڑھ کر رسولِ پاک نے اُن کو اٹھا لیا
پھر اپنے دوشِ پاک پہ اُن کو بٹھا لیا

یہ منظرِ جمیل جو دیکھا صحابی نے
بڑھ کر بصد ادب وہ یہ بولے حسین سے

کتنی ہے اچھی تم نے سواری جو پائی ہے
یہ ذات وہ ہے جس کی فلک تک رسائی ہے

بولے رسولِ پاک محبت کے جوش میں
آواز پھر یہ گونجی صحابی کے گوش میں

تم نے سواری دیکھ لی ، دیکھا نہیں سوار
یہ وہ سوار ہے کہ سواری ہے خود نثار

ایسے سوار کم ہی سواری نے پائے ہیں
ناز اُن کے خود رسولِ خدا نے اُٹھائے ہیں

ooo

Marfat.com

"پہلی منزل"

آخرت کی پہلی منزل قبر ہے
سب سے پہلے اُس میں پوچھا جائے گا

رب ترا ہے کون اے بندے بتا
صاحبِ ایمان بولے گا خدا

عرش والا ہی مرا خالق بھی ہے
جس کی کرتا تھا عبادت میں سدا

OOO

Marfat.com

"ہم ہیں خدا کے واسطے"

ہم نے بھی کیا کیا دُکھ سہے
تیرِ ستم دل پہ چلے
ہم پھر بھی دیکھو چپ رہے

ہم ہیں خدا کے واسطے
ہم اُس کی مرضی پر چلے

ہم سچ کا اک پندار ہیں
ہم عزم کی تلوار ہیں
ہم ہر نفس بیدار ہیں

ہم ہیں خدا کے واسطے
ہم اُس کی مرضی پر چلے

اب ہم سے جو ٹکرائے گا
بس مات ہی وہ کھائے گا
پھر پاش پاش ہو جائے گا

ہم ہیں خدا کے واسطے
ہم اُس کی مرضی پر چلے

ooo

Marfat.com

"چراغِ محبت"

جب اپنے جذبِ دل کا اثر ہم دکھائیں گے
راہِ وفا پہ سارے زمانے کو لائیں گے

دہرائے جن کو ساتھ ہمارے یہ کائنات
وہ نغمہ آج بربطِ دل پہ بھی گائیں گے

کر دیں جو غرق فرقہ پرستی کی لعنتیں
نغموں سے اپنے آج وہ طوفاں اُٹھائیں گے

جو خود بھڑک کے خرمنِ نفرت کو پھونک دیں
ایسے چراغِ امن و محبت جلائیں گے

وہ قوم کے دماغ جو اب بھی ہیں محوِ خواب
اُن کے شعور و فکر و نظر کو جگائیں گے

ہر روز ، روزِ عید ہو ، ہر شب ، شبِ برات
ماحول اپنے ملک میں ایسا بنائیں گے

Marfat.com

ہر ایک لب پہ امن و محبت کا ذکر ہو
دنیا کو اس خلوص کے مرکز پہ لائیں گے

آزادیٔ وطن پہ تبسّم بصد خلوص
جی بھر کے آج اشکِ عقیدت لٹائیں گے

ooo

★

Marfat.com

"منزل"

زندگی کے بار کو ہنس کر اُٹھانا چاہئیے
نغمۂ توحید سازِ دل پہ گانا چاہئیے

ترجمے کے ساتھ ہی پڑھ پڑھ کر کتاب اللہ کو
دینِ حق کو زیست کی منزل بنانا چاہئیے

رب کے احکامات کو اپنے عمل میں ڈھال کر
زندگی کو پیار کے قابل بنانا چاہئیے

تم کو جس عالم میں رکھے مالکِ کون و مکاں
حرفِ صبر و شکر بس ہونٹوں پہ آنا چاہئیے

تم کو جو کچھ مانگنا ہے اپنے رب سے مانگ لو
اک سوالی کی طرح اس در پہ آنا چاہئیے

جب مدینے تم کو لے آئی ہے قسمت دوستو!
راستہ گھر لوٹنے کا بھول جانا چاہئیے

یہ مدینے کی فضا قسمت سے ہوتی ہے نصیب
اس مہک سے گلشنِ جاں کو سجانا چاہئیے

Marfat.com

یہ سمجھ لو مہرباں ہے رحمتِ پروردگار
نعت کی صورت میں حالِ دل سنانا چاہئیے

پھر خدا معلوم یہ لمحہ ملے بھی یا نہیں
ایسا لمحہ عشقِ آقا میں بتانا چاہئیے

اے تبسّم جس میں فرمانِ خدا تحریر ہو!
نور وہ ہی دیدہ و دل میں بسانا چاہئیے

ooo

Marfat.com

"ہمسایہ"

اچھا ہمسایہ ایک نعمت ہے
یہ بھی انسان کی ضرورت ہے

جو ہمارے نبی نے فرمایا
وہ ہی ایمان بن گیا اپنا

وہ جو عبداللہ اک صحابی تھے
جن سے رب کے رسول راضی تھے

ایک بکری کہ جب کٹی گھر پر
آپ اُس وقت گھر سے تھے باہر

آپ جس وقت اپنے گھر آئے
گھر کے لوگوں سے آپ یہ بولے

کیا پڑوسی کو گوشت بھجوایا
وہ یہودی ہے یہ جواب ملا

کیا ہوا وہ اگر یہودی ہے
وہ یہودی بھی اک پڑوسی ہے

Marfat.com

قول اُس دم نبیِ اکرم کا
بے ارادہ زبان پر آیا

وہ ہو مسلم کہ غیر مسلم ہو
اپنے ہمسائے کا خیال رکھو

پھر یہودی کو گوشت بھجوایا
بعد میں اپنے گھر میں پکوایا

ooo

★

Marfat.com

"ماں کی دعائیں"

ماں کی دعائیں لے لو جنت کی یہ ہوا ہے
جگ مگ اُسی کے دم سے جگ میں رہِ وفا ہے

ماں کی دعا سے غنچے اُمید کے کھلے ہیں
مان کی دعا سے رتبے ہر شخص کو ملے ہیں

جس نے بھی ماں کی خدمت جانا ہے فرض اپنا
حکمِ نبی پہ اُس نے سیکھا جہاں میں چلنا

یہ ہے حدیثِ آقا ہر شخص مانتا ہے
اجر و ثواب اُس کا کیا ہے یہ جانتا ہے

زندہ نبی کی سنت جو شخص بھی کرے گا
اُس کو ہی آخرت میں رتبہ بڑا ملے گا

ooo

Marfat.com

"بڑوں کا ادب"

اک دن کی بات ہے کہ رسولِ خدا کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے حضرتِ صدیق اور عمر

فرمایا آپ نے کہ بتاؤ ذرا مجھے
وہ کون سا درخت ہے روئے زمین پر

جس کو خزاں کے جھونکے ستاتے ہنیں کبھی
ہر سال جس پہ آتا ہے بے انتہا ثمر

دونوں سوال سن کے یہ خاموش ہو گئے
کوئی جواب اس کا یہ دونوں نہ دے سکے

بیٹھے ہوئے تھے پاس ہی عبداللہ بن عمر
وہ یہ سمجھ گئے یہ یقیناً کھجور ہے

پاسِ ادب تھا آپ بھی خاموش ہی رہے
معلوم جب ہوا یہ عمر کو تو خوش ہوئے

Marfat.com

تم پر یہ فرض ہے کہ بڑوں کا ادب کرو
خدمت ہر اک بزرگ کی تم بے طلب کرو

سر خم کئے سدا ہی رہو اُن کے سامنے
آواز مت بلند کرو اُن کے سامنے

ooo

Marfat.com

"استاد کا ادب"

اپنے اُستاد کا ادب کرنا
اُن سے علم و ادب طلب کرنا
ایک خدمت ہے اک عبادت ہے
یہ وہ خدمت ہے جس میں عظمت ہے
باپ جیسا ہی اُس کا درجہ ہے
والدِ معنوی یہ ہوتا ہے
جس نے اُستاد کی اطاعت کی
اُس نے دنیا پہ بس حکومت کی
یہ بھی اک بادشاہ کا قصہ ہے
آج تاریخ کا جو حصہ ہے
اپنے اُستاد کی وہ خدمت کو
اپنے اُستاد کی اطاعت کو
اپنا اک فرض وہ سمجھتا تھا
خود پہ اک قرض وہ سمجھتا تھا
رنگ خدمت میں اتنا بھرتا تھا

Marfat.com

جوتیاں تک وہ سیدھی کرتا تھا
یہ دعاؤں نے رنگ دکھلایا
اُس کو قدرت نے تاج پہنایا
ایسی عزت بڑھی زمانے میں
لکھا تاریخ نے فسانے میں

ooo

Marfat.com

"ماں کی خدمت"

ماں کی خدمت میں لطف و راحت ہے
ماں کا درجہ بلند ہے سب سے
جس نے بھی اپنی ماں کو خوش رکھا
ایک سنت کو اُس نے زندہ کیا
ایک صوفی منش تھے شاہِ شرف
روئے خدمت تھا جن کا ماں کی طرف
آپ جب ایک چھوٹے بچے تھے
ماں کی خدمت میں پھر بھی پکے تھے
اُن کو ماں سے بڑی محبت تھی
اُس محبت میں اک عقیدت تھی
ماں کی عزت وہ اتنی کرتے تھے
جو مثالوں میں لوگ لکھتے تھے
رات کے وقت ماں کو پیاس لگی
اپنے بستر پہ جب وہ لیٹی تھی
اُس نے اُن سے کہا کہاں ہو آؤ
پیاس مجھ کو لگی ہے پانی لاؤ
ماں کی آواز سنتے ہی دوڑے

Marfat.com

پانی پھر ماں کے واسطے لائے
اور جب ماں کو نیند میں دیکھا
رات بھر اُس کا انتظار کیا
ماں نے جب اپنی آنکھ کو کھولا
اپنے بیٹے کو پاس ہی دیکھا
اپنے فرزند کی بلائیں لیں
اور اُن کو بڑی دعائیں دیں
ماں کی خدمت کلیدِ راحت ہے
اُس کے قدموں کے نیچے جنت ہے

ooo

Marfat.com

"انسان دوستی"

انسانیت سے اُنس و محبت بھی چاہئیے
ہے زیست کا نکھار، یہ نعمت بھی چاہئیے

حکم خدا کے ساتھ یہ سنّت نبی کی ہے
مظلوم زندگی کی حمایت بھی چاہئیے

جو دل میں زندگی کی نئی روح پھونک دے
ماضی کی وہ حسین روایت بھی چاہئیے

جو تلخئ حیات میں شیرینی گھول دے
وہ خلق، وہ وفا، وہ مروت بھی چاہئیے

اپنی انا پسندی کا ہر خول توڑ کے
ایثار اور خلوص کی دولت بھی چاہئیے

اللہ اور رسول کی طاعت اسی میں ہے
مخلوق سے خدا کی محبت بھی چاہئیے

کچھ بھی کہے زمانہ تبسّم یہ زیست ہے
جب فرضِ عین ہو تو شہادت بھی چاہئیے

○○○

Marfat.com

"علم"

علم ہی سے جہاں کی زینت ہے
علم ہی دوجہاں کی دولت ہے
یہ خیال و نظر کی جنت ہے
یہ شگفتہ دلوں کی نکہت ہے
جس کو کوئی چُرا نہیں سکتا
علم دنیا کی ایسی دولت ہے
لوٹ سکتا نہیں جسے رہزن
یہ وہ سرمایۂ لطافت ہے
گلستانِ حیات میں اب بھی
اس کے ہی دم سے رنگ و نکہت ہے
اس نے ڈالی ہے کہکشاں پہ کمند
چاند تاروں تک اس کی عظمت ہے
غالبؔ و میرؔ جس کے شیدائی
فکرِ اقبالؔ کی یہ عظمت ہے
اس نے سقراطؔ کو جِلا بخشی
یہ ارسطوؔ کے دل کی دولت ہے

Marfat.com

اس نے ٹیگور کو کیا ٹیگور
یہی نذرل کی قدر و قیمت ہے

رنگِ حافظ میں ہے جھلک اس کی
نقشِ خیام کی یہ قسمت ہے

یہ وہ نقدِ ہنر ہے جس کے سبب
ملٹن و شیکسپیئر کی عزت ہے

رنگ محلوں کی پہلے زینت تھا
آج ہر شخص کی ضرورت ہے

یہ نہ ہوتا تو بات کچھ بھی نہ تھی
آدمی کی حیات کچھ بھی نہ تھی

ooo

Marfat.com

"بچے"

پھول جیسے یہ بچے ہوتے ہیں
بے غمی کو یہ لے کے سوتے ہیں

آپ بچوں سے پیار کرتے تھے
جان اپنی نثار کرتے تھے

خود ہی پہلے سلام کرتے تھے
اِس قدر احترام کرتے تھے

پیارے ہوتے ہیں یوں تو سب بچے
اچھے ہوتے ہیں یوں تو سب بچے

غمِ انساں کو یہ مٹاتے ہیں
روح میں زندگی جگاتے ہیں

پیار بچوں سے جو نہیں کرتے
اپنے خالق سے وہ نہیں ڈرتے

ooo

Marfat.com

"ملک ہے پیارا پاکستان"

اپنے وطن کی خاطر بچو !
اچھے اچھے کام کرو تم
اس کی خدمت میں عظمت ہے
اونچا اس کا نام کرو تم

* *

Marfat.com

"۲۳ مارچ"

تئیس[۲۳] مارچ ہی تو
تاریخ ساز دن ہے
یہ ہی تو دن ہے ایسا
جو مایہ ناز دن ہے

ooo

اس دن ہی فضلِ حق نے
شمعِ وفا جلائی
اس دن ہی کو قیادت
قائد کی رنگ لائی

ooo

لاہور سے اسی دن
تحریک وہ اُٹھی تھی
بن کر دھنک جو سارے
عالم پہ چھاگئی تھی

ooo

Marfat.com

اس دن کو تم بھی بچو !
اب شان سے منانا
جذبے محبتوں کے
ماحول میں رچانا

○○○

اس دن کی یاد اپنے
دل میں بسائے رکھنا
ہر شمعِ آرزو کی
لو تم بڑھائے رکھنا

○○○

*

Marfat.com

"۱۴ اگست"

اس دن ہم آزاد ہوئے تھے
رنگِ طرب سے شاد ہوئے تھے
آزادی کے دیپ جلے تھے
سجے ہوئے سارے کوچے تھے
بچو! تم بھی دیپ جلانا
ہر دل کو خوشیوں سے سجانا
پاک وطن کا ذرہ ذرہ
سورج جیسا چمک رہا تھا
پاک وطن کی عظمت کو اب
بچو! ہر ہر گام بڑھانا

ooo

*

Marfat.com

"آزادی"

آزادی اک نعمت ہے
بچو! اس کی قدر کرو
وقت پڑے تو اس پر تم
جان سی شے بھی نذر کرو

ooo

آزادی وہ دولت ہے
مشکل سے جو ملتی ہے
اس پہ ہوئے اسلاف فدا
تب آزادی پائی ہے

ooo

آگ اور خوں سے گزرے ہیں
جب جاکر یہ پائی ہے
اُن کے لہو کی سرخی سے
نور ہے یہ رعنائی ہے

ooo

Marfat.com

اس کی حفاظت کرنا اب
کام تمہارا ہے بچو !
اس کے دم سے دنیا میں
نام تمہارا ہے بچو !

○○○

Marfat.com

"شہیدانِ حق کے نام"

۶/ستمبر ۱۹۶۵ء

جن کی ضربِ حق سے ٹوٹا ہے غرورِ برہمن
جن سے تازہ ہوگئی ہیں پھر روایاتِ کہن
راہِ حق میں جان دے کر رکھ لیا نامِ وطن
ہے تروتازہ اُنہی کے خوں سے ملت کا چمن

ارضِ پاکستان تیرے اُن جیالوں پر سلام
طارق و محمود کی زندہ مثالوں پر سلام

جو نہ لائے کثرتِ فوجِ عدو کو دھیان میں
جو خدا کا نام لے کر بڑھ گئے میدان میں
جو رہے سینہ سپر دن رات ہر طوفان میں
دل میں جن کے عزم تھا اور جوش تھا ایمان میں

ارضِ پاکستان تیرے اُن جیالوں پر سلام
طارق و محمود کی زندہ مثالوں پر سلام

دل میں وہ جوشِ شہادت تھا جو کم ہوتا نہ تھا
دشمنوں کے سامنے سرجن کا خم ہوتا نہ تھا
معرکوں میں سرنگوں جن کا "علم" ہوتا نہ تھا
جن کو تلواروں کے سائے میں بھی غم ہوتا نہ تھا

Marfat.com

ارضِ پاکستان تیرے اُن جیالوں پر سلام
طارق و محمود کی زندہ مثالوں پر سلام

جن کے عزم و استقامت کی جہاں میں دھوم ہے
جن کی ہمت جن کی جرأت کی جہاں میں دھوم ہے
ہر طرف جن کی شجاعت کی جہاں میں دھوم ہے
بہرِ حق جن کی شہادت کی جہاں میں دھوم ہے

ارضِ پاکستان تیرے اُن جیالوں پر سلام
طارق و محمود کی زندہ مثالوں پر سلام

وہ جوانانِ وطن وہ سرفروشانِ وطن
وہ مجاہد جن کے دم سے رہ گئی شانِ وطن
خود شجاعت جن پہ نازاں وہ نہالانِ وطن
جل رہی ہے جن کے دم سے شمعِ ایوانِ وطن

ارضِ پاکستان تیرے اُن جیالوں پر سلام
طارق و محمود کی زندہ مثالوں پر سلام

ooo

☆

Marfat.com

"راستہ ہے اب یہ پاکستان کی تعمیر کا"

تازہ خوں میں جذبۂ حبِ وطن بیدار ہو
ہر جواں ملت کے حق میں آہنی دیوار ہو
وقت پڑ جائے تو مرنے کے لئے تیار ہو

راستہ ہے اب یہ پاکستان کی تعمیر کا

روز وشب محنت کریں اس کی ترقی کے لئے
نذر کردیں جان ودل ہم اس کی ہستی کے لئے
وقف کردیں زندگی اس کی بلندی کے لئے

راستہ ہے اب یہ پاکستان کی تعمیر کا

عشق جو کہتا ہے اُس کو صدق دل سے مان لیں
ہم ضمیرِ وقت کی آواز کو پہچان لیں
یعنی ہم اپنے وطن کے دشمنوں کو جان لیں

راستہ ہے اب یہ پاکستان کی تعمیر کا

ooo

Marfat.com

"شاہراہِ کاہکشاں"

اک شاہراہِ کاہکشاں ہے مرا وطن
روشن سرزمین و زماں ہے مرا وطن
پھولوں سے اس کے رنگِ محبت ہے آشکار
ہے اس کے خار ، خار میں رنگینیٔ بہار
گلشن تو کیا ہیں دشت بھی ہیں اس کے لالہ زار
اک شاہراہِ کاہکشاں ہے مرا وطن
روشن سرزمین و زماں ہے مرا وطن
چہرے پہ اس کے حسنِ صداقت کی روشنی
اس کے ہر ایک ذرے میں رقصاں ہے زندگی
اس کے جلو میں روشنیٔ علم و آگہی
اک شاہراہِ کاہکشاں ہے مرا وطن
روشن سرزمین و زماں ہے مرا وطن
یہ اپنی کائنات ہے اپنی حیات ہے
یہ تلخیوں میں زیست کی قندونبات ہے
جلوؤں میں اس کے آج بھی رنگِ ثبات ہے
اک شاہراہِ کاہکشاں ہے مرا وطن
روشن سرزمین و زماں ہے مرا وطن

○○○

Marfat.com

"عزمِ جواں"

ساتھیو ! ہم نفسو عزمِ جواں لے کے چلو

تم ہی اس ملک کی تقدیر بنا سکتے ہو
اپنے احساس کی تصویر بنا سکتے ہو
ہر حسیں خواب کی تعبیر بنا سکتے ہو

ساتھیو ! ہم نفسو عزمِ جواں لے کے چلو

تم جو چاہو تو حسیں اور یہ منظر کر دو
خاک کے ذروں کو رشکِ مہ و اختر کر دو
اس کے ہر کوچے کو فردوس کا ہمسر کر دو

ساتھیو ! ہم نفسو عزمِ جواں لے کے چلو

تم یہ ناسازئ حالات بدل کر رکھ دو
دہر میں گردشِ آفات بدل کر رکھ دو
تیرہ بختی کے یہ لمحات بدل کر رکھ دو

ساتھیو ! ہم نفسو عزمِ جواں لے کے چلو

○○○

Marfat.com

"سوہنی دھرتی"

پاک وطن کی خاطر اب
جینا ہے اور مرنا ہے
مانگ میں سوہنی دھرتی کی
رنگ لہو سے بھرنا ہے

کھیتوں کی مٹی سے ہی
سونا خوب اُگانا ہے
اپنی محنت کے بل پر
تقدیریں چمکانا ہے

جذبوں کی سچائی کو
گیتوں میں مہکانا ہے
مہر بنا کر ذروں کو
دھرتی کو چمکانا ہے

اب اَسلاف کی راہوں پر
چلنا اور چلانا ہے
قوم کی کشتی ہر صورت
ہم کو پار لگانا ہے

ooo

Marfat.com

"چمکتی چاندی"

اے بہارِ وطن ، اے نگارِ وطن
روکشِ گلستاں ، لالہ زارِ وطن
تیرے ہونٹوں کی لالی مہکتی رہے
تیرے چہرے کی چاندی چمکتی رہے
لوحِ تقدیر تیری دمکتی رہے
اے بہارِ وطن ، اے نگارِ وطن
روکشِ گلستاں ، لالہ زارِ وطن
تیری دھرتی سے سونا اُگلتا رہے
تیرا ہر ذرہ ہیرے میں ڈھلتا رہے
تیرے کھیتوں کا سبزہ مچلتا رہے
اے بہارِ وطن ، اے نگارِ وطن
روکشِ گلستاں ، لالہ زارِ وطن
ہم ترے جان و دل سے طلبگار ہیں
ہم ترے دست و بازو ہیں تلوار ہیں
تیری عزت پہ مرنے کو تیار ہیں
اے بہارِ وطن ، اے نگارِ وطن
روکشِ گلستاں ، لالہ زارِ وطن

ooo

Marfat.com

"بہار آگئی"

اُٹھو ساتھیو ! پھر بہار آگئی
زمینِ وطن گُل کھلانے لگی
لو کھیتی ہری مُسکرانے لگی
مسرت کے نغمے سنانے لگی
اُٹھو ساتھیو ! پھر بہار آگئی
ثمر اپنی محنت کا یوں مل گیا
جراحت کا ہر چاک اب سل گیا
ہر ایک غنچۂ آرزو کھل گیا
اُٹھو ساتھیو ! پھر بہار آگئی
ہر اک لب پہ نغمے مچلنے لگے
چراغِ درو بام جلنے لگے
جو گمراہ تھے وہ سنبھلنے لگے
اُٹھو ساتھیو ! پھر بہار آگئی

Marfat.com

"ہمارا وطن"

دل کشی جس میں صبحِ ازل کی
دل بری جس میں کھلتے کنول کی
نغمگی سی مرصع غزل کی
کتنا پیارا ہمارا وطن ہے

آبشاروں کا جس میں ترنم
کوہساروں کا جس میں تکلم
چاندنی خود ہے جس کا تبسم
کتنا پیارا ہمارا وطن ہے

سندھ و سرحد کی جو آبرو ہے
وہ جو پنجاب کی آرزو ہے
جس میں شامل بلوچی نمو ہے
کتنا پیارا ہمارا وطن ہے

ooo

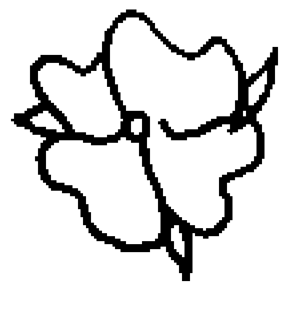

Marfat.com

"ارادے"

نقش ماضی کے سب مٹائیں گے
وہ شب و روز بھول جائیں گے
جب تلک بھی جئیں گے دنیا میں
ہم وطن ہی کے گیت گائیں گے
دھوپ میں اس کی کتنی ٹھنڈک ہے
لطف اس کا سدا اٹھائیں گے
جو زمینِ وطن سے سیکھا ہے
ساری دنیا کو وہ سکھائیں گے
ہم نگارِ وطن کے چہرے کو
اپنی چاہت سے اب سجائیں گے
ماہ وانجم سے روشنی لے کر
اس زمیں کو دلہن بنائیں گے
جب فضا میں بڑھے گی تاریکی
اپنے دل کے دیئے جلائیں گے
یہ تو اپنے وطن کی مٹی ہے
اپنے دل میں اسے بسائیں گے

Marfat.com

پھول تو پھول تیرے کانٹے بھی
اے وطن ہم گلے لگائیں گے
ہو سکے گا تو ہم تری خاطر
چاند تارے بھی توڑ لائیں گے
بات بگڑی خدا بناتا ہے
ہم خدا سے ہی لو لگائیں گے
میرے معبود کے کرم بچو!
ہر مصیبت میں کام آئیں گے
اُس کے الطاف ہر زمانے میں
ہر بلا سے ہمیں بچائیں گے
اُس کے در پر ہی سر جھکایا ہے
اُس کے در پر ہی سر جھکائیں گے

ooo

Marfat.com

"احساس کی زباں"

میرے احساس کی یہ زباں ہے
میرے جذبات کی ترجماں ہے
اس میں قائد کا حسنِ تدبر
فکرِ اقبال بھی ضوفشاں ہے
اس میں اُنس و محبت سے رہنا
یہ محبت بھرا گلستاں ہے
نفرتوں سے اسے پاک رکھنا
زندگی کا یہی اک نشاں ہے
صرصرِ غم سے اس کو بچانا
ایک اپنا یہی آشیاں ہے
منزلوں تک اسے لے کے چلنا
نکہت و نور کا کارواں ہے
یہ لہو سے لیاقت کے مہکا
اس لہو کا یہی راز داں ہے
توڑ دے شب کی خاموشیوں کو
صبح صادق کی یہ وہ اذاں ہے

OOO

Marfat.com

"سلسلہ رنگ و بو کا"

کتنا دلکش سماں ہے
زندگی مہرباں ہے
دور تک رنگ و بو کا
سلسلہ سا رواں ہے
تیرے لطف و کرم سے
یہ زمیں آسماں ہے
ذرہ ذرہ وطن کا
روکشِ کہکشاں ہے
تیرے ہونٹوں کی لالی
سرخیٔ داستاں ہے
اے وطن تیری خاطر
ہر نفس نغمہ خواں ہے

ooo

Marfat.com

"روشن روشن تارے"

یہ ہیں روشن ستارے زمیں کے
روشنی ان سے پھیلی جہاں میں
زندہ ہیں آج بھی یہ یقیں میں
ذکر ان کا ہے ہر داستاں میں

ooo

★
★
★
★

Marfat.com

"قائدِ اعظم"

جہد و عمل کا پیکر تھا وہ
اپنا ایسا رہبر تھا وہ

مردِ آہن قائدِ اعظم
دھرتی کا دھن قائدِ اعظم

عزم و یقیں کی دولت دی ہے
آزادی سی نعمت دی ہے

مردِ آہن قائدِ اعظم
دھرتی کا دھن قائدِ اعظم

روشن روشن پاک وطن ہے
اُس کی کوشش کا یہ فن ہے

مرد آہن قائدِ اعظم
دھرتی کا دھن قائدِ اعظم

ooo

Marfat.com

"علامہ محمد اقبال"

شعروں میں پیغام دیا
ذہنوں کو بیدار کیا
وہ اک سچا شاعر ہے

لہجے میں بے باکی ہے
ہر جذبہ افلاکی ہے
وہ اک سچا شاعر ہے

اُس نے جو بھی شعر کہے
دین کے موتی ہی رولے
وہ اک سچا شاعر ہے

دیس ہمارا خواب اُس کا
روشن سی تعبیر بنا
وہ اک سچا شاعر ہے

اُس کے فکر کی لالی ہے
نغموں میں جو ڈھالی ہے
وہ اک سچا شاعر ہے

فکر میں [illegible] زندہ ہے
مر کر بھی پائندہ ہے
وہ اک سچا شاعر ہے

○○○

Marfat.com

"شاہ بھٹائی"

سندھی ادب کا ایک عظیم شاعر

شاہ بھٹائی نام تھا جس کا
سندھ کا وہ اعلیٰ شاعر تھا

شعروں میں اُس کے جادو ہے
اپنی مٹی کی خوشبو ہے

اُس نے ادب سے کام لیا وہ
درسِ محبت اُس نے دیا وہ

دل میں سب کے دھڑکا ہے وہ
روح کا ایسا نغمہ ہے وہ

عشق خدا تھا اُس کا مسلک
زندہ اُس کا نام ہے اب تک

شعروں میں وہ زندہ رہے گا
نام بھٹائی مٹ نہ سکے گا

ooo

Marfat.com

"خوشحال خاں خٹک"

پشتو زبان کا ایک عظیم شاعر

شاعرِ مشرق سے بھی پہلے
ذہنوں کو بیدار کیا ہے
وہ سرحد کا اک شاعر تھا
نام اُس کا خوشحال خٹک تھا
اُس نے جو بھی شعر کہے ہیں
فن کے موتی اُس میں بھرے ہیں
غم جو اُس نے دل پہ سہے ہیں
شعروں میں وہ ڈھال دیئے ہیں

پشتو کے وہ شہ پارے ہیں
شعر نہیں ہیں انگارے ہیں

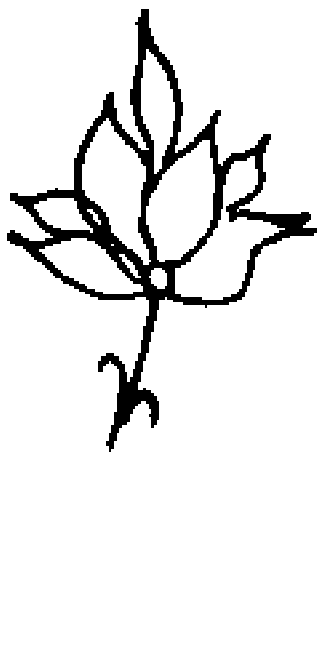

Marfat.com

"سچل سرمست"

وادی مہران کا ایک ہفت زبان شاعر

سندھ کی سرزمین میں بچو
کیسے کیسے بزرگ گزرے ہیں
جن کے اشعار دل میں لوگوں کے
جگنوؤں کی طرح چمکتے ہیں
ایک سچل تھا اُن بزرگوں میں
جو کہ صدق و صفا کا پیکر تھا
جس کے پیغام میں محبت تھی
وہ جو انسانیت کا رہبر تھا
ریگ زاروں میں سندھ کے جس نے
پھول خوش رنگ وہ کھلائے ہیں
رنگ جتنے چمن میں ہیں اپنے
مست سچل کے دم سے آئے ہیں
اُس نے افکار کی زمینوں پر
چاند سے لفظ رکھ دیئے لا کر

☆

Marfat.com

"علم کے چراغ"

جب جلے ہیں علم و دانش کے چراغ
چھٹ گئی ہیں جہل کی تاریکیاں
پھر قلم سے اپنے اہل علم نے
کی رقم فکرِ جواں کی داستاں

ooo

✳✳

Marfat.com

"نغمہ"

"اقراء روضۃ الاطفال"

ہر علم کا مخزن اقراء ہے
یہ محورِ دین و دنیا ہے

اک دولت حفظِ قرآں کی
ہم نے بھی یہاں سے پائی ہے
اک روشنی دینِ فطرت کی
سب ذہنوں میں لہرائی ہے

تہذیب کا یہ سرمایہ ہے
یہ محورِ دین و دنیا ہے

اس نور کے سائے سائے ہم
ہر ظلمت پر چھا جائیں گے
بوسنیا سے پھر بھارت تک
ہم حق کا علم لہرائیں گے

جب دھوپ بڑھے یہ سایہ ہے
یہ محورِ دین و دنیا ہے

Marfat.com

ہم نے تو جہاں بھی جب بھی کبھی
اقراء کا یہ پیغام دیا
پھر جہد و عمل کی راہوں میں
بس دولتِ دیں کو عام کیا

جی جان سے ہم کو پیارا ہے
یہ محورِ دین و دنیا ہے

OOO

Marfat.com

"مدرسۃ البنات"

جب مائیں اچھی ہوتی ہیں
تو قوم بھی اچھی ہوتی ہے
گلزارِ تمدن میں اس سے
خوشبوئے صداقت پھیلی ہے

ooo

یہ سوچ کے حاجی یوسف نے
اک مدرسے کی بنیاد رکھی
افکار کو جس سے نور ملا
اسلام کی ایسی خدمت کی

ooo

اب اس کو حاجی یوسف نے
خود اپنے لہو سے سینچا ہے
اور فاطمہ بی بی کا اس سے
اک جسم و جاں کا رشتہ ہے

ooo

افکارِ عقیلہ کے دم سے
یہ عزم و یقیں کی شمع جلی
اب گھر گھر اس کے چرچے ہیں
اس کی ہے اسی سے شان بڑھی

ooo

Marfat.com

ریحانہ کے علم و دانش نے
اس گلشن کو مہکایا ہے
قرآں کے سبق کی برکت سے
کیا نور یہاں پھیلایا ہے

○○○

اب دین اور دنیا دونوں کی
تعلیم یہاں دی جاتی ہے
کرتی ہے منور جو دل کو
جو ذہنوں کو مہکاتی ہے

○○○

ہے میری دعا بانی اس کے
تا حشر جہاں میں زندہ رہیں
اور علم کی خدمت کرنے کو
یہ علم صفت تابندہ رہیں

○○○

ان سب کو دین و دنیا میں
یوں خالق سرافراز کرے
یہ مرتبے ایسے کچھ پائیں
ہر اہلِ دانش ناز کرے

○○○

Marfat.com

ہر طالبہ ملت کی خاطر
نذرانۂ جاں خود پیش کرے
وہ پیروِ صدیقہ ہوکر
خولہ کی پھر تصویر بنے

ooo

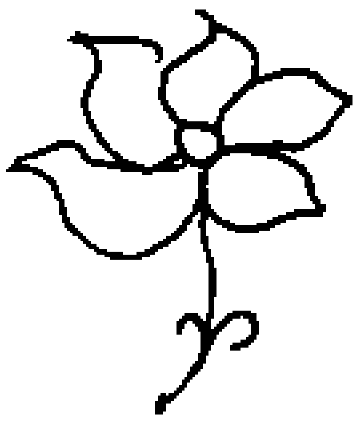

Marfat.com

"نغمہ"

"اقراء روضتہ الاطفال"

یہ "اقراء" دین کا مکتب ہے
اک درس گہہ وحی رب ہے
قرآن پڑھایا جاتا ہے
ذہنوں کو جگایا جاتا ہے
فرقان خدا کی عظمت کا
احساس دلایا جاتا ہے
یہ "اقراء" دین کا مکتب ہے
اک درس گہہ وحی رب ہے
تعلیم کی دولت ملتی ہے
استادوں کی شفقت ملتی ہے
اس منزلِ درسِ قرآں میں
ذہنوں کو بلوغت ملتی ہے
یہ "اقراء" دین کا مکتب ہے
اک درس گہہ وحی رب ہے

Marfat.com

یہ مرکزِ حفظِ قرآں ہے
تجوید یہاں پر آساں ہے
قرأت کا سبق ملتا ہے یہاں
یہ مکتب درسِ ایماں ہے

یہ "اقراء" دین کا مکتب ہے
اک درس گہہ وحی رب ہے

000

Marfat.com

"جامعہ ابی بکر"

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

یہ جامعہ منسوب ہے
اک پیارے پیارے نام سے
صدیق جو ثابت ہوئے
سرکار کے ارشاد سے

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

سچائی کے پیکر یہاں
کرتے ہیں کسبِ علم و فن
صدق و صفا کے نور سے
کرتے ہیں روشن جان و تن

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

آتے ہیں ہر اک ملک سے
طالب یہاں پر علم کے
جن میں اخوت کی جھلک
آتی ہے اس ماحول سے

Marfat.com

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

بولی عرب کی ہی یہاں
سب بولتے ہیں روز و شب
لگتا ہے طالب آئے ہیں
جیسے عرب سے سب کے سب

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

دین اور دنیا کی یہاں
تعلیم پاتے ہیں سبھی
قرآن و سنت کی یہاں
تبلیغ ہوتی ہے نری

یہ جامعہ بی بکر ہے
ہم کو تو اس پہ فخر ہے

OOO

Marfat.com

"سرسید کالج"

تیرے دیوار و در جگمگا دیں گے ہم
اپنی چاہت سے تجھ کو سجادیں گے ہم
تجھ کو جنت بداماں بنادیں گے ہم

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

تجھ سے سیکھے ہیں جو زندگی کے چلن
دھوپ میں زندگی کی ہیں سایہ فگن
مٹ گئی ہے دلوں سے سفر کی تھکن

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

تربیت پر تری ناز دنیا کو ہے
باہنر تونے کتنے وطن کو دیئے
تیری عظمت جہاں میں ہویدا بھی ہے

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

نامِ نامی سے سید کے منسوب ہے
اس لئے اہلِ دانش میں محبوب ہے
علمیت سے تری جہل محجوب ہے

Marfat.com

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

تجھ سے پھوٹی ہے جو آگہی کی کرن
جس سے روشن ہے ہر علم کی انجمن
تونے بخشا ہمیں فکر کا بانکپن

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

تیری ہی تربیت کا یہ فیضان ہے
آج جو کچھ ہیں ہم تیرا احسان ہے
تو ہماری محبت کا عرفان ہے

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

روشنی لے کے تیری جہاں جائیں گے
ہم الگ دور سے ہی نظر آئیں گے
تیری پہچان ہم ہی تو کہلائیں گے

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

چاند سی اس زمیں کو نہ بھولیں گے ہم
اس ستارہ جبیں کو نہ بھولیں گے ہم
اس فضائے حسیں کو نہ بھولیں گے ہم

Marfat.com

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

راحیلہ کے تو خوابوں کی تعبیر ہے
فکرِ الطاف کی تجھ میں تنویر ہے
اُن کے جہد و عمل کی تو تصویر ہے

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

امِ سلمٰی کی تجھ میں ذکاوت بھی ہے
آمنہ ، عاتکہ کی فراست بھی ہے
تو نسیم و امینہ کی چاہت بھی ہے

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

تو بصارت نہیں اب بصیرت بھی ہے
اہلِ دل کے لئے نور و نکہت بھی ہے
ملک و ملت کی تو اک ضرورت بھی ہے

دھوپ میں سائباں کی طرح سے ہے تو
مہرباں ایک ماں کی طرح سے ہے تو

OOO

★

Marfat.com

پھٹ جائیں ہمیشہ کے لئے درد کے سائے
اللہ الم کی کوئی ساعت نہ دکھائے

Marfat.com

(دعا) "رافع کے نام"

اللہ کے احکام پہ چل کے دنیا میں تو نام کرے
پیارے نبی کی پیاری باتیں دنیا میں تو عام کرے
میری دعا ہے تیرے لئے تو دین کی خاطر کام کرے
جنت کی کلیوں کو جس نے دنیا میں مہکایا ہے
اُس اک ذات کا تیرے سر پہ رافع پیارا سایا ہے
پاک وطن کو تیرے دم سے دنیا میں توقیر ملے
جہل کی ظلمت سب چھٹ جائے علم کی وہ تنویر ملے
دھندلے دھندلے خوابوں کو بھی روشن سی تعبیر ملے
جنت کی کلیوں کو جس نے دنیا میں مہکایا ہے
اُس اک ذات کا تیرے سر پہ رافع پیارا سایا ہے
ہم نے کتنے ارمانوں سے رافع تجھ کو پالا ہے
ہم نے شریعت کے سانچوں میں رافع تجھ کو ڈھالا ہے
تو ہی ہمارا چاند ہے رافع ، تو ہی ہمارا ہالہ ہے
جنت کی کلیوں کو جس نے دنیا میں مہکایا ہے
اُس اک ذات کا تیرے سر پہ رافع پیارا سایا ہے
تاجِ وطن کا لعل درخشاں بن کے جہاں میں تو چمکے
پھولوں کی صورت اس دنیا میں ہر ساعت ہر پل مہکے
دل اُس کا کھل جائے خوشی سے جو کوئی تجھ کو دیکھے

Marfat.com

جنت کی کلیوں کو جس نے دنیا میں مہکایا ہے
اُس اک ذات کا تیرے سر پہ رافع پیارا سایا ہے

انسانوں کی دنیا میں تو انسانوں کے کام آئے
تو اپنی سیرت سے دنیا بھر میں اُلفت پھیلائے
جس کی لہروں پہ آکر ہر دیپ جفا کا بجھ جائے

جنت کی کلیوں کو جس نے دنیا میں مہکایا ہے
اُس اک ذات کا تیرے سر پہ رافع پیارا سایا ہے

○○○

Marfat.com

"گڑیا"

اپنی گڑیا کو دلہن بنائیں گے ہم
مانگ میں کہکشاں کو سجائیں گے ہم
دف بجائیں گے ، نغمات گائیں گے ہم
اپنی گڑیا کو دلہن بنائیں گے ہم

اپنی گڑیا تو جس گھر میں بھی جائے گی
نُور چاہت کا اُس گھر میں پھیلائے گی
پھول بن کر فضاؤں کو مہکائے گی
اپنی گڑیا کو دلہن بنائیں گے ہم

اپنی گڑیا پہ اللہ کا احسان ہے
اس کے کردار میں نورِایمان ہے
رہنما اس کی سیرت کا قرآن ہے
اپنی گڑیا کو دلہن بنائیں گے ہم

Marfat.com

"عرضِ احوال"

ذہن میرا بہت پریشاں ہے
جس کو دیکھو وہی ہراساں ہے

ہر طرف اک اُداسی چھائی ہے
موت نے اک دکاں سجائی ہے

رقصِ ابلیس ہو رہا ہے یہاں
سب کا ایمان سو رہا ہے یہاں

مسجدوں سے دھواں سا اٹھتا ہے
رقص گاہوں میں شور برپا ہے

گولیاں ہر طرف سے چلتی ہیں
چاہتیں اپنا رخ بدلتی ہیں

بھائی ۔ بھائی کے خوں کا پیاسا ہے
یہ محبت نے روپ دھارا ہے

روشنی بھی اگر چمکتی ہے
وہ بھی خوں رنگ سہمی سہمی ہے

Marfat.com

موت کا ہر طرف اندھیرا ہے
خوں میں ڈوبا ہوا سویرا ہے

چاندنی بھی نظر میں چبھتی ہے
چوٹ سی جیسے دل پہ پڑتی ہے

کتنے چہرے بجھے سے ہیں
کتنی آنکھوں میں رت جگے سے ہیں

ہر گلی ، کوچہ کوئے قاتل ہے
آج گھر گھر میں رقصِ بسمل ہے

شاہراہوں پہ خون بہتا ہے
وہ یہ اپنی زباں میں کہتا ہے

اب تو مالک مرے کرم کر دے
اپنی چاہت سے سب کا دل بھر دے

نُورِ ایماں کا دل میں یوں بھر دے
دور شیطاں کے جال سے کر دے

Marfat.com

پھولوں کی انجمن

دل بھی دھڑک رہا ہے اور آنکھ میں ہیں آنسو
محوِ دُعا ہے کوئی پھولوں کی انجمن میں
اک کیفِ سرمدی ہے چھایا ہوا فضا پر
نغمہ سرا ہے کوئی پھولوں کی انجمن میں

Marfat.com

"حمدِ باری تعالیٰ"

"حمد" میری کتاب "پھول مسکرائے" کی پہلی نظم ہے۔ بچو! یہ بات تو آپ کے علم میں ہوگی کہ "حمد" اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف کا نام ہے۔ جب بھی ہم اپنے کسی (اچھے) کام کا آغاز کرتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے خالق ومالک کی تعریف کرتے ہیں۔ اس تعریف کی وجہ بھی بڑی زبردست ہے کیونکہ اللہ نے ہمیں پیدا کیا اور ہمیں اپنی زندگی گزارنے کے لیے اپنی بہترین نعمتوں سے نوازا۔ اس بات کا تقاضہ ہے کہ ہم اپنے رب کی تمام کائنات پر غور کرنے کے بعد دن رات اُسی کی تعریف کو اپنا سب سے پہلا مقصد بنالیں تاکہ وہ ہمیں تمام برائیوں سے محفوظ فرما دے۔ کیوں کہ ایک دن، (قیامت) آنے والا ہے۔ اس سے قبل دنیا کی ہر شے فنا ہو جائے گی۔ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات باقی رہے گی۔ آیئے عہد کریں کہ جب تک زندہ ہیں اسی پیارے اللہ کی عبادت کریں گے اور اُس کے احکام کے مطابق اپنی پوری زندگی گزاریں گے۔

"مہربان آقا"

بچو ہمارا اور آپ سب کا آقا اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمارے آقا کی سبحان اللہ کیسی پیاری صفت ہے کہ وہ اپنی مخلوق پر بڑا مہربان ہے اگر ہمارا آقا ہم پر رحم نہیں کرتا تو کبھی بھی ہماری بخشش نہیں ہو سکتی تھی کیونکہ ہم ایسے خطاکار ہیں کہ دن رات بغیر سوچے سمجھے خطائیں کیے جاتے ہیں۔ ہمیں ہمارے آقا نے عقل وشعور عطا فرمایا تاکہ ہم اس بات پر غور کریں کہ ہم سے غلطیاں ہوگئیں اور بخشش کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس لیے فوری طور پر سچے اور پکے دل سے توبہ کرلیں۔ وہ مہربان آقا توبہ قبول فرما کر معاف کر دیتا ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ "سب کا مالک وآقا اللہ تعالیٰ ہے"

Marfat.com

"مشکل کُشا"

بچو! اس جملے پر خوب غور کریں کہ "اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے" ہر مخلوق کی ضرورت کون پوری کرتا ہے؟ اور کون مشکلات کا خاتمہ کرتا ہے؟ میرے تمام پیارے پیارے بچے پکار اٹھیں گے کہ ضرورت صرف اللہ پوری فرماتا ہے اور مشکل کُشا بھی صرف اللہ ہے۔ آپ کا یہ جواب آپ کو سچا اور پکا ثابت کرتا ہے۔ بچو ہم سائل ہیں (سوال کرنے والے) اور اللہ ہمارے سوالوں کو پورا فرمانے والا ہے۔ بُرے سے بُرے حالات کو سدھارنے والا صرف اللہ ہے اور اندھیرے راستے سے بچا کر سیدھے راستے کی طرف لے جانے والا بھی اللہ ہے۔ نظم کے دو بند میں دو بڑے نبیوں کا ذکر ہے۔ آپ نبیوں کی عظمت اور اُن کی محنت کو اچھی طرح سمجھ لیں اس لئے میں نے نثر میں مختصر کر کے آسان زبان میں اُن کے وہ واقعات لکھے ہیں۔ جن کا نظم میں تذکرہ ہے۔

بچو! حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے خلیل کہلاتے ہیں۔ انہیں اللہ کے فضل و کرم سے ابوالانبیاء کا درجہ حاصل ہوا۔ کیونکہ زیادہ تر انبیاء کرام آپ کی نسل سے پیدا ہوئے۔ یہاں تک کہ خاتم النبین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ اعلیٰ بھی ابراہیم علیہ السلام ہی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بت پرستوں میں پیدا فرمایا تھا۔ خود آپ کا باپ آذر بھی بت پرست تھا۔ حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کو بت پرستی سے روکا اور اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا تمام کائنات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اسی لئے عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ اسی لئے آپ نے ایک موقع پر اُن کے بتوں کو توڑ دیا (اس بات میں یہ مصلحت تھی کہ وہ اس واقعے کے بارے میں آپ سے پوچھیں) اُن بت پرستوں نے اپنے بتوں کی یہ حالت دیکھی تو کہنے لگے کہ ہو نہ ہو یہ آذر کے بیٹے کا کام ہے۔ چنانچہ انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو بلایا اور اُن سے سوال کیا کہ ہمارے ان بتوں کو تم نے توڑا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ "بڑے بت کے کاندھے پر کلہاڑا رکھا ہے

Marfat.com

اسی سے پوچھو یہ حرکت اسی نے کی ہوگی" چونکہ اُن بت پرستوں کو بھی یہ معلوم تھا کہ یہ بت بے جان ہیں اور انہیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس لئے یہ بول نہیں سکتے ۔ یہ تمام باتیں سوچ کر اُنہوں نے شرمندگی سے سر جھکالیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ تمہیں تو معلوم ہے یہ بول نہیں سکتے تو ان کافروں کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ پھر تم ان کی عبادت کیوں کرتے ہو ۔آپ نے یہ فرمایا اور وہاں سے تشریف لے گئے ۔ یہ تمام کافر اپنے بادشاہ نمرود کے پاس گئے ۔اسے سارا واقعہ بتایا اور سب نے مل کر مشورے سے ایک سازش تیار کی کہ آپ کو آگ میں جلا دیا جائے ۔ پوری قوم نے لکڑیاں جمع کیں اور سب نے مل کر سات دن تک آگ کو دھونکا۔ شعلے بہت اونچے ہو گئے تھے اس لئے اُنہوں نے شیطان کے مشورے پر ہنڈولے سے ملتی جلتی منجنیق بنوائی تاکہ آپ کو اس میں بٹھا کر آگ میں پھینک دیا جائے ۔ فرشتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدد کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا" مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے ۔وہ میرا حال دیکھ رہا ہے" جب آپ کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہو جا ابراہیم کے حق میں (یعنی نہ ایسی گرم رہ جس سے جلنے کی نوبت آئے اور نہ بہت ٹھنڈی برف ہو جا کہ اس کی ٹھنڈک سے تکلیف پہنچے)۔

نوٹ:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ۷ دن تک اس آگ پر رہے (جو گلزار ہو چکی تھی) آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اپنی تمام عمر میں کبھی ایسی راحت نہیں ملی جتنی ان سات دنوں میں حاصل ہوئی۔

دیکھا بچو یہ بات ثابت ہو گئی کہ اللہ ہی مشکل کشا ہے ۔وہ رب ہی سب کی ضرورتوں کو پورا فرماتا ہے ۔اب دوسرا واقعہ حضرت نوح علیہ السلام کا ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کو ۱۰۰۰ سال کی عمر عطا فرمائی تھی اور آپ نے اپنے رب کے حکم پر ۹۵۰ سال تبلیغ فرمائی ۔آپ نے اپنی قوم کو توحید کی طرف دعوت دی لیکن اُن کی قوم نے اُن کی بات نہ مانی بلکہ آپ کو طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں یہاں تک کہ تکالیف کی

Marfat.com

شدت سے آپ بے ہوش ہو جاتے لیکن ہوش میں آنے کے بعد اُسی استقلال کے ساتھ تبلیغ فرمانے لگتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے کہ "یہ بے وقوف اور جاہل ہیں تو انہیں معاف فرما" ۔ایک کے بعد دوسری قوم آتی رہی اور آپ اُنہیں حق کی دعوت دیتے رہے لیکن بہت کم لوگوں نے حق کی دعوت کو قبول کیا ۔اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کا صبر دیکھا تو آپ کی مدد فرمائی تاکہ اس ظالم قوم سے آپ کو نجات مل جائے ۔اللہ کے حکم پر آپ نے بہت بڑی کشتی بنائی ۔یہ کشتی جہاز کی طرح تھی اس کی لمبائی ۳۰۰ گز ،چوڑائی ۵۰ گز اونچائی ۳۰ گز تھی ۔اس جہاز کی تین منزلیں تھیں جب یہ جہاز بن گیا تو حضرت نوح علیہ السلام کے گھر کے تنور سے اللہ کے حکم سے پانی ابلنے لگا ۔حضرت نوح علیہ السلام نے پالتو جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی جہاز میں چڑھا دیا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ ایمان والے جو اس جہاز میں سوار ہوئے اُن کی تعداد ۸۰ تھی جس میں حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹے سام، حام، یافث اور اُن کی تین بیبیاں تھیں ۔چوتھا بیٹا نافرمان ہو گیا اور کفار کے ساتھ رہ کر طوفان میں غرق ہوا کیونکہ اللہ کے حکم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برس رہی تھی اور زمین سے چشمے اُبل پڑے تھے جو جہاز میں تھے وہ محفوظ رہے باقی تمام کفار اس طوفان میں ڈوب کر ختم ہو گئے ۔یہ جہاز جب بیت اللہ کے مقام پر پہنچا تو اس جہاز نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے ۔جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا تو بارش کا تمام پانی زمین نے نگل لیا ۔حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ۱۰ رجب المرجب کو چلنی شروع ہوئی تھی اور ۱۰ محرم الحرام کو اللہ کے حکم سے کوہِ جودی پر ٹھہر گئی ۔حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں نے اُس دن روزہ رکھا تھا۔

اب بچو غور کرو کہ مدد کرنے والا اللہ کے علاوہ کون ہے اس لئے صرف اللہ تعالیٰ سے لو لگانی چاہئے ۔بس اس بات کو ذہن میں بٹھا لو کہ جب تم اللہ کو سچے دل سے یاد کرو گے تو کوئی غم، پریشانی اور بیماری باقی نہیں رہے گی۔

Marfat.com

"نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم"

" نعتِ رسول" دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف کا ایک پیارا انداز ہے ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ننانوے نام ہیں ۔ جن میں دو نام محمد اور احمد میں نے اپنی نعت میں لکھے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، ہم اُن کی امت میں ہیں ۔ وہ ایسے عظیم انسان ہیں جن کی عظمت کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود دی ہے ۔ ہمیں اُسی پیارے نبی کے راستے پر چلنا چاہئے ، اسی میں ہماری نجات ہے کیونکہ اتباعِ رسول اور اطاعتِ رسول کی قرآن میں بار بار تاکید آئی ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب العالمین سے دعا کی تھی کہ " میری نسل سے ایک ایسا نبی پیدا فرما، جو ان کو ناپاکیوں سے پاک کر دے ۔ کتاب پڑھ کر سنائے اور حکمت کی باتیں سکھائے " اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ناپاک معاشرہ کو پاک فرما دیا تھا ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشخبری سنائی تھی ۔ آپ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی مضبوط دلیل بن کر سامنے آئے ۔ آیئے پیارے بچو اللہ سے عہد کریں کہ ہم جب تک زندہ ہیں ۔ مسلمان بن کر زندہ رہیں گے اور اپنے پیارے نبی کی سنتوں پر عمل کرنا اپنا فرضِ اولین سمجھیں گے ۔

"شہر مکہ"

مکۃ المکرمہ کو " اُم القریٰ " (بستیوں کی ماں) کہا جاتا ہے کیونکہ یہ شہر تمام شہروں سے عظیم ہے ۔ اس کی عظمت کا راز یہ ہے کہ یہاں بیت اللہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان اور عظمت والا ہے ۔ اسی طرح اُس کے گھر کی بھی نرالی شان ہے ۔ اس گھر میں داخل ہونے کے بعد ایمان وسکون کی عظیم دولت انسان کو ملتی ہے ۔ البتہ اخلاص (خلوص و محبت) شرط ہے ۔ تمام دنیا کے مسلمان یہاں ہر سال حج کے موقع پر آتے ہیں ۔ بیت

Marfat.com

اللہ کی تو سبحان اللہ عظمت اپنی جگہ اولیت رکھتی ہے لیکن شہرِ مکہ کی ہر گلی اور کوچہ بھی نورانی نظر آتا ہے، یہاں پہنچ کر رنگ و نسل کا فرق مٹ جاتا ہے۔اس شہر میں پہنچ کر صرف اللہ کی محبت اور عظمت یاد رہتی ہے۔یہاں کے نورانی صبح و شام دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جنت میں آگئے۔

"شہرِ مدینہ"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے حکم پر نبوت کے تیرھویں سال میں مکہ سے یثرب کی طرف روانہ ہوئے تھے۔لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس شہر میں داخل ہوئے تو اس شہر کو مدینتہ النبی، مدینتہ الرسول اور مدینۂ منورہ کہا جانے لگا، اس شہر کو انہی مبارک ناموں سے پکارا جاتا ہے اب پرانا نام نہیں لیا جاتا۔اس شہر میں مسجدِ نبوی موجود ہے۔اسی مسجد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ مبارک ہے اس شہر کی گلی گلی، کوچہ کوچہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی محسوس ہوتی ہے، یہ محبت کی باتیں ہیں۔دل کی آنکھوں سے کبھی خود کو انسان بیت اللہ میں موجود پاتا ہے اور کبھی مسجد نبوی میں، دل بار بار مکۂ معظمہ اور مدینۂ منورہ جانے کی خواہش کرتا ہے۔

"ارکانِ دین"

بچو ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔مسلمان صرف نام سے نہیں عمل سے بنتا ہے۔آپ کو دائرۂ اسلام میں داخل ہونا ہے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی سب سے پہلے دینی ہوگی۔پھر اللہ کے حکم کے مطابق پانچوں وقت کی نمازوں کی پابندی (لڑکوں کے لئے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک مہینے کے روزے اسی طرح رکھنا جس طرح رب کا حکم ہے (یعنی تمام برائیوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر نماز روزے کی پابندی کرنا) زکوٰۃ پوری پوری ادا کرنا۔حج کے لائق رقم جمع ہو جائے تو

Marfat.com

حج کرنا (ایسا نہ ہو کہ اس رقم سے پہلے گاڑی خرید لیں یا کوئی اور آسائش والی ضرورت پوری کر لیں) مردوں کو جہاد کرنا اور دوسروں کو جہاد کی طرف راغب کرنا بھی ضروری ہے۔ آج کے بچے کل کے نوجوان بن جائیں گے۔ اس لئے اسی عمر سے خود کو اللہ کے احکام کا پابند بنا لو تاکہ آنے والا کل تمہارے لئے پریشانی کا باعث نہ ہو کیونکہ تمام ارکانِ اسلام کو سمجھنا اور پھر اُن پر عمل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

"قرآنِ پاک اور راہِ حق"

قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ۲۳ سال چند ماہ میں نازل ہوئی۔ قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام احکامات سے ہمیں آگاہ کیا۔ دین و دنیا کے بارے میں ہر بات کھول کھول کر بیان فرما دی۔ کن باتوں کو اللہ پسند فرماتا ہے اور کن باتوں کو ناپسند فرماتا ہے، ہمیں بتا دیا گیا۔ دین و دنیا کی کامیابی کے راز کو بھی خوب اچھی طرح سمجھا دیا۔ قرآن کی تلاوت کرنا۔ اس کو سمجھنا۔ دوسروں تک اس کو پہنچانے میں بھی عبادت کا درجہ دیا گیا۔ بچو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو کہ جس نے اللہ کے اس کلام کو دل میں اتار لیا۔ اُس نے خود کو جنت کے راستے کا مسافر بنا لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہمیشہ ہمیں اپنی نگاہ میں رکھنی چاہیئے، آپ کی سیرتِ پاک قرآنِ مجید کا مکمل نمونہ تھی آپ کی پیروی کرنے والے ہی اللہ کے پسندیدہ بندے کہلاتے ہیں۔

"اہلِ علم"

ہمارا معبودِ حقیقی علیم ہے۔ اس لئے علم سے محبت رکھنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے تحصیلِ علم کی اہمیت پر بہت زور دیا اور فرمایا کہ "علم حاصل کرو ماں کی گود سے لے کر قبر تک" یعنی علم حاصل کرنے کی مدت صرف موت کی سرحد پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس لئے بچو ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

(پیارے نبی) کا کہنا ماننا چاہیئے کیونکہ علم انبیاء کی میراث ہے۔آج کل رجحان یہ ہے کہ دنیاوی علوم حاصل کرنے کے لئے بچے دن رات معروف رہتے ہیں لیکن دینی علم کی طرف توجہ نہیں دیتے بعض بچوں کے والدین اُنہیں دین کا علم سکھاتے ہیں لیکن ایسے والدین اور بچوں کی تعداد بہت کم ہے۔بچو اللہ کی نظر میں اپنے درجات بلند کرنے ہیں اور اُس کا پیارا بندہ بننا ہے۔تو دینی علم کی طرف خصوصی توجہ دیں اللہ رب العزت بھی آپ کی طرف نظر رحمت فرمائے۔

"نظامِ مصطفیٰ"

قرآن مجید کے سلسلے میں، میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی تھی۔ہمارے پیارے نبی نے وہ تمام کام اپنی پوری حیاتِ طیبہ میں کیئے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اور جن کاموں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا۔وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں کیئے۔ہمیں اللہ تعالیٰ اتباعِ رسول کا حکم فرماتا ہے لیکن ہم اللہ کے دشمنوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہیں۔(اسی بات میں ہماری بربادی کا راز ہے) وہ نظام جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا۔ہم اُسی نظام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نام پر "نظامِ مصطفیٰ" کے نام سے یاد کرتے ہیں، محنت اور جدوجہد اللہ کو پسند ہے۔آؤ بچو عہد کریں کہ ہم شریعتِ اسلامیہ پر چل کر نظامِ مصطفیٰ (ان شاءاللہ) ضرور قائم کریں گے تاکہ ہم اللہ اور اس کے رسول کے سچے وفادار بن جائیں۔

"رزقِ حلال"

رزقِ حلال ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ رزقِ حرام کھانے والوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔خواہ وہ اُس رزق کو حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی محنت کیوں نہ کریں۔رزقِ حرام کھانے کی وجہ سے انسان کا دل اتنا سخت ہو جاتا

Marfat.com

ہے کہ وہ اللہ کا حکم ماننے کی بجائے اللہ کا نافرمان بن جاتا ہے۔ جو حلال رزق کھاتے ہیں اُن کے دل چونکہ نرم ہوتے ہیں اس لئے وہ زندگی کا ہر قدم اللہ کے حکم سے اُٹھاتے ہیں اس کے بڑے فوائد ہیں۔ جیسا میں نے مختصر طور پر آپ کو بتادیا، بس ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ رزقِ حرام سے محبت کرنے والے اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رزقِ حرام کی طرف توجہ کر کے اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کو مول لیا۔

"جنّت محل"

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں اور بندیوں کے لئے جنت بنائی ہے۔ جس میں خوبصورت محلات، انواع واقسام کی نعمتیں، خوبصورت مناظر دلکش نہریں موجود ہوں گی۔ جنہوں نے دنیا میں اللہ کے قانون کو پڑھا اور اُس پر عمل کیا۔ وہ اُس جنت کا وارث قرار پائے گا (قرآن مجید پر غور کرنا۔ ترجمہ پر نظر رکھنا۔ کچھ سمجھ میں نہ آئے تو کسی عالمِ دین سے پوچھنا۔ پھر دل کی رضامندی کے ساتھ اُن احکامات پر عمل کرنا)) بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو اور ہمیں ہدایت عطا فرمائے اور قرآن مجید پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان فرما دے۔ آمین!

"شوقِ جہاد"

کفر کی ظلمتوں کے خاتمے کے لئے اللہ کے احکامات پر چل کر جہاد کا شوق اور لگن دل میں پیدا کی جاتی ہے۔ پھر اپنی جان اور مال کی قربانی اللہ کی راہ میں دی جاتی ہے تاکہ اندھیرے دور ہو جائیں اور ایمان کی روشنی ہر طرف پھیل جائے۔ شوق جہاد میں خلیفۂ اول کے دور کا تذکرہ ہے۔ جب حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چند سوالات کرنے کے بعد شام کی طرف اسلامی فوجوں کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوشی سے آپ کو اجازت دی

Marfat.com

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ شام میں بیمار پڑ کر وفات پا گئے لیکن بچو آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت بلال کی خواہش کیا تھی۔ آپ کو یقیناً اس بات کا پتہ ہو گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"۔

"مجاہد"

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو مجاہد کہتے ہیں۔ مجاہد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے۔ پوری قوم کی نظریں مجاہدین پر لگی ہوتی ہیں کیونکہ ایک طرف تو وہ سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ دوسری طرف کفر کی تمام طاقتوں کو کچل کر پوری مسلم امت کی حفاظت کرتے ہیں۔ مجاہدین کی عظمت اور محنت کی وجہ سے اسلامی حکومتوں کا رعب غیر مسلم حکومتوں پر قائم ہو جاتا ہے ملک و قوم کو مجاہدین اللہ کی مدد سے تمام برے حالات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے مجاہد کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا وفادار ہوتا ہے اور برے سے برے حالات میں بھی خوف اور غم کو اپنے دل میں جگہ نہیں دیتا۔ اُن کی محنت اور مسلسل جہاد کی وجہ سے پوری قوم مجاہدین کی عزت کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو ایسا ہی بنائے۔ آمین!

"اسلام کے سپاہی"

"اسلام" اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے، جن بندوں کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے وہ اُس کے دین سے بھی محبت کرتے ہیں۔ وہ جیتے ہیں اللہ کی خاطر اور مرتے ہیں اللہ کی خاطر۔ جو اللہ اُس کے رسول اور اُس کے دین کے دشمن ہوتے ہیں۔ یہ اسلام کے سپاہی اُس کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور جو اللہ اُس کے رسول اُس کے دین سے محبت کرتے ہیں۔ یہ اسلام کے سپاہی اُس کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ اُن کے عزم اور یقین کے آگے تمام اسلام دشمن طاقتیں ریت کے ذروں کی طرح بکھر جاتی ہیں۔ یہ صراطِ مستقیم پر چلنے والے سپاہی کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرتے ہیں۔ یہ دنیاوی شہرت کے لئے زندہ نہیں رہتے بلکہ اللہ کی رضا کے لئے زندہ رہتے ہیں اسی لئے یہ اسلام کے سپاہی کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

"گھاٹے کا سودا"

خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے دور میں ربیع الاول ۱۲ھ میں جنگِ یمامہ عقرباء کے مقام پر لڑی گئی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' مسلمانوں کے سپہ سالار تھے۔آپ کے مقابلہ پر جھوٹا مدعی نبوت مسیلمۂ کذاب تھا۔یہ حق و باطل کا زبردست معرکہ تھا۔اس جہاد میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی لیکن اللہ کی راہ میں بارہ سو مسلمان شہید ہوئے۔شہداء میں تین سو ستر صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور حفاظِ قرآن بھی تھے (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' محمد حسین ہیکل ص ۲۴) سات ہزار بنی حنیفہ (مسیلمۂ کذاب کے ماننے والے) قتل ہوئے۔مسیلمۂ کذاب حضرت وحشی بن حرب کے ہاتھوں ہلاک ہوا۔حضرت عمار بن یاسر بھی زخمی ہوگئے تھے۔مسلمانوں کے حوصلے بڑھا رہے تھے۔آپ نے ترکِ جہاد کو قرآن وسنت کی روشنی میں گھاٹے کا سودا قرار دیا۔

"شہید کا درجہ"

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کو جنگ موتہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کے لقب سے نوازا تھا۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں حضرت خالد بن ولید نے کفر کے خلاف بہت سے معرکوں میں نمایاں کردار ادا کیا۔خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ' کے دور میں آپ نے عراق فتح کرکے آتش پرستوں کے دلوں کو دہلا کر رکھ دیا تھا۔مسیلمۂ کذاب اور طلیحہ بن خویلد (جھوٹے نبی) کے خلاف آپؓ نے جہاد کے معرکوں میں دشمنوں کے ہوش اڑا دیئے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں آپ نے شام کے علاقے میں تمام معرکوں میں عیسائیوں کے مقابلے میں زبردست فتوحات حاصل کیں۔آپ صحابیِ رسول تھے۔جہاد فی سبیل اللہ میں آپ نے بڑا نام پیدا کیا۔آپ کی دلی تمنا تھی کہ لڑتے لڑتے حق کے کسی معرکہ میں شہید ہو جاؤں لیکن آپ ہر معرکہ میں غازی ہی

Marfat.com

رہے ۔شہادت کی تمنا لئے جلیل القدر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ۔اسی بات سے شہادت کے درجہ کا پتا چلتا ہے کہ "شہادت کتنی عظیم ہے"

"سوار اور سواری"

اس نظم میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے پیارے نواسے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ظاہر کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے کتنا پیار فرماتے تھے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم خلوص و محبت کا ایک عظیم پیکر تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ کو بھی ظاہر فرما دیا تھا۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبے کو ظاہر فرمایا۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسلام کی اُن عظیم شخصیات سے محبت کرنے کی اور اُن کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔آمین!

"پہلی منزل"

دنیا ختم ہو جانے والی ہے اسی طرح ہماری زندگی بھی ختم ہو جانے والی ہے ہمیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اس لئے بھیجا ہے تا کہ ہم اللہ کے قانون کے مطابق اپنی زندگی گزاریں اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں کیونکہ اللہ کی عبادت کرنے والے اُس کے تمام احکام کو ماننے والے اس پہلی منزل (قبر) پر کامیاب رہتے ہیں ۔جو اللہ کے احکام کو نہیں مانتے اور اللہ کی ذات میں مختلف شخصیات یا چیزوں کو شریک کر لیتے ہیں وہ اس منزل کے امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں ۔کامیاب ہونے والے جنتی ہیں ۔ ناکام ہونے والے جہنمی ہیں ۔

"ہم ہیں خدا کے واسطے"

ے پیارے بچو! اس نظم پر غور کریں تو آپ پر ایک بہت بڑی حقیقت کا راز

Marfat.com

کھل جائے گا کہ اس دنیا میں اگر اللہ کی مرضی پر چلیں تو بہت سی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تکالیف پر گھبرانا بیکار ہے۔ کیونکہ اللہ کے راستے پر چلنے والے مسافر بڑی بڑی مصیبتوں کا ہنس ہنس کر مقابلہ کرتے ہیں۔ وہ انبیاء علیہ السلام کی سنتوں کو زندہ کرتے ہیں کیونکہ انبیاء ہر تکلیف پر صبر کرتے رہے اسی طرح بچو آپ کو صبر سے کام لینا پڑے گا سچائی کو اپنا کر اس عظیم سفر کو جاری رکھیں۔ آپ کے دشمن خود ہی نیست ونابود ہو جائیں گے۔ کیونکہ آپ نے اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیا ہے اسی لئے آپ کا حامی و مددگار اللہ ہے۔

چراغِ محبت"

جذبے سچے ہوتے ہیں تو قومیں ترقی کرتی ہیں لیکن اس دور میں انسانوں کی اکثریت سچائی سے دور ہو چکی ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ پرستی کا خاتمہ فرما دیا تھا۔ ہمیں بھی اس لعنت سے دور رہنا ہے اور اپنی پوری قوم کو بھی اس لعنت سے دور رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں فرماتا۔ امن و محبت کو پسند فرماتا ہے، شعور اور فکر جو ہمارے رب نے ہمیں عطا کیا۔ ہمیں اُس سے کام لینا ہے اپنے اردگرد کے ماحول کو درست کرنا ہماری ذمہ داری ہے تاکہ دکھی انسانیت کی خدمت بھی ہو اور اللہ تعالیٰ نے آزادی جیسی جو دولت ہمیں عطا کی ہے۔ اُس پر ہم اپنے رب کی شکر گزاری بھی کریں اور اس آزادی کی حفاظت بھی کریں۔

"منزل"

دنیا میں دو قسم کے انسان ہیں۔ انسانوں کی ایک قسم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ دوسری قسم کے انسان اللہ کے قانون کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ اللہ کی بات ماننے والوں کو مسلم اور اُس کی باتوں کو جھٹلانے والوں کو غیر مسلم کہا جاتا ہے۔ جو بندے صرف اللہ کی عبادت

Marfat.com

کرتے ہیں وہ کامیاب انسان ہیں۔ بچو اس سے پہلے "قرآنِ پاک" کے سلسلے میں، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے بچو قرآنِ مجید ہی "شریعتِ اسلامیہ" ہے۔ زندگی کے ہر قدم پر آپ کو قرآن سے رہنمائی ملے گی۔ اللہ کے فرماں بردار بندے وہی ہوتے ہیں جو اپنے رب کا ہر حال میں شکر کرتے ہیں اور جو کچھ مانگتے ہیں صرف اللہ سے ہی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ ہم پر پیارے نبی کی اطاعت بھی فرض ہے یہ آپ کی محبت ہی ہے کہ جب شہرِ مدینہ میں خوش نصیب داخل ہوتے ہیں تو یہاں سے اپنے شہر جانے کو دل نہیں چاہتا۔ میرے پیارے بچو اللہ تعالیٰ سے اکثر دعا کیا کرو کہ "اے ہمارے رب قرآنِ مجید کو ہماری زندگی میں شامل فرمادے اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے آسان فرما دے" آمین۔

"ہمسایہ"

بچو ہم مسلمان ہیں اس لئے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہمارے پیارے نبی کی سنت ہے۔ اگر وہ ضرورت مند ہو تو اُس کی ضرورت پوری کرنا اگر بیمار ہے تو اُس کی مزاج پرسی کرنا اگر پریشان ہے تو اُس کی پریشانی کو دور کرنا ہمارے لئے ضروری ہے اس سلسلے میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثِ مبارک ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "مجھے اس پروردگار کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کوئی مسلمان، مسلمان نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنے ہمسائے کے لئے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہے" (صحیح مسلم)

(الادب المفرد)

✸

Marfat.com

"ماں کی دعائیں اور ماں کی خدمت"

میرے پیارے بچو یہ دو نظمیں ہیں جو میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے لئے لکھی ہیں ۔لفظ ماں محبت ہی کا دوسرا نام ہے ۔قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے ۔قرآن کے ذریعے آپ کو بتایا گیا کہ کن الفاظ میں آپ اپنے والدین کے لئے دعا کریں یہاں صرف ایک دعا لکھ رہی ہوں اسے یاد کرلیں اور پڑھا کریں ۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا ٥

ترجمہ: "اے رب رحم کر میرے والدین پر جیسے اُنہوں نے مجھے بچپن میں پالا"

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بہت زیادہ زور دیا ۔اس سلسلے میں حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر غور کریں اور پھر اسے اپنے عمل میں شامل کرلیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں" ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا ۔اے اللہ کے رسول ! میرے نیک سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔تیری ماں ، اُنہوں نے پوچھا پھر کون ہے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری ماں اُنہوں نے پوچھا پھر کون ہے ؟ارشاد فرمایا تیری ماں ، اُنہوں نے کہا پھر کون ؟تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا باپ (الادب المفرد) اس لئے ماں کی خدمت کرنا ،اُس کی دعائیں لینا آپ کے لئے بہت ضروری ہے ۔آپ کو ماں کی دعاؤں سے دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں مل جائیں گی ، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اپنے والدین کی بڑی خدمت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ماں کی خدمت کرنا دنیاوی کاموں میں سب سے زیادہ ضروری سمجھا اسی لئے اُنہیں دین اور دنیا دونوں کی کامیابی ملی کیونکہ ماں کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے اُس بندے کی خصوصی حفاظت فرماتے ہیں ۔پیارے نونہالو! ماں کی دعا ایک گھنے سایہ دار درخت کے مانند ہے ۔اگر آپ اللہ

Marfat.com

اور اُس کے پیارے نبی کو راضی کرنا چاہتے ہیں تو اپنی پیاری ماں کی خدمت کریں اور اُس کی دعائیں لیں پھر دیکھیں آپ کے سب بگڑے کام اللہ تعالیٰ کس طرح بنا دے گا۔

"بڑوں کا ادب"

بچو یاد رکھو اسلامی اصول ہی آپ کی رہنمائی کریں گے۔ اگر آپ نے ان اصولوں کو پڑھا اور عمل کیا تو آپ کو اللہ دونوں جہانوں میں عزت عطا فرمائے گا۔ عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح اپنے بڑوں کا ادب کیا وہ آپ نظم میں پڑھ چکے ہیں اس دور میں دوسری قوموں کی حالت دیکھ کر ہمارے پیارے مسلمان بچے بعض اوقات اپنے بڑوں کی بے ادبی کرتے ہیں لیکن آپ ماشاء اللہ بڑے پیارے بچے ہیں آپ تو ہمیشہ بڑوں کا ادب کرتے ہیں۔

"استاد کا ادب"

علم کا شوق پیدا کرنے والے اساتذہ ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہ طلبہ کو علم جیسی بیش بہا دولت دیتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح والدین کا ادب اور احترام آپ پر لازم ہے اسی طرح استاد کا ادب اور احترام آپ پر لازم ہے آپ ہمیشہ اپنے والدین کی طرح اساتذہ کا احترام کیا کریں۔ جو بچے اپنے اساتذہ کا ادب کرتے ہیں اُن کو دین و دنیا دونوں میں بڑی عزت ملتی ہے۔

"انسان دوستی"

اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ کسی انسان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ اُن کی تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (ہمارا دین تو اتنا پیارا ہے کہ اس دین کے مطابق ہمیں دنیا کی کسی بھی مخلوق کو ستانا اور پریشان نہیں کرنا چاہیے) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

Marfat.com

اللہ کی تمام مخلوق سے اچھا سلوک فرماتے تھے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اس لئے ایک انسان دوسرے کی بھلائی کے کام کرتا رہے ظالم کو ظلم کرنے سے روکے اور مظلوم کی حمایت کرے۔ پیارے بچو! آپ کسی انسان کی بھی مدد کریں یہ سوچ لیں کہ آپ کے اس عمل سے اللہ اور اُس کے رسول کی خوشنودی آپ کو مل جائے گی۔

"علم"

پیارے بچو! دین کے علم کی اہمیت اور ضرورت میں آپ کو پہلے بتا چکی ہوں۔ آپ کو معلوم ہے کہ دین کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ آج آپ بچے ہیں کل بڑے ہوں گے۔ اس لئے بچپن سے دینی علم حاصل کریں۔ نظم "علم" میں دنیا کے علم کی تفصیل میں نے بیان کی ہے آپ کو دنیا میں اپنا ایک مقام بنانا ہے۔ مقام بھی ایسا ہو جو نہایت اعلیٰ ہو۔ تمام غیر ضروری کاموں سے خود کو بچائیں اور دین کے ساتھ ساتھ دنیا کا علم بھی حاصل کریں۔ علم ایک محفوظ خزانہ ہے یہ آپ کے لئے بھی کارآمد ہے اور آپ جس کو اس کی طرف متوجہ کریں اس کے لئے بھی مفید ہے۔ دنیا کی وہ شخصیات جنہوں نے علم کے سلسلے میں کارنامے انجام دیئے آج بھی تاریخ میں اُن کے نام محفوظ ہیں۔

"ملک ہے پیارا پاکستان"

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو آزاد پیدا کیا ہے اسی لئے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے ساتھ بھائیوں جیسا سلوک کیا آپ نے غلامی کی تمام زنجیروں کو توڑ دیا تاکہ وہ سب انسان بھی سکون اور امن کی فضا میں سانس لیں جو سالوں سے اپنے نام نہاد آقاؤں کے ظلم کا شکار تھے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے کیا اور ہزاروں غلاموں کو

Marfat.com

آزاد کیا۔ ولید بن عبدالملک کے زمانے میں (۷۱۲ء) اسلامی سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ سے لے کر ملتان تک نہ صرف اسلامی حکومت قائم کی بلکہ اُس کے ساتھ ساتھ یہاں جن مسلمانوں اور ہندوؤں پر ظلم ہو رہا تھا اُن کو راجہ داہر کے قید خانوں سے آزاد کر دیا۔ آزادی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد نے برصغیر ہندوپاک پر تقریباً ۱۰۰۰ سال حکومت کی لیکن پھر ہم اللہ کے قانون کو بھولنے لگے تو عیسائیوں نے ہزاروں میل دور سے (برطانیہ) آکر ہمیں اپنا غلام بنالیا۔ لیکن بیدار رہنے والوں نے (جنہوں نے حق کی خاطر جہاد کیا) ہمیں گہری نیند سے جگایا۔ دن رات ہمارے بزرگ محنت کرتے رہے میدان جنگ میں اللہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کرتے رہے (ٹیپو سلطان، شہید تیتو میر، حاجی شریعت اللہ، نواب سراج الدولہ مولانا محمد اسماعیل، سید احمد شہید اور بہت سی نامور ہستیاں) اس جدوجہد میں علماءِ کرام، نوجوان، دینی مدارس کے طلبہ کی پرخلوص شخصیات (مولانا محمود الحسن اسیر مالٹا، مولانا عبیداللہ سندھی، مولانا محمد علی جوہر، علامہ اقبال، لیاقت علی خان اور قائداعظم) جن میں بعض کے نام تاریخ میں موجود ہیں اور بعض کا صرف تذکرہ ملتا ہے اُن کے نام نہیں ملتے لیکن اُن کی قربانیاں، اُن کی جدوجہد ہی ہماری آزادی کا سبب بنی۔ اُن گمنام مجاہدین نے ہمیں ایک نام دیا اور اللہ کے کرم سے ہمیں ایک ملک (پاکستان) ملا۔

۱۴ اگست کو ہمارے مہربان آقا نے ہمیں غیروں کے ظلم سے نجات دلائی۔ یہ پاکستان اللہ کی ایک امانت ہے۔ میرے پیارے بچو آپ کو اس عظیم امانت کی حفاظت بھی کرنی ہے اور اپنے اسلامی کردار و عمل کے ذریعے اس میں اللہ کے ہی قانون کو نافذ کرنا ہے۔ یہ وطن ہمارا پیارا وطن ہے اس کے شہروں، دریاؤں، چشموں، پہاڑوں، کھیتوں کو غور سے دیکھو۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی بہترین نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان کی قدر کرنا ان کی حفاظت کرنا ان سے پیار کرنا یہ آپ کا کام ہے اگر آپ نے محنت کی تو آپ کی زمینوں میں اللہ تعالیٰ نے اتنی صلاحیت پیدا فرمائی ہے کہ یہ زمین سونا اگل سکتی ہے۔ آپ کو اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنی ہے یہ آپ کا فرض اولین ہے اگر آپ محافظ و مجاہد

Marfat.com

بنیں گے تو آپ کے ملک میں رہنے والوں کو امن و سکون کی فضا ملے گی ہمیشہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے صحابہ کے بہترین اعمال کو اپنی سیرت بنائیں کہ کس طرح انہوں نے مسلسل جہاد کیا اور پہلے صرف مدینہ پھر جزیرۃ العرب اور پھر دنیا کے ایک بہت بڑے حصے پر اسلامی حکومت قائم کی۔ آپ کو اپنے پیارے وطن میں اسلامی اخوت و محبت قائم کرنی ہے کیونکہ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمیں اسلام کی روشنی سے اپنے وطن کو روشن رکھنا ہے۔ آؤ بچو مل کر اس کی تعمیر و ترقی میں لگ جائیں اور اپنے رحیم و کریم آقا سے دعا کریں کہ "اے ہمارے رب تو نے ہمیں غیروں کی غلامی سے نجات دلائی اب ہمارے شعور کو بیدار فرما دے تاکہ ہم تیری امانت کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہیں اور پوری ملتِ اسلامیہ کو ایک منزل پر جمع کر دیں" آمین!

"روشن روشن تارے"

نظموں کے اس حصے میں قائداعظم، علامہ محمد اقبال، شاہ بھٹائی، خوشحال خاں خٹک اور سچل سرمست شامل ہیں۔ قائداعظم کو اللہ تعالیٰ نے بانیٔ پاکستان بنایا۔ علامہ اقبال جو ہمارے قومی شاعر ہیں انہیں کی عظیم کوششوں سے قائداعظم سیاست سے وابستہ ہوئے تھے۔ یہ بھی اللہ کی قدرت ہے کہ اُس نے قائداعظم کو طاقت و قوت بخشی اور وہ آزادی حاصل کرنے والے قافلے کے سردار بن گئے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں لیکن اُن کی باتیں اُن کا عمل زندہ ہے۔ علامہ اقبال جن کی شاعری نے پوری قوم کو ایک گہری نیند سے بیدار کیا۔ اُن کی شاعری میں اسلامی رنگ ہے وہ پوری دنیا کے مسلمانوں سے محبت کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب اللہ اور اُس کے رسول سے محبت کریں اور ایک ملتِ واحدہ بن کر دشمنوں کے حوصلوں کو پست کر دیں۔ اُن کی شاعری شریعتِ اسلامیہ کا ایک مسلسل پیغام ہے بچو اس پیغام کو سنو اور آگے بڑھتے رہو۔ اِن شاءاللہ تمہارے راستے کی تمام مصیبتیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ شاہ بھٹائی سندھی ادب کے مشہور و معروف شاعر ہیں۔ یہ ایک ایسے عظیم شاعر ہیں کہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اللہ کے بندوں سے بھی محبت کرتے ہیں۔ اُن کے اشعار پڑھ کر محبت کا

Marfat.com

جذبہ خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ وطن کی محبت دل میں جاگتی ہے۔ دل سے نفرتیں، کدورتیں ختم ہوتی ہیں۔ بچو آپ کا کام یہ ہے کہ آپ اُن کے پیغام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور پھر اُس پر عمل کریں۔

خوشحال خاں خٹک پشتو ادب میں عظیم مقام رکھتے ہیں اُن کی شاعری میں بھی یہ خوبی موجود ہے کہ سوتے ہوئے ذہنوں کو بیدار کرنے میں اُنہوں نے بہت بڑا کردار ادا کیا۔ بچو اچھے شعراء بھی ہماری قوم کا عظیم سرمایہ ہیں۔ اگر آپ نے اُن کے سرمایہ کو اپنا سمجھا اور خود بھی اُس پر عمل کیا۔ تو یہ سرمایہ آپ کی شکل اختیار کرلے گا اور وقت کے ساتھ ساتھ اس سرمائے میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

وادی مہران کا عظیم شاعر سچل سرمست کو کہا جاتا ہے۔ اُن کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ سات زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اس لئے اُنہیں سات زبانوں کا شاعر بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کی شاعری سچائی کی طرف لے جاتی ہے۔ اُن کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو انسان کو انسانیت کا پیغام دیتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اُن کی شاعری غم والم میں مسرت کی کرن بن جاتی ہے۔

☆

☆

Marfat.com

"اقراء روضۃ الاطفال"

اقراء روضۃ الاطفال سب سے پہلے چھوٹے میدان میں واقع مولوی زوار حسین کے مکان پر ۱۹۸۴ء میں قائم کیا گیا اس ادارے کے مدیر مفتی ولی حسن ٹونکی قدس سرہٗ تھے اور نائب مدیران میں مفتی مزمل حسین کاپڑیا، مفتی خالد محمود اور مفتی محمد جمیل خان کے نام شامل تھے جو آج بھی اس مدرسے کے روحِ رواں ہیں لیکن مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد محترم مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب اس ادارے کے مدیر ہیں اُن محترم شخصیات کی بہترین قیادت اور انتھک محنت وکاوش کے نتیجے میں یہ ادارہ دن بہ دن ترقی کر رہا ہے آج اللہ کے فضل وکرم سے اس ادارے کی چودہ شاخیں کراچی کے مختلف علاقوں میں روشنی کے میناروں کی صورت میں موجود ہیں گلشنِ اقبال میں اقراء روضۃ الاطفال کے ساتھ ایک اسکول بھی موجود ہے۔ گوجرانالہ میں بچوں کی مونٹسری بھی شب وروز ترقی کر رہی ہے بچیوں اور بچوں کے لئے الگ الگ شاخیں ہیں۔ حفظِ قرآن کے ساتھ ساتھ بچوں کو اخلاقیات کا درس بھی دیا جاتا ہے تمام علاقوں میں جو مدارس قائم ہیں اُن کے انتظام کے لئے ناظم مقرر ہیں معلمات اور بچیوں کے پردے کا خصوصی خیال رکھا جاتا ہے۔ اس ادارے کے تحت کچھ علاقوں میں مدرسے کے ساتھ ساتھ چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کے لئے نرسریز بھی کام کر رہی ہیں جو سازگار ماحول میں اُن کی نشوونما میں معاون ومددگار ہیں۔ مفتی مزمل حسین کاپڑیا اور مفتی محمد جمیل خان نے بچوں کی دینی صلاحیتوں کو اُبھارنے میں انتہائی عمدہ اور موثر کردار ادا کیا بچوں کی خوبصورت آوازوں کو قرأت اور ملتِ اسلامیہ سے متعلق نظموں میں محفوظ کرلیا جاتا ہے ان کیسٹوں کو سن کر دوسرے بچوں کے ذہن میں اسلام اور ملتِ اسلامیہ کی محبت بیدار ہوتی ہے۔

لاہور میں اقراء روضۃ الاطفال ماڈل ٹاؤن میں موجود ہے۔ یہاں کے ناظم مولانا شبیر احمد صاحب ہیں اس ادارے میں تقریباً ۵۰۰ بچے دین کی تعلیم سے اپنے ذہن ودل کو روشن کر رہے ہیں مفتی خالد محمود اور مفتی محمد جمیل خان صاحب ہر مہینے لاہور

Marfat.com

کا دورہ کرتے ہیں اور یہاں کے مدرسے کی ترقی کے لئے مسلسل مصروف عمل ہیں کراچی میں اقراء روضتہ الاطفال کی مختلف شاخوں میں تقریباً دس ہزار بچے اور بچیاں زیر تعلیم ہیں۔ تقسیم اسناد کے سلسلے کے پروگرام وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ جس میں حافظ بچوں اور بچیوں کو نشانِ اقراء شیلڈ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ اقراء کی سند کے ساتھ ہی وفاق کی سند سے بھی اُن کو نوازا جاتا ہے جو اُن کی حسن کارکردگی کا ایک روشن نشان ہوتا ہے۔ معلمات اور بچیوں کے پردے کی وجہ سے طالبات کا پروگرام طلبہ سے الگ ترتیب دیا جاتا ہے ان خصوصی پروگراموں میں بچوں اور بچیوں کی بہترین خوبیاں اُبھر کر سامنے آتی ہیں۔

"مدرستہ البنات"

شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۹۶۲ء میں فردوس کالونی (کراچی) کے علاقے میں مدرستہ البنات قائم کیا۔ آپ کی حیثیت مدیر اعلیٰ کی تھی آپ کے قابل فخر مرید حاجی محمد یوسف صاحب اس مدرسے کے نائب مدیر تھے آج بھی حاجی صاحب اپنی ضعیفی اور کمزوری کے باوجود مسلسل اس ادارے کے لئے دن رات کام میں مصروف ہیں۔ مولانا احمد علی لاہوری صاحب نے مدرستہ البنات کے نام سے ایک ادارہ شیرانوالہ دروازہ (لاہور) پر قائم کیا تھا فردوس کالونی والا مدرسہ اُسی ادارے سے وابستہ ہے۔ آٹھویں کلاس تک بچیوں کو یہاں تعلیم دی جاتی ہے۔ نصاب جو قرآن واحادیث سے متعلق ہے۔ مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کا ترتیب دیا ہوا ہے۔ جو عمر اور کلاس کے مطابق ہے۔ دنیا کی تعلیم کے ساتھ بچیوں کو دین کی بہترین تعلیم دی جاتی ہے جس سے اُن کی دنیا بھی روشن ہو جاتی ہے حفظِ قرآن کی کلاس بھی مدرسے میں موجود ہے۔ جس میں ۳۰، ۳۵ بچیاں زیرِ تعلیم ہیں ہر سال چار پانچ بچیاں حفظ قرآن کی تکمیل کرتی ہیں اور محترم حاجی محمد یوسف صاحب پردے میں دعا کراتے ہیں اور بچیوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں تقسیمِ اسناد وانعامات کی تقریبات بھی

Marfat.com

ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی مولانا میاں محمد اجمل قادری مدظلہ اپنی بصیرت افروز تقریر سے بچیوں کے علم کے چراغوں کو اور روشن فرما دیتے ہیں۔ اس وقت تقریباً ۵۰۰ بچیاں مدرسے میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

"جامعہ ابی بکر"

جامعہ ابی بکر گلشنِ اقبال میں صمدانی اسپتال کے قریب واقع ہے ۱۹۷۹ء میں امام کعبہ عبداللہ السبیل نے اس مدرسے کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اس کے مدیر محمد ظفر اللہ صاحب ہیں جو کہ جامعہ کراچی کے شعبۂ اسلامیات کے چیئرمین ہیں۔ مدرسہ انتہائی صاف ستھرا ہے۔یہاں ذریعہ تعلیم عربی ہے اس مدرسے کا الحاق مدینہ یونیورسٹی سے ہے اور اس کے بعد دو سال کی تعلیم احادیث کی ہے یہ چار سال معہد الثانوی (سکینڈری اسکول) کے ہوتے ہیں۔ ۴ سال کلیتہ الحدیث (کالج) کے ہوتے ہیں اس طرح طلباء کو آٹھ سال کے کورس کو مکمل کرنے کے بعد عالم کی سند دی جاتی ہے۔ اس وقت ۳۵۰ طلباء جامعہ ابی بکر میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یہ طالب علم مختلف ممالک سے آتے ہیں۔ (افریقہ، تھائی لینڈ، افغانستان، چیچنیا، لندن انڈونیشیا، ایران) پاکستان کے نوجوان بھی بحیثیت طالب علم کے یہاں موجود ہیں۔ مدرسین کی تعداد ۲۵ ہے یہاں دو استاد مصر، ایک سوڈان، ایک امریکہ، دو ایتھوپیا اور باقی پاکستان کے ہیں۔ اُن کے ملک کی زبان کوئی بھی ہو لیکن یہاں سب طلباء عربی زبان میں ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہیں۔

ہر سال شعبان اور رمضان المبارک میں مدرسے کے طلباء کو چھٹیاں ملتی ہیں۔ جب طلباء کو سند مل جاتی ہے تو مدرسے کی طرف سے اُنہیں اپنے ملک کا ٹکٹ دیا جاتا ہے۔ درمیانی وقفہ میں اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جائے اور بڑی مجبوری پیش آجائے تو مدرسے کی طرف سے اُس طالب علم کو اُس کے ملک کا ٹکٹ دیا جاتا ہے۔ عام طور پر طلباء اپنے نصاب کی تکمیل کر کے ملک واپس لوٹ جاتے ہیں۔ جامعہ ابی بکر میں طلباء

Marfat.com

Marfat.com

خلوص اور احترام کی فضا نظر آتی ہے جو اس کالج کی ترقی کا راز ہے۔

ایک معیاری درسگاہ کے لئے جو سہولتیں لازم قرار دی گئی ہیں وہ سب یہاں موجود ہیں آج اس درسگاہ کو جو مقام اور مرتبہ حاصل ہے وہ یہاں کی انتظامیہ، اساتذہ اور طالبات کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس کالج کے محسنین میں راحیل بیگم شروانیہ، بیگم شہاب الدین صدیقی اور سید الطاف علی بریلوی کے نام سرفہرست ہیں آنے والا مورخ ان کے کارناموں کو آبِ زر سے لکھے گا اور تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دے گا تاکہ آنے والی نسلیں ہمیشہ اس سے اکتسابِ نور کرتی رہیں۔

آج کل اس ادارے کی سربراہ انگریزی ادب کی استاد مسز عقیلہ تنویر ہیں۔ جو انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائضِ منصبی انجام دے رہی ہیں:

ملک میں علم وبصیرت کا ہے یہ ایسا چراغ
روشنی لیتے ہیں جس سے قوم کے روشن دماغ

ooo

* *

Marfat.com

★

تحریر ہے لُغات بھی نظموں کے ساتھ ساتھ
"بچّوں کی شاعری" پہ یہ پہلی کتاب ہے

نظموں کے سلسلے سے اشارے بھی درج ہیں
کیا خوب ہے کتاب کہ جو لاجواب ہے

مُصبّحہ نقی

★

Marfat.com

"لُغات"

"حمد"

حمد	اللہ تعالیٰ کی تعریف
نت	ہمیشہ
فیضان	بڑا فائدہ، بڑی بخشش
کیمیا	رانگ کو چاندی یا تانبے کو سونا بنانا
غیرفانی	ہمیشہ رہنے والا

"مہربان آقا"

مہربان	محبت کرنے والا
آقا	مالک، حاکم
درگذر	معافی، چشم پوشی
خطا	گناہ، قصور
طلب	خواہش
یکتا	اکیلا ہونا، بے نظیر ہونا، بے مثال ہونا۔
مثالی	نمونے کا
نرالا	انوکھا، جدا

"مشکل کُشا"

مشکل کشا	مشکل حل کرنے والا۔ مصیبت دور کرنے والا
حاجت روا	ضرورت پوری کرنے والا
گلستاں	گلزار، چمن۔ باغ۔

Marfat.com

نمرود	ایک کافر بادشاہ (جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا اور آگ اللہ کے حکم سے گلزار بن گئی تھی)۔
نجات	چھٹکارا

"نعت"

نعت	تعریف و توصیف (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف)
نور	اجالا، چمک
نکہت	خوشبو، مہک
بشر	انسان
فخر	بزرگی
دلیل	حجت، ثبوت
خلیل	سچا دوست (خلیل اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب)

"شہرِ مکہ"

رحمت	کرم، مہربانی
اولیں	پہلا
قریں	قریب

"شہرِ مدینہ"

شب و روز	رات دن
خار	کانٹا
سوا	زیادہ

"ارکانِ دین"

ارکان	رکن کی جمع۔ ستون
[illegible]	بڑھاوا، اضافہ

Marfat.com

فرمان	حکم نامہ
حصن حصین	محفوظ قلعہ
علامت	نشان
ظلمت	اندھیرا

"قرآنِ پاک"

عارفانہ	عقلمندانہ
سمت	طرف

"راہِ حق"

راہ حق	سچائی کا راستہ
آیات	آیت کی جمع۔قرآن پاک مکمل جملے
بشر	آدمی

"اہلِ علم"

شریعت	دینی قانون
رب عالم	دنیا کو پالنے والا (اللہ)

"رزقِ حلال"

رزق حلال	جائز روزی
راحت	آرام

"جنت محل"

مومن	ایمان والا

"شوقِ جہاد"

جہاد	حق کی حمایت میں انتہائی کوشش (اللہ کی رضا کے لئے جان و مال سے لڑنا)

Marfat.com

صدیق	نہایت سچا (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب)
منبر	خطبہ یا وعظ کہنے کا مقام (لکڑی کا زینہ سا ہوتا ہے)
منبر نشیں	منبر پر بیٹھے
بلال	حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ کو تاریخ اسلام میں پہلے موذن ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
حرمت	عظمت
تکمیل	پورا کرنا
حیات	زندگی

"مجاہد"

مجاہد	کوشش کرنے والا (کفار سے حق کی خاطر لڑنے والا)
شعور	عقل،،ہوش
ارض	زمین
اہل محبت	محبت کرنے والے
بصد خلوص	تمام تر خلوص کے ساتھ
سفینہ	کشتی، جہاز
گرداب	بھنور، پانی کا چکر
آغوش	گود
وقار	سنجیدگی
نگار	خوبصورت، زینت
غم والم	رنج و ملال

Marfat.com

"اسلام کے سپاہی"

پندار	خیال، غرور
سرخ آندھیوں	سرخ آندھی کی جمع۔اللہ کے باغیوں
رہنما	راستہ دکھانے والا
سیف	تلوار
جوہر	ہنر، کمال
طاغوتی	باغی، حد سے گزرنے والا
بیدار	ہوشیار۔جاگا ہوا
ہیبت	خوف، ڈر
دشمن دیں	دین کا دشمن
جگ	دنیا
شاہینوں	شاہین کی جمع۔اعلیٰ قسم کا بلند پرواز باز (جو بلندی اور خودداری کی علامت ہے)
داستانیں	داستان کی جمع۔قصے، تاریخ
ہلال	پہلی رات کا چاند } پاکستان کا جھنڈا
پرچم	جھنڈا
تکبیر	اللہ کی بڑائی کرنا (اللہ اکبر کہنا)
صدا	آواز
خالد	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (عراق و شام کے فاتح۔ جنگ موتہ کی کامیابی کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سیف اللہ کے لقب سے نوازا)
موسیٰ	موسیٰ بن نصیر (خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں افریقہ کے گورنر تھے اور اسپین کو طارق بن زیاد کے ساتھ مل کر فتح کیا)

Marfat.com

طارق	طارق بن زیاد (حضرت موسیٰ بن نصیر کے آزاد کردہ غلام اور فاتح اسپین)
قتیبہ	قتیبہ بن مسلم (خلیفہ ولید بن عبدالملک کے دور میں ترکستان فتح کیا)
جرأت	دلیری، بہادری

"گھاٹے کا سودا"

گھاٹے کا سودا	نقصان کا سودا
جنگ یمامہ	ایک جنگ (خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں جھوٹے نبی مسیلمۂ کذاب سے لڑی گئی)
عمار	عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی رسول)
بخت	قسمت، نصیب۔
خوف مرگ	موت کا خوف

"شہید کا درجہ"

خالد ولید	خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
معرکہ	لڑائی کا میدان
غازی	کفار سے لڑنے والا (فتح مند مسلمان)
شہادت	راہ حق میں جہاد کرتے ہوئے مارا جانا (شہید ہونا)
اجل	موت
آرزو	تمنا، مراد

"سوار اور سواری"

حجرہ	مسجد کی ایک طرف رہائشی کمرہ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر)

Marfat.com

سلطان	بادشاہ
بحر	سمندر
بر	زمین
سلطان بحروبر	(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
حسین	حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے نواسے)
دوش مبارک	(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کندھا مبارک)
منظر جمیل	حسین منظر
صحابی	جس نے پیغمبر اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی حالت میں دیکھا
بصد ادب	انتہائی ادب کے ساتھ
فلک	آسمان
رسائی	پہنچ
گوش	کان
نثار	قربان
ناز	لاڈ

"پہلی منزل"

آخرت	قیامت
صاحب ایمان	ایمان والا
سدا	ہمیشہ

"ہم ہیں خدا کے واسطے"

دکھ	تکلیف

Marfat.com

سہے	برداشت کیے
تیرِ ستم	ظلم کے تیر
اک	ایک
عزم	ارادہ
نفس	وجود، ذات
مات	شکست، ہار
پاش پاش	ٹکڑے ٹکڑے

"چراغِ محبت"

جذبِ دل	دل کی کشش
راہِ وفا	وفا کا راستہ
کائنات	دنیا
بربط	ساز
غرق	ڈوبا ہوا
فرقہ	گروہ
فرقہ پرستی	گروہ بندی
لعنتیں	لعنت کی جمع پھٹکار
خرمن	انبار
خرمنِ نفرت	نفرت کا انبار
محوِ خواب	سوئے ہوئے
اشکِ عقیدت	عقیدت کے آنسو

"منزل"

بار	بوجھ، وزن

Marfat.com

توحید	اللہ کو ایک ماننا
راہِ زیست	زندگی کا راستہ
کون و مکاں	دنیا، جہاں
سوالی	مانگنے والا
گلشن	باغ
حالِ دل	دل کا حال
فرمان خدا	اللہ کا حکم نامہ (قرآن مجید)
دیدہ	آنکھ

"ہمسایہ"

ہمسایہ	پڑوسی
قول	بات
مسلم	اسلام کا پیرو (اللہ کا فرمانبردار)
غیر مسلم	اللہ کو نہ ماننے والا (نافرمان)

"ماں کی دعائیں"

جگ مگ	چمک دمک، روشن روشن
رتبے	رتبہ کی جمع، درجے
حدیثِ آقا	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک باتیں
اجر	بدلہ
سنت	طریقہ
نبی کی سنت	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

"بڑوں کا ادب"

صدیق	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلیفۂ اول)

Marfat.com

عمر	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (خلیفۂ ثانی)
روئے زمین	زمین پر
خزاں	پت جھڑ کا موسم
ثمر	پھل
عبداللہ ابن عمر	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت سی احادیث مروی ہیں تاریخ اسلام میں آپ کو اس علم کی وجہ سے بہت بڑا درجہ حاصل ہے۔
پاسِ ادب	ادب کا خیال

"اُستاد کا ادب"

والدِ معنوی	استاد (روحانی باپ)
فسانے	داستانیں

"ماں کی خدمت"

صوفی	متقی، پرہیزگار
منش	عادت
شاہ شرف	ایک صوفی بزرگ
فرزند	بیٹا
کلید	کنجی
راحت	آرام

"انسان دوستی"

انس	محبت، پیار
نکھار	اجلاپن

Marfat.com

زیست	زندگی
تلخیٔ حیات	زندگی کی کڑواہٹ
شیرینی	مٹھاس
خلق	خوش مزاج
مروت	لحاظ
اناپسندی	خودداری
خول	غلاف، چھلکا
ایثار	دوسرے کے فائدے کے لئے
فرض عین	ہر ایک کا ذاتی فرض

"علم"

زینت	سنگھار
شگفتہ	کھلا ہوا
رہزن	ڈاکو۔لٹیرا
سرمایہ	پونجی
لطافت	نرمی
کمند	پھندا۔حلقہ
شیدائی	عاشق
جلا	چمک۔دمک

Marfat.com

"بچے"

احترام	عزت

"۲۳/مارچ"

تاریخ ساز	تاریخ بنانے والا
مایہ ناز	ناز کا سبب، ایسی دولت جس پر ناز کیا جاسکے
فضلِ حق	جنہوں نے لاہور کے مسلم لیگ کے اجلاس (۱۹۴۰) میں قرارداد پاکستان پیش کی تھی
قیادت	رہنمائی
تحریک	کسی بات کو شروع کرنا، کوشش
دھنک	قوس قزح
رچانا	بسانا، معطر کرنا

"۱۴/اگست"

رنگِ طرب	خوشی کا رنگ
شاد	مسرور
دیپ	چراغ
کوچے	گلیاں
گام	قدم

"آزادی"

نذر	تحفہ
اسلاف	سلف کی جمع۔ پچھلے بزرگ
لہو	خون
رعنائی	خوبصورتی

Marfat.com

"۶/ ستمبر"

ضربِ حق	سچائی کی مار
غزور	تکبر، گھمنڈ
برہمن	ہندوؤں کی سب سے اونچی ذات (ذات پات کا تصور ہندو مذہب میں پایا جاتا ہے۔ اسلام ذات پات سے پاک ہے۔)
کہن	پرانا
جیالا	بہادر
محمود	برصغیر کا مشہور فاتح۔ (محمود غزنوی جو تاریخ پاک و ہند میں بت شکن کے نام سے مشہور ہوئے)
عدو	دشمن
سینہ سپر	معرکہ میں ڈٹا رہنے والا (سامنے ہو کر جنگ کرنے والا)
معرکوں	معرکہ کی جمع۔ لڑائی کا میدان
نگوں	جھکتا، جھکا ہوا
استقامت	پائیداری، مضبوطی
دھوم	شہرت
بہرِ حق	سچائی کے لئے (اللہ کی رضا کے لئے)
نہالان	نہال کی جمع۔ تازہ لگائے ہوئے پودے
ایوان	محل

"راستہ اب ہے یہ پاکستان کی تعمیر کا"

جذبہ	ولولہ، دل کا جوش
حبِ وطن	وطن کی محبت

Marfat.com

ملت	قوم
آہنی دیوار	لوہے کی دیوار
وقف	ٹھہراؤ، عام فائدے کے لئے کسی چیز کو مخصوص کر دینا
صدقِ دل	خلوص کے ساتھ
ضمیر	وہ قوت جو برے کاموں سے روکے

"شاہراہ کا کہکشاں"

شاہراہ	بڑا راستہ
زماں	وقت
آشکار	نمایاں
دشت	جنگل
لالہ زار	وہ باغ جس میں لالے کے پھول کثرت سے ہوں
صداقت	سچائی
جلو	ہمراہی، ساتھ
کائنات	موجودات
نبات	مصری
قند	مٹھاس

"عزمِ جواں"

عزم	ارادہ
ہمنوا	ہم آواز
تعبیر	خواب کے معنی بتانا
رشک	کسی کے برابر ہونے کی خواہش
ماہ و اختر	چاند ستارے

Marfat.com

ہم سر	ہم رتبہ
ناسازئ حالات	حالات کی خرابی
دہر	دنیا
گردش	انقلاب
تیرہ بختی	بد نصیبی
آفات	آفت کی جمع ۔ مصیبت

"سوہنی دھرتی"

سوھنی	پیاری
دھرتی	زمین
مہر	سورج

"چمکتی چاندی"

نگارِ وطن	وطن کی خوبصورتی
لوح	تختی
طلب گار	خواہش مند
دست	ہاتھ

"ہمارا وطن"

دل کشی	دل لبھانے والے
صبحِ ازل	وہ صبح جس کی کبھی دوپہر نہ ہو
دلبری	پیاری
مرصع	آراستہ
آبشاروں	آبشار کی جمع ۔ جھرنا
کوہ ساروں	کوہسار کی جمع ۔ پہاڑوں کا سلسلہ

Marfat.com

تبسم	مسکراہٹ
آبرو	ناموس
ثمر	پھل
در و بام	دروازہ اور چھت
گمراہ	راستہ بھولے ہوئے

"ارادے"

نقش	نشانی
ماضی	گزرا ہوا زمانہ
لطف	لذت، مزہ
انجم	نجم کی جمع۔ستارے
تاریکی	اندھیرا
لو	دھیان، توجہ
معبود	جس کی عبادت کی جائے (اللہ تعالیٰ)
الطاف	لطف کی جمع۔مہربانیاں
بلا	مصیبت

"احساس کی زباں"

قائد	قائداعظم محمد علی جناح (پاکستان کے پہلے گورنر جنرل)
تدبر	عقل، سمجھ
فکر	سوچ
ضوفشاں	روشن
صرصرِ غم	غم کی آندھی
آشیاں	گھر، گھونسلہ

Marfat.com

کارواں	قافلہ
لیاقت	لیاقت علی خاں (پاکستان کے پہلے وزیراعظم)
رازداں	بھید سے واقف
ترجمان	تشریح کرنے والا

"سلسلہ رنگ و بو کا"

روا	جاری
نغمہ خواں	ترانہ پڑھنے والا

"قائدِ اعظم"

جہد	کوشش
پیکر	تن
رہبر	راستہ دکھانے والا
مردآہن	لوہے جیسی طاقت والا آدمی (قائداعظم)
دھن	دولت

"علامہ محمد اقبال"

بے باک	بے خوف، دلیر
افلاکی	آسمانی
رولے	بکھیرے
پائندہ	جب تک دنیا قائم ہے ان کا نام زندہ رہے گا (لیکن ہمیشہ قائم رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے)

"شاہ بھٹائی"

درسِ محبت	محبت کا سبق
عشقِ خدا	اللہ کی محبت

Marfat.com

مسلک	طریقہ، دستور
دھڑکا	دل کی دھڑکن

"خوشحال خاں خٹک"

سہے	برداشت کئے
ڈھال	تلوار اور نیزے کا وار روکنے والا آلہ
انگارے	آگ کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے

"سچل سرمست"

جگنوؤں	جگنو کی جمع ۔ ایک اڑنے والا کیڑا جس کے جسم سے رات کو روشنی نکلتی ہے۔
ریگ زاروں	ریگ زار کی جمع ۔ ریگستانوں
افکار	فکر کی جمع ۔ سوچ، خیال

"اقراء روضۃ الاطفال"

مخزن	خزانہ
محور	مرکز
دینِ فطرت	اسلام

"مدرسۃ البنات"

گلزار	چمن
تمدن	طرزِ معاشرت
بنیاد	جڑ
چرچے	چرچہ کی جمع ۔ شہرت
بانی	بنیاد رکھنے والا
تا حشر	قیامت تک

Marfat.com

صفت	خوبی جو کسی کی ذات میں ہو
تابندہ	چمکتا ہوا
سرافراز	معزز، عالی مرتبت
اہلِ دانش	اہل عقل
پیرو	اتباع کرنے والا
صدیقہ	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلمؐ کی زوجہ محترمہ)
خولہ	حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ، بہترین شاعرہ اور مجاہدہ)

"اقراء روضۃ الاطفال"

مکتب	مدرسہ، لکھنے پڑھنے کی جگہ
درس	سبق
فرقان	حق و باطل میں فرق کرنے والا (قرآن مجید)
شفقت	مہربانی
بلوغت	کمال، جوانی
تجوید	ایک علم جس میں حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔
وحیِ رب	رب کی وحی

"جامعہ ابی بکر"

منسوب	متعلق، نسبت کیا گیا
کسب	حاصل کرنا
صدق وصفا	سچائی و پاکیزگی

Marfat.com

طالب	طلب کرنے والا
اخوت	بھائی چارہ
تبلیغ	احکام شریعت کا پہچانا
نری	صرف

"سر سید کالج"

چاہت	محبت
سائباں	چھپر
سایہ فگن	سایہ ڈالے ہوئے
قرینے	قرینہ کی جمع ۔ ڈھنگ
باہنر	ہنر والے
شوکت	جاہ وجلال، رعب داب
ھویدا	ظاہر، آشکارا
سید	سر سید احمد خان
محجوب	پردے میں، شرمندہ
آگہی	جاننے والا
انجمن	محفل
بانکپن	وضع داری
جبیں	پیشانی
راحیلہ	راحیل بیگم شروانیہ (بانی سر سید کالج)
الطاف	سید الطاف علی بریلوی (بانی سر سید کالج، جنرل سکریٹری آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس)
ام سلمیٰ	مسز ام سلمیٰ زمن سابق پرنسپل سر سید کالج
آمنہ	مسز آمنہ کمال سابق پرنسپل سر سید کالج

Marfat.com

عاتکہ	مسز عاتکہ بیگ سابق پرنسپل سرسید کالج
نسیم	مسز نسیم شاہ سابق پرنسپل سرسید کالج
ابینہ	مس ابینہ صدیقی سابق پرنسپل سرسید کالج
بصارت	آنکھ کی روشنی
بصیرت	دل کی بینائی

"رافع کے نام"

توقیر	تعظیم
دھندلے	غیر شفاف
لعل	سرخ رنگ کا ہیرا
درخشاں	چمکدار
ساعت	گھڑی
جفا	ظلم، زیادتی

"گڑیا"

کہکشاں	تاروں کی محفل
دف	لکڑی کے گول گھیرے پر کھال منڈھی ہوتی ہے اسے دف کہتے ہیں (لیکن اس کے درمیان میں لوہے کے ٹکڑے لگا دیں تو جھنکار پیدا ہوتی ہے اس لئے از روئے شریعت اسلامیہ لوہے کے ٹکڑے لگانا منع ہے)
نورِ ایمان	ایمان کا نور
سیرت	عادت، خصلت

"عرض احوال"

احوال	حال کی جمع۔ کیفیات

Marfat.com

ہراساں	خوفزدہ
ابلیس	شیطان
رت جگے	شب بیداری
کوئے قاتل	قاتل کا کوچہ
رقصِ بسمل	ذبح کیے ہوئے جانور کا پھڑکنا
شیطان کا جال	شیطانی کام (جن کاموں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا)

* ★ *

Marfat.com

*

علم کی ضو فکر کی خوشبو سے یہ معمور ہیں
طالبانِ علم کے ادراک کا یہ نور ہیں

*

Marfat.com

پھول مسکرائے

باسمہٖ سبحانہٗ و تعالیٰ

PROFESSOR
Dr. Ghulam Mustafa Khan
M.A., LL.B., Ph.D., D. Litt.

2, OLD UNIVERSITY CAMPUS
HYDERABAD, SINDH

Dated ..... ۶/اکتوبر .....

محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی دونوں کتابیں (۱) خطیب الامم اور (۲) روشنی کے سلسلے عزیزی ڈاکٹر نظر کامرانی نے پہنچائیں۔ اُن کا اور آپ کا بہت ممنون ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض و برکات جاری و ساری رکھے اور اسی طرح دینی تبلیغ کی زیادہ سے زیادہ سعادت عطا فرماتا رہے۔ آمین ثم آمین۔ بیماری کی وجہ سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ کوئی خیال نہ فرمائیں۔

مخلص والسلام

[illegible]

* * *

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری

نص قرآنی ہے کہ اللہ جل شانہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔اس لئے اے ایمان والو! "تم بھی ان پر رحمت وسلامتی بھیجتے رہا کرو" ان آیات کریمہ کی روشنی میں دیکھئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت وثنا اختیاری نہیں رہتی بلکہ مسلمانوں کے لئے فریضہ بن جاتی ہے۔

قابل رشک ولائق احترام ہیں وہ نفوس پاکیزہ جو محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کی طرح اس فریضے کو نثر ونظم دونوں کے وسیلے سے بطریق احسن ادا کرنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ بطریق احسن ان معنوں میں کہ ریحانہ تبسم فاضلی اپنے ادائے فرض میں حرف وصوت کے ایسے خوبصورت ودلکش پیکر تراشتی ہیں اور غنا والحان کے ایسے نغمہ ریز آہنگوں سے کام لیتی ہیں کہ ان کی آواز ان کے دل سے نکل کر سننے اور پڑھنے والوں کے دلوں میں گھر کر لیتی ہے۔

کمال یہ ہے کہ اگرچہ ریحانہ تبسم فاضلی کی آواز عشقِ الٰہی وعشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں ڈوب کر باہر آتی ہے لیکن اپنے آپ میں دونوں کو اس طرح مدغم نہیں کر لیتی کہ حمد ونعت میں فرق کرنا مشکل ہو جائے۔ریحانہ کے ذہن میں یہ قول معروف کہ "باخدا دیوانہ وبا مصطفیٰ ہشیار باش" ہمہ وقت رہتا ہے۔اس لئے وہ نعت گوئی کی نازک سے نازک اور مشکل سے مشکل منزل سے بھی آسانی سے گزر جاتی ہیں۔

حمد ونعت کے باب میں حفظِ مراتب کی یہ وہ منزل ہے جس سے کامیاب گزرنے کے لئے محض تخلیقی قوت یا وسعت مطالعہ سے کام نہیں چلتا بلکہ توفیق الٰہی بھی ضروری ہوتی ہے اور ریحانہ تبسم فاضلی کو بحمد للہ یہ توفیق میسر ہے۔

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر حنیف فوق

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی تاریخ اسلام کی استاد اور ایسی شاعرہ ہیں، جن کے علم اور جذبے نے ایک دوسرے سے تقویت پائی ہے۔ اُن کے تین مجموعے "مہکتے حرف"، "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" شائع ہو چکے ہیں۔ اپنی شاعری کی ابتدا انہوں نے غزل سے کی تھی، لیکن اب وہ اس مقام خیر میں ہیں، جہاں دین کے علاوہ کوئی شے قابل اعتنا نہیں ٹھہرتی۔ اردو میں دین سے تعلق رکھنے والی نظم و نثر کا بڑا سرمایہ موجود ہے بلکہ اُردو زبان وادب کی ترقی میں اس سرمائے نے بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ خصوصاً شاعری میں کئی اصناف اس دینی تعلق کی گواہ ہیں۔ حمد، نعت، منقبت اور سلام میں مشاہیر، شعراء نے اپنے کمال کے جوہر دکھائے ہیں۔ ان میں نعت کی راہ تلوار سے تیز اور بال سے باریک بتائی جاتی ہے کہ محبت اور حفظ مراتب دونوں کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ نعتیہ قصیدوں اور نظموں میں استادان فن کے تخیل کی توانائی اور ان کے جذبوں کی گرمی نے ایسے نقش ابھارے ہیں کہ ان میں شاعری کے جمالیاتی اوصاف سمٹ آئے ہیں۔ پھر خود غزل، قطعہ اور رباعی بھی اس رنگ سے خالی نہیں ہیں اور مرثیئے میں فصاحت و بلاغت کے کئی عناصر جمع ہو گئے ہیں۔ یہاں تصوف کی اس وسیع روایت کا ذکر نہیں، جس میں مجاز حقیقت اور کفر بھی نوع ایمان بن جاتا ہے۔ اس شاعری نے جو شریعت کے دائرے میں رہی ہے محسن کاکوروی جیسے باکمال شاعر پیدا کئے ہیں۔ پھر امیر مینائی، احمد رضا خاں بریلوی، اقبال، حالی، ظفر علی خاں اور حفیظ جالندھری جیسے شاعروں نے اس طرف جو توجہ کی ہے، اس میں ولولہ و احترام کے ساتھ فنی خوبیوں کے بعض بے مثال نمونے ملتے ہیں۔ اقبال نے ذات رسول مبارک کو "دین ہمہ اوست" قرار دیا اور "ذکر و فکر و علم و عرفانم توئی" کہا تھا۔ اس بڑے کارواں میں اپنی سادگی، اپنے خلوص، اپنے علم، اپنے تجربے اور اپنے دل کی روشنی کے ساتھ ریحانہ تبسم فاضلی کو بھی شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ "خطیب الامم" میں حمد باری تعالیٰ کے بعد نعت گوئی کا جو سلسلہ ہے، وہ گویا روشنی کا سلسلہ ہے۔

Marfat.com

ریحانہ تبسم فاضلی کہتی ہیں کہ

جذبۂ شوق کو پابندِ ہدایت رکھنا
اپنے ہر شعر میں صرف اُن کی محبت رکھنا

اچھی بات یہ ہے کہ وہ جذبات کی سرشاری کے عالم میں بھی کہیں پابندئ ہدایت سے نہیں ہٹی ہیں۔ اپنی کتاب "روشنی کے سلسلے" میں حمد، نعت اور سلام کے بعد ریحانہ تبسم فاضلی نے چالیس احادیث کو منظوم کیا ہے۔ پھر درود وسلام اور نعت کے بعد شاعرہ نے کچھ تاریخی واقعات کو نظموں کی صورت دی ہے۔ اُمہات المومنین کے تذکرے، بعض صحابہ کرام کے ذکر اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بیان نے اس کتاب کو زینت بخشی ہے۔ ریحانہ تبسم فاضلی توصیف وتبریک کی مستحق ہیں کہ ذکر بلند سے اُن کی شاعری نے اعتبار پایا اور رشد وہدایت سے اُن کے افکار کی حدیں متعین ہوئی ہیں۔

شبنم رومانی
مدیر "اقدار" کراچی

دل روشن ہو تو آنکھیں بھی روشن ہو جاتی ہیں۔ سچ پوچھئے تو بصیرت ہی اصل بصارت ہے، جو کسی کسی کو ملتی ہے۔ اور جب یہ بصیرت مل جاتی ہے تو آپ ہی آپ قلب ماہیت بھی ہو جاتی ہے۔

ریحانہ تبسم فاضلی، میرے دیرینہ دوست اور معروف شاعر جناب وسیم فاضلی کی شریک حیات ہیں۔ وسیم فاضلی نیک انسان ہیں اور اللہ نے ان کو مزید نیکی دی۔ یعنی نیک رفیقۂ حیات عطا کر دی۔ اور یوں دلوں کی روشنیوں سے فکر وفن میں چراغاں ہو گیا۔ اس سلسلے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ ریحانہ نے کئی درویشوں سے کسبِ نور کیا ہے عجیب بات ہے کہ فقراء اپنے بعض معتقدین سے خوفناک مجاہدے کرواتے ہیں تو بعضوں کو ان کی ایک نظر ہی کافی ہوتی ہے۔ اپنے اپنے Reception کی بات بھی ہے ویسے بھی ریحانہ میں تلاشِ حق اور قبولِ حق کی زبردست باطنی قوت موجود ہے۔

Marfat.com

ریحانہ تبسم فاضلی کی دو کتابیں "روشنی کے سلسلے" اور "خطیب الامم" میری نظر سے گذری ہیں۔اُن پر تفصیل سے لکھنے کا محل نہیں اور اختصار سے حق ادا نہیں ہوتا۔ پھر بھی میں اجمالاً کہہ سکتا ہوں کہ ریحانہ مصرع موزوں کرنے والی شہرت طلب شاعرہ نہیں ہیں بلکہ ان کے پاس کہنے کے لئے بہت کچھ ہے۔جس کی گواہِ صادق ان کی مذکورہ کتابیں ہیں۔انہوں نے حمد گوئی اور نعت گوئی ہی کو اختیار نہیں کیا بلکہ تنوع سے کام لیا ہے۔بعض احادیث نبوی کو منظوم کیا ہے اور اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے متعلق بعض روایتوں کو بھی احتیاط کے ساتھ سخن بند کیا ہے۔یہ آسان کام نہیں تھا۔مگر اُنہوں نے اس راہ پر خطر کو فن کی پختگی اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ طے کیا ہے اگر کہیں کوئی کچا پن رہ بھی گیا ہے تو وہ ایسا ہے جیسے چاند میں داغ۔ان کو ان کے اس "تبلیغی" کام پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ مستقبل میں اُن کا یہ شعری سفر زیادہ توانائی کے ساتھ جاری رہے گا کہ یہ صدقہ جاریہ بھی ہے۔

محسن بھوپالی

"خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" میں نے نہایت انہماک اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھے۔ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ کے یہ دونوں مجموعے عام شعری مجموعوں اور متعدد نعتیہ مجموعوں سے ہٹ کر ایک منفرد اور مستقل حیثیت کے حامل ہیں۔

حمدیہ نظموں، حمدیہ قطعات اور نعتیہ کلام پر مشتمل دلکش اور ایمان افروز مجموعہ "خطیب الامم" میں شاعرہ نے جس کیفیت اور عقیدت کے ساتھ اپنے جذبات اور احساسات کی ترجمانی کی ہے وہ بہت کم شعراء اور شاعرات کے حصے میں آتی ہے۔

ریحانہ تبسم فاضلی کو بچپن سے ہی مذہب سے ذہنی اور قلبی لگاؤ تھا اور انہوں نے

Marfat.com

چھوٹی عمر سے ہی اپنے بزرگوں کے ساتھ درس کی نشستوں اور ذکر و وعظ کی محفلوں میں جانا شروع کر دیا تھا۔ ان کا یہ رجحان ہی بتدریج ان کی زندگی کا لازمہ بنتا گیا اور بالآخر شاعری کے واسطے سے اظہار کا ذریعہ بنا۔ انہوں نے اس پورے عمل کو "روشنی کے سلسلے" کے پیش لفظ بعنوان "ماضی کے دھندلکوں سے" میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ سادے و پرکار پیرائے میں کچھ اس انداز سے رقم کیا ہے کہ یہ تحریر سوانح نگاری کا اعلیٰ نمونہ بھی نظر آتی ہے اور حقائق کا دلکش مرقع بھی!

ریحانہ صاحبہ نے "روشنی کے سلسلے" میں قرآن، تبلیغ، رمضان، درود اور اسی طرح کے ذیلی عنوانات قائم کر کے ان کے فضائل کو احادیث کی روشنی میں منظوم کیا ہے۔ مزید برآں ازواجِ مطہرات کے اخلاق اور اوصاف کے متعلق بھی منظومات اس مجموعے کا اہم حصہ ہیں۔ نعتیہ ادب میں یہ دونوں مجموعے اضافے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ریحانہ تبسم فاضلی کی یہ کاوش میرے نزدیک ان کو اپنے ہم عصروں میں منفرد اور ممتاز مقام پر فائز کرنے کی ضامن ہے۔

مسعود احمد برکاتی

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی نہ صرف دینی جذبات کی سرمایہ دار ہیں بلکہ اُن کی ادبی کاوشیں بھی تمام تر اسلام، شارعِ اسلام اور تاریخِ اسلام سے مملو ہیں۔ اچھی شاعری کے لئے موضوع سے خلوص ضروری ہے۔ محترمہ ریحانہ کی زندگی میں سعادتِ حج کے بعد ایک کیفیاتی تبدیلی رونما ہوئی اور اُنہوں نے زندگی کے دوسرے جذباتی پہلوؤں کو ترک کر کے اپنی شاعری صرف حمد و نعت اور منقبت صحابہ کے لئے وقف کر دی۔ ان کے دو مجموعے ان کے جذبات کی صداقت کے گواہ ہیں۔ ان کے کلام میں بعض مقامات پر تو اتنی سادگی ہے کہ اس کو سہل ممتنع کا بہت اچھا نمونہ کہا جا سکتا ہے۔

محترمہ ریحانہ کے شاعرانہ مزاج کی تبدیلی نے ان کے قلم کو بریک نہیں لگائے بلکہ اشہب قلم کو اور رواں کر دیا اور وہ بڑی تیزی سے مگر بڑے اعتماد اور جوش کے ساتھ اپنے تخلیقی سفر میں مصروف ہیں۔

Marfat.com

قیوم راہی

ریحانہ تبسم فاضلی کا حمدیہ اور نعتیہ کلام دراصل اُن کے احساس بندگی اور عشق رسول کا ایک سچا اور پاکیزہ اظہار ہے جسے اُنہوں نے بڑی سادگی مگر پراثر طور پر اپنے اشعار میں سمو دیا ہے۔

ریحانہ تبسم فاضلی کا یہ خلوص وانس، ان کے یہ جذبات واحساسات حمدیہ اور نعتیہ شاعری میں ان کے روشن مستقبل کی ضمانت کی دلیل ہیں۔

مکرمی فاضلی صاحب! منیر فاروقی

سلام ونیاز!

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کی ارسال کردہ دونوں کتابیں

(۱) خطیب الامم (۲) روشنی کے سلسلے

موصول ہوئیں۔ کتابیں ہاتھ میں آتے ہی ایک خوشبو سی محسوس ہوئی ظاہری بھی، باطنی بھی، ظاہری یوں کہ دونوں کتابوں کا گیٹ اپ خوبصورت جلد بندی۔ مناسب اور گہرائی کے حامل نام فنی پاکیزگی سے پُر مصور قلم کا فنکارانہ انداز پُرکشش ہے۔

باطنی یوں کہ موضوع اتنا وسیع اور اتنا وقیع ہے کہ انسان پھر سے اپنے آپ میں آجاتا ہے یعنی بقول احمد ندیم قاسمی:

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا

جیسا کہ محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ نے خود کہا ہے کہ "جہاں تک ہوسکے مرصع سازی سے بچوں کام کی باتیں سادہ اور عام فہم زبان میں ہوں"

یہی انداز اُنہوں نے اُن دونوں قابل قدر کتابوں میں اختیار کیا ہے اور ہمارے معاشرے میں یہ دونوں کتابیں ہر خاندان میں فخریہ انداز میں رکھی جائیں گی۔

Marfat.com

(محسنہ جیلانی بی بی سی لندن)
ریحانہ تبسم فاضلی کا کلام فہم وفراست اور شعور وادراک کی تابانی سے مرصع ہے۔ اُن کی شاعری انفرادیت کی حامل ہے، اور اس میں وہ تمام فنی وموضوعاتی محاسن اور مناقب شامل ہیں جن کی وجہ سے ان کو انفرادیت کی شاعرہ وادیبہ کہا جا سکتا ہے۔ ریحانہ کی چوتھی کتاب بچوں کے لئے ہے، مجھے امید ہے کہ یہ کتاب بھی ریحانہ کی دوسری کتابوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

(شمیم نوید)
محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کی نعتیہ شاعری کو اگر روش عام سے ہٹی ہوئی شاعری کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے۔ اب تک ان کے تین مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔
عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نعت کا بنیادی وصف ہے ہی، اس کے بغیر تو نعتیہ شاعری ممکن ہی نہیں، لیکن اسی کے ساتھ مختلف علوم کا وقیع ومعتبر مطالعہ بھی ہو تو "شعر برائے شعر گفتن" والی بات نہیں رہتی۔ اپنی ایک کتاب میں محترمہ نے احادیث کو بنیاد بنا کر شعر لکھے ہیں جو ظاہر ہے تاریخی شعور کے بغیر نہیں لکھے جا سکتے۔ یہ ہر ایک کے بس کا کام نہیں۔ اس میں مشقِ سخن کے علاوہ بھی اور بہت کچھ چاہئے۔ وہی "بہت کچھ" محترمہ کی نعتیہ شاعری کی انفرادیت ہے۔

(توصیف چغتائی)

ریحانہ تبسم فاضلی کے تین شعری مجموعے "مہکتے حرف"، "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" منظرِ عام پر آکر مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ ان متذکرہ کتابوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور ادبی حلقوں نے ان کی پذیرائی بھی کی۔ اب ان کی چوتھی کتاب "پھول مسکرائے" جو بچوں کے لئے ہے منظرِ عام پر آرہی ہے۔ بچوں کے لئے لکھنا یقیناً ایک مشکل کام ہے کیونکہ بچوں پر لکھنے کے لئے خود بھی بچہ بننا پڑتا ہے۔ تاکہ بچوں کے ذہن میں تعجب آمیز باتیں بیٹھ جائیں اور شعوری طور پر وہ ان باتوں کا

Marfat.com

احترام اور تقلید کر سکیں۔ یہ کتاب بچوں کے کئی موضوعات پر تحریر کی گئی ہے۔ بچوں کے موضوعات کا دامن وسیع تر ہے اس میں متنوع موضوعات کو آسانی سے سمویا جا سکتا ہے۔ ریحانہ تبسم نے انتہائی فنی چابکدستی سے معاشرے کے اہم موضوعات سے نظم و نثر کا تانا بانا تیار کیا ہے جو حسین اور دلکش ہے ان کے یہاں خیال کی پختہ کاری، تخیل کی بلند پروازی، موزوں الفاظ کی بندش اور تلمیحات کا برمحل استعمال قابل ذکر ہے۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ قبول عام حاصل کرے گا اور بچوں کے ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ثابت ہوگا۔

(خواجہ رضی حیدر)

پروفیسر ریحانہ فاضلی کی علم وادب سے وابستگی بلاشبہ مثالی ہے۔ انہوں نے مذہبی موضوعات اور جذبات واحساسات کو جس طرح شاعری کی زبان دی ہے وہ ان کے ایک ثقہ اور صاحب طرز شاعرہ ہونے کی دلیل ہے۔ صلاحیتوں کا بھرپور اظہار ہی کسی تخلیق کار کو وہ تشخص اور امتیاز عطا کرتا ہے جو اسے تاریخ کا حصہ بناتا ہے محترمہ ریحانہ فاضلی نے بھی اپنی صلاحیتوں کا مثبت و موثر اظہار کر کے اپنا ایک مقام واحترام پیدا کیا ہے۔ زندگی اور مذہب کے اشتراک عمل سے جو کردار واعمال نمود پاتے ہیں اور ان کا فروغ اور مسلمانوں کے روز و شب میں ان کا نفاذ پروفیسر ریحانہ فاضلی کا مطمحِ نظر ہے اور اس مطمحِ نظر کے حصول کے لئے انہوں نے خود کو وقف کر رکھا ہے اور یہی عمل ان کو مثالی اور قابل تقلید بنا رہا ہے۔ ان کی اب تک تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں جو موضوعاتی سطح پر وقیع اور منفرد ہیں۔ پیش نظر کتاب محترمہ ریحانہ فاضلی کے اسی تخلیقی طرز فکر کا ایک بھرپور اظہار ہے جو یقیناً نئی نسل کی تربیت و تعمیر میں موثر اور منفرد ثابت ہوگا۔

(پروفیسر بلقیس فریدی)

شاعری کو ایک حساس آدمی کے محسوسات کی زبان کہا گیا ہے اس لئے شاعری تخلیق کار کی واردات قلبی کی ترجمان ہو جاتی ہے۔ پروفیسر ریحانہ فاضلی کی شاعری بھی ان

Marfat.com

کے محسوسات کا آئینہ ہے۔ "مہکتے حرف"، "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" ان کے مجموعہ ہائے کلام ہیں اور میں نے ان کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ اگرچہ شاعری میرا موضوع نہیں ہے اور نہ ہی مجھ میں اتنی استعداد کہ شاعری کا تفہیمی حق ادا کر سکوں مگر پروفیسر ریحانہ فاضلی کی شاعری جو "عقیدہ اور عقیدت" کے حوالے سے ان کے محسوسات کی ترجمان ہے اپنے اندر ایک ایسی ہمہ گیریت رکھتی ہے کہ اس کی تفہیم کے لئے کسی فنی باریک بینی کی اتنی ضرورت نہیں جتنی کہ قلب کی روشنی کی.... یہ قلب کی روشنی میں لکھی ہوئی شاعری ہے اس لئے اس شاعری میں قلوب کو منور کرنے کی پوری پوری قوت موجود ہے۔ میں پروفیسر ریحانہ فاضلی کو مبارک باد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے ذہنی کج روی کے اس دور میں قلب کی رہنمائی میں اپنے محسوسات کو شعر کا قالب عطا کیا ہے اور یہ واقعی ایک بڑی خدمت ہے جس کا صلہ اللہ کی طرف سے ہے۔

پروفیسر فریدہ شفیع

عزیزہ ریحانہ تبسّم فاضلی کو اللہ اور اُس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت اور عقیدت ہے اس کا اظہار ہر لمحہ ان کے رویوں سے ہوتا رہتا ہے اور اُس کا تحریری ثبوت اُن کی کاوشوں "مہکتے حرف" "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" کے نام سے قبول عام حاصل کر چکا ہے۔

تدریسی فرائض کی ادائیگی، گھریلو ذمہ داریوں اور دینی خدمات کی اہم ترین معروفیات کے ساتھ "لکھنے پڑھنے" کے لئے وقت نکالنا اور اتنی قلیل مدت میں پے در پے کتابیں شائع کرنا ریحانہ فاضلی کا ہی حوصلہ ہے۔

ان کتابوں کی اشاعت کے پس پردہ دراصل ریحانہ کی اللہ و رسول سے عقیدت و محبت ہے۔ فنی اعتبار سے ان کا کلام کس پایہ کا ہے اس کا فیصلہ تو "ماہرینِ فن" ہی کر سکتے ہیں مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

Marfat.com

میری دعا ہے کہ عشق رسول میں ڈوب کر وہ تکمیل ذات کر سکیں اُن کا وجدان مزید نکھرے اور افکار میں گہرائی و گیرائی پیدا ہو اور اُن کی کوششیں نجات کا سبب بن جائیں۔

پروفیسر اسحاق مدنی

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی سے میرا تعارف اس وقت ہوا جب میں اپنے فورم کے سلسلے میں سر سید کالج گیا بوسنیا کے لئے چندہ مہم جاری تھی۔ میں سر سید کالج کی پرنسپل پروفیسر امینہ صدیقی سے ملا اور اپنا مقصد بیان کیا۔ پروفیسر امینہ صدیقی نے اس کار خیر میں مجھے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور اپنے عمل کا آغاز اس طرح کیا کہ فوراً ہی ایک پروفیسر کو بلایا اور میرا ان سے تعارف کرایا اور میرے یہاں آنے کا مقصد بھی بیان کیا، محترمہ پروفیسر جو برقع میں ملبوس تھیں برجستہ کہا "بہت اچھا کام ہے" میں حتی المقدور سعی و کاوش کروں گی تاکہ کچھ کام بن جائے واقعی محترمہ کی ہلکی سی توجہ سے یہ کام چند ہی دنوں میں اپنی تکمیل کو پہنچ گیا یہ پہلا تاثر تھا جو ان کی " انسان دوستی " کا ایک رخ تھا اور ان کے دردمند دل کا ترجمان بھی۔ یہ نقش میرے دل پر اتنا گہرا ہے کہ اتنا وقت گزر جانے کے بعد آج بھی پائندہ و تابندہ ہے، جب میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کیا تو مجھے یہ پتہ چلا کہ یہ ہمارے بزرگ دوست پروفیسر وسیم فاضلی کی شریک حیات ہیں اور اپنے شوہر کی طرح خود بھی ایک خوش گو، خوش فکر شاعرہ اور ادیبہ ہیں اور ساتھ ساتھ اس کا بھی اوراک ہوا کہ انہوں نے اپنی تمام تر تخلیقی صلاحیتوں کو صرف " حمد و نعت و منقبت گوئی " کے لئے وقف کر دیا ہے اور اپنی منصبی ذمہ داریاں انتہائی خوش اسلوبی اور خوش مزاجی سے پوری کرنے کے بعد اپنا باقی وقت دعوت و تبلیغ دین میں گزارتی ہیں اب تو یہی ان کا مشغلۂ حیات بن کر رہ گیا ہے پھر ان کے تین مجموعہ ہائے کلام " مہکتے حرف "، " خطیب الامم " اور " روشنی کے سلسلے " یکے بعد دیگرے مجھے ملے جن کو پڑھ کر میرے ان خیالات کو تقویت ملی میں نے ان کی کتابوں پر ایک

Marfat.com

نظر ڈالی تو مجھے احساس ہوا کہ واقعی وہ بہت خوبصورت شعر کہتی ہیں، بعد میں مجھے اپنے عزیز دوست اور محترمہ کے کلاس فیلو اکبر خان کی زبانی معلوم ہوا کہ ریحانہ اپنے طالب علمی کے زمانے سے شعر کہتی تھیں اور غزل کی اچھی شاعرہ تھیں اور جتنا اچھا شعر کہتی تھیں اتنا ہی اچھا پڑھتی بھی تھیں یہی وجہ تھی کہ جب بھی طلبہ کے کسی انعامی مشاعرہ میں اپنے کالج کی نمائندگی کی تو انعام ان کا ضرور مقدر بنا۔ جب انہوں نے اپنی کتابوں پر مجھ سے کچھ لکھنے کو کہا تو میں سوچ میں پڑ گیا کیونکہ میں ان دنوں اپنا پی، ایچ، ڈی کا مقالہ لکھنے میں مصروف ہوں اور اپنی سماجی ذمہ داریوں سے بھی کنارہ کشی اختیار کر رکھی ہے خود کو اپنے گھر کے ایک کمرہ میں مقید کر رکھا ہے جس کو میں مہدی افادی کے الفاظ میں " نازنینان حرم " کا کمرہ کہتا ہوں یقین جانیئے کہ میرے اردگرد کتابوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا کبھی تو ان بے شمار کتابوں کے درمیان مجھے اپنے وجود کا بھی احساس نہیں ہوتا پھر بھلا دوران فکر میں سوزش فکر کا کیا موقع، ابھی میں ان ہی خیالات کے تندوتیز دھاروں میں غلطاں وپیچاں تھا کہ انیس کا یہ شعر بے اختیار میری زبان پر آگیا

خیالِ خاطرِ احباب چاہیئے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

ایک تو پروفیسر وسیم فاضلی کا میرے دل میں بڑا احترام ہے اور دوسرے یہ کہ میں ریحانہ تبسم فاضلی کو اپنی حقیقی بہن کی طرح سمجھتا ہوں میری کسی نادانی سے ان کے دل کو ٹھیس پہنچے میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں اس لئے یہ چند سطور لکھ کر اپنے فرض سے عہدہ برا ہونے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ان شاء اللہ ان کی کتابوں پر تفصیلی مضمون لکھوں گا اگر جوئے طبع افسردہ کا آب رفتہ پھر سے واپس آگیا تو مضمون میرے خاص رنگ کا مظہر ہوگا۔

خود بھی وہ شریعت مطہرہ پر چلتی ہیں اور دوسروں کو بھی اسی ڈگر پر چلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں، ان کا یہ یقین ہے کہ اس نظام سے ہٹ کر جو کائنات انسانی کا سب سے بڑا محسن لے کر آیا تھا، زندگی بے معنی و بے مقصد ہے ان کی ایک نعت کا شعر دیکھیے

Marfat.com

تجھ سے ہٹ جائیں تو بے معنی ہیں ایمان و یقیں
مصحفِ منزل خالق لب و لہجہ تیرا

وہ اپنے مقصد حیات سے ایک انچ ہٹنا پسند نہیں کرتیں یہی وجہ ہے کہ اب ان کی دوسری تحریروں میں بھی تبلیغ کا رنگ ابھر آیا ہے مگر ریحانہ فاضلی کو اس کا غم نہیں کہ ان کے فن پارے پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے انہیں تو بس اپنا مقصد عزیز ہے۔ ان کی نظر تاریخ اسلام کے ساتھ ادب پر بھی گہری ہے اور وہ اس حقیقت سے بھی آشنا ہیں کہ ادیب وشاعر اور مصلح و مبلغ کی راہیں بالکل مختلف ہیں نہ کوئی ادیب وشاعر مصلح و مبلغ بننا پسند کرتا ہے۔ نہ مصلح و مبلغ شاعر وادیب ہونا چاہتا ہے جس ادیب وشاعر نے بھی اپنے فن پارے میں تبلیغ کو شامل کیا ہے اس کا فن پارہ فنی طور سے کمزور ہو جاتا ہے۔ منشی پریم چند کے آخری دور کے افسانے اور نذیر احمد کے ناول اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

ریحانہ تبسم فاضلی اب غزل نہیں کہتیں حالانکہ ان کا ادبی نکتۂ آغاز غزل اور صرف غزل تھی اور غزل ہی ان کی محبوب صنفِ سخن تھی۔ ریحانہ تبسم فاضلی اس حقیقت کا بھی گہرا شعور رکھتی ہیں کہ ادب میں مقام اور مرتبے کا تعین صرف غزل کے معیار پر ہوگا اس کے باوجود جب بھی وہ غزل کہنے کی کوشش کرتی ہیں تو اس میں حمد و نعت کا رنگ جھلک اٹھتا ہے۔ مثال کے طور پر ان کی تازہ غزل کے یہ چند شعر سنیئے اور دیکھئے کہ یہ حمد سے کس قدر قریب ہیں

ناخدا پر کیا خدا پر رکھ نظر
پھر خدا چاہے تو بیڑہ پار ہے
کیا حقیقت چند سجدوں کی مگر
اس کو عجز و بندگی درکار ہے
قدرتِ حق کو سمجھنا ہے محال
عقلِ انسانی یہاں بیکار ہے

Marfat.com

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنی شاعری سے اصلاح معاشرہ کا کام لینا چاہتی ہیں اور بس .... وہ حسانی رنگ شاعری کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھتی ہیں اور کیوں نہ سمجھیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شاعری کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے اور کون ایسا مسلمان ہے جو اس تابندہ حقیقت سے انحراف کی جرات کرے گا۔

ریحانہ تبسم فاضلی کی نعت کا یہ شعر دیکھئے

زندہ حسان کی تم بھی یہ روایت رکھنا
جب تلک ہو سکے جاری یہ عبادت رکھنا

گویا انہوں نے اپنے دلی جذبات کی بڑی سچی ترجمانی کی ہے۔ ان کا چوتھا مجموعۂ کلام "پھول مسکرائے" کا مسودہ جو بچوں کی نظموں و نغموں پر مشتمل ہے اس وقت میرے پیش نظر ہے، اس پر بطور تبصرہ ان کا ہی ایک شعر ایک حرف بدل کر اُن کی نظر کر رہا ہوں تاکہ تبصرہ کا قرض کچھ تو ادا ہو جائے۔

تم نے افکار کی زمینوں پر
چاند سے لفظ رکھ دیئے لاکر

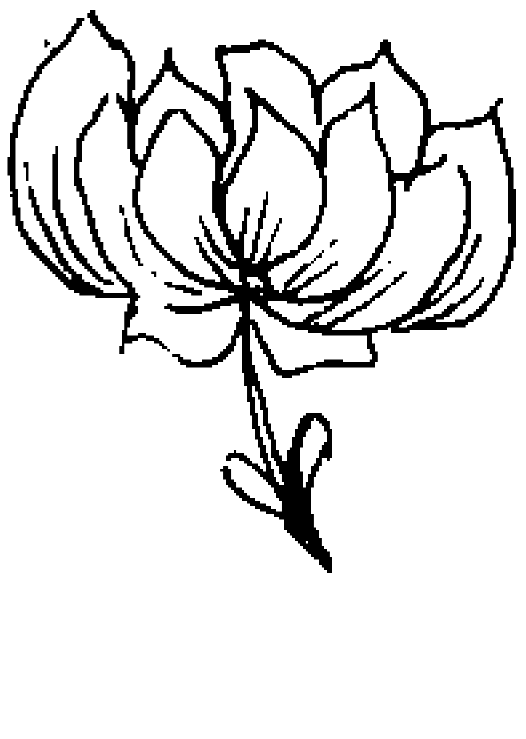

Marfat.com

(پروفیسر نفیسہ قدوائی)

مدحتِ رسول ایک مسلمان کے لئے سعادت عظیم ہے ہر دور اور ہر زمانے میں عقیدت مندوں نے اپنی مقدور بھر کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح وہ اس سعادت میں شریک ہو جائیں اگرچہ نعتیہ شاعری کے مجموعے بہت سے شائع ہو چکے ہیں اور خوب ہوئے ہیں لیکن محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کا مجموعہ "مہکتے حرف" آپ کے جذبات واحساسات، تقویٰ دین واسلام وشریعت سے محبت ووابستگی وعشق رسول کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ریحانہ نے "روشنی کے سلسلے" میں جن موضوعات کو لیا وہ اس بات کا بین ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ اس اندازو عنوان سے کسی نے اس سے پہلے نعتیہ شاعری نہیں کی۔ پھر آپ نے "امھات المومنین" اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا...... نہ صرف اظہار بلکہ اپنے کلام میں حسن ونزاکت کے ساتھ ساتھ جدت اور حدِادب کو بھی ملحوظ رکھا۔اور یہ ایک بڑی بات ہے۔جو بڑی عرق ریزی کے بعد کسی شاعر کا مقدر بنتی ہے ریحانہ نے ان موضوعات میں حقیقت کا رنگ بھرا ہے۔ کیونکہ "تاریخ اسلام" ان کا مضمون ہے۔اس لئے وہ گہرا تاریخی شعور رکھتی ہیں۔انہوں نے اس تاریخی شعور سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔اوران تاریخی حقائق کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ نظم کے پیکر میں ڈھالا ہے۔کہ بے ساختہ داد دینے کو جی چاہتا ہے۔

واقعی مودت کی زبان ایسی ہی ہونی چاہئے۔میری دعا ہے کہ اللہ اُن کے جذبۂ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مزید ترقی دے اور وہ آئندہ بھی خوبصورت ومعیاری نعتیہ مجموعے پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، نوازشوں اور فضل کی حق دار بنتی رہیں۔

Marfat.com

محفوظ اختر "سرپرست دبستانِ سکھر"
"سکھر"

عزیزہ ریحانہ تبسم

سلام و دعا!

تمھاری کتاب "روشنی کے سلسلے" مجھے باجی کی وساطت سے ملی۔ یقین جانو دل کو ایک عجیب سی فرحت و مسرت محسوس ہوئی۔ یوں تو تمھارا پورا کلام ہی خوشبو اور روشنی سے عبارت ہے اور

"دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جا است"

کے مصداق ہے لیکن تمھارا مضمون "ماضی کے دھندلکوں سے" کی شان ہی کچھ نرالی ہے کہ یہ خود نوشت سوانح حیات کا ایک نیا انداز ہے جو کہیں اس سے پہلے میری نظر سے نہیں گزرا۔ یہ مضمون پڑھ کر میرے دل کی کیا حالت ہوئی اس کیفیت کو کچھ میرا دل ہی سمجھ سکتا ہے اور محسوس کر سکتا ہے۔ ع

جو بیت گئی دل پہ وہ دل کو ہی خبر ہے

مرحوم چچا مولانا (مولانا عبدالسلام نیازی) کا تم نے لفظوں سے جو پیکر تراشا ہے وہ اتنا جیتا جاگتا بلکہ اتنا متحرک و جاندار ہے کہ چچا مولانا مجسم ہو کر میری نظروں کے سامنے آ گئے میں ان کو دیکھ کر مبہوت سا ہو گیا۔ دل میں ندامت کا احساس شدت کے ساتھ بیدار ہوا کیوں کہ چچا مولانا میرے پہلے استاد تھے یہ میری نالائقی ہے کہ کشمکشِ حیات میں الجھ کر رہ گیا اور ان جیسے نابغۂ روزگار استاد کو فراموش کر بیٹھا اور ان کا قرضِ استادی

Marfat.com

جو کچھ پر تھا ادا نہ کر سکا میں اپنی بد نصیبی پر جس قدر بھی آنسو بہاؤں یہ آنسو میری اس کوتاہی کا کفارہ نہیں بن سکتے تم خوش قسمت ہو کہ اپنی مرقع نگاری سے چچا مولانا کی روح کو خوش کر دیا اور اس جلیل القدر ہستی کو اس خوبصورت اور مؤثر انداز سے خراجِ عقیدت پیش کیا اور میرے خوابیدہ..... احساسات کو اس طرح جھنجھوڑا کہ میں بے ارادہ تم سے محو ملازم ہوں۔ اللہ تمہیں صحت و زندگی دے اور تمہاری فکر کو تب و تابِ جاودانہ بخشے تاکہ تم اسی طرح چمن زارِ ادب میں گلہائے تر کھلاتی رہو۔ (آمین)

میں تمہاری دینی و ادبی خدمات پر ایک نشانِ سپاس دبستانِ سکھر کی طرف سے روانہ کر رہا ہوں۔ شاید اس طرح چچا مولانا کی روح کو میری طرف سے بھی کچھ آسودگی کی نوید ملے حالانکہ تمہارے لئے یہ کوئی بڑا اعزاز نہیں لیکن میں اسے اپنے لئے ایک سعادتِ عظیم سمجھتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف اچھا سلام

محفوظ اختر
۱۵-۱۱-۹۹

★

Marfat.com

پھول مسکرائے

(پروفیسر محمد اکبر خان)

" شاعری جز وست از پیغمبری " یقیناً حمدیہ و نعتیہ شاعری کے لئے ہی کہا گیا ہے " خلیب الامم " اور " روشنی کے سلسلے " پڑھ کر تو یہی محسوس ہوتا ہے ۔ اس طرح کی شاعری ایسے ہی لوگ کر سکتے ہوں گے جو کوثر و تسنیم میں دھلے ہوئے پاکیزہ فرشتہ صفت یا انسانوں سے ماورا کچھ ہوں ۔ حمد و نعت اور منظوم احادیث کے ان شعری مجموعوں کی خالق ریحانہ تبسم فاضلی ہی ہیں یقین نہیں آتا ۔ یہ ۲۵ سال قبل کی بات ہے جب میں اور ریحانہ سٹی کالج کے طالب علم تھے ۔ یہ وہ دور تھا جب درسگاہوں میں تعلیمی سرگرمیاں بھرپور انداز سے ہوتی تھیں ۔ تعلیمی ماحول انتہائی خوشگوار اور دلچسپ تجربوں کا حامل ہوتا تھا ۔ تقریباً ہر کالج میں ہفتۂ طلباء کا انعقاد لازمی تھا ۔ جس میں مباحثہ، مشاعرہ، معلومات عامہ، نعت و قرأت اور دیگر مقابلے ہوا کرتے تھے ۔ جو طلبہ کی ذہنی استعداد اور علمی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے تھے ۔ اساتذہ اور طلبا کا باہمی تعلق بڑا مستحکم تھا ۔ اس دور میں ریحانہ تبسم شاعری کے بیشتر مقابلے جیت کر شہرت حاصل کر چکی تھیں اور اس میدان میں خود کو منوا چکی تھیں ۔ غزل و نظم کی خوش مزاج، خوش لباس اور خوش گفتار شاعرہ کیسے سراپا حجاب، عجز و انکسار اور عاشقِ رسول میں تبدیل ہوئیں یہ سفر کیونکر ممکن ہوا اس کا اندازہ کچھ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو عشق کی حقیقت سے واقف ہوں ۔ دراصل تلاش حق ہی عشق ہے ۔ اپنے بارے میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بالآخر ایسا تو ہونا ہی تھا ۔ خاندان، ماحول، تعلیم و تربیت اور بزرگوں کے اثرات زندگی کی راہوں کا تعین کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ۔ ہم اگر علم، اہلیت اور روحانیت کی بنیاد پر کسی خاص راہ پر ارادتاً تلاش حق میں چلنا چاہیں تو ضروری نہیں کہ منزل تک پہنچ بھی جائیں ۔ گمراہ بھی ہو سکتے ہیں ۔ منزل مقدر ہے یا نہیں اس کا تعین قدرت خود کرتی ہے یا کسی کو اس کام کے لئے مقرر کر دیتی ہے ۔

Marfat.com

این سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اُن کی شاعری کے مقام کا تعین تو ناقدین ادب یا وقت کا کام ہے میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ حمد و نعت کا منفرد لب و لہجہ انہیں دوسروں سے اس لئے بھی ممتاز کرتا ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (عشقِ الٰہی بھی دراصل عشقِ رسول ہے) کی گہرائیوں اور باریکیوں کو اتنے سادہ اور پراثر انداز میں شعروں کے قالب میں ڈھال دیا ہے کہ ایک عام قاری کی بھی ذہنی گرہیں کھلتی چلی جاتی ہیں اور وہ بھی ان کیفیات کی لذت سے آشنا ہونے لگتا ہے۔جو شاعرہ نے محسوس کیں اور غالباً ان اشعار کی تخلیق کا مقصد بھی یہی ہے۔

وَمَا توفیقی اِلاّ بِاللہ

احقر الشیخ جنید عامر
استاذ جامعہ ابی بکر
گلشن اقبال، کراچی

آج کے اس پرفتن دور میں جبکہ مسلمان ہر جگہ رسوا اور سارے عالم میں ظلم واستبداد کی چکی میں پس رہا ہے کشمیر ہو، فلسطین، چیچنیا ہو یا بوسنیا دنیا کا کوئی بھی خطہ ایسا نہیں جہاں مسلمان محفوظ ہو وہ قوم جس کی فتوحات سے کفر لرزاں تھا آج آپس میں دست وگریباں ہے ہم مغرب کی اندھی تقلید میں کہاں جا پہنچے ہیں جہاں سے واپسی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

قرآنی تعلیمات سے انحراف دین پر عمل کا فقدان مسلمان کی زوال پذیری کا سبب بن رہا ہے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ اس اندھیرے میں روشنی کے سلسلے لے کر آئی ہیں جو کہ ان کی دین سے والہانہ محبت اور سچی لگن کا اظہار ہے وہ پوری جانفشانی اور

Marfat.com

خلوص سے جو جہاد کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ان کاوشوں کو شرف قبولیت بخشے اور علم و عمل میں برکت عطا فرمادے۔

چونکہ محترمہ کا تعلق دینی و علمی گھرانے سے ہے لہذا وہ بچپن سے ہی مذہب کی طرف مائل ہوتے ہوئے دینی و علمی سرگرمیوں میں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے دعوت و تبلیغ کو مقصد حیات بنالیا ہے اور اس میں کامیاب نظر آتی ہیں۔ اسی طرح مجموعۂ کلام خطیب الامم میں حمد باری تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے متعلق انتہائی سادہ اور حقیقت پر مبنی کلام قابل تحسین ہے۔ جو عقیدت میں بھی پروقار انداز لئے ہوئے جذبۂ ایمان سے سرشار ہے رب العزت انہیں اس اعلیٰ مقصد میں مزید کامیابیاں عطا فرمائے آمین۔

حافظ و قاری محمد شریف
گلشن راوی
لاہور

یوں تو ہمارا ادب مذہبی اثرات سے کبھی خالی نہیں رہا لیکن یہ ایک خوش آئند پہلو ہے کہ ہمارے ملک پاکستان کے شعر و ادب میں جس تیزی سے مذہبی رجحان بڑھتا جا رہا ہے اسی طرح نعتیہ شاعری کا گراف بھی بڑھ رہا ہے۔ اکثر شعراء کے نعتیہ مجموعے بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ کچھ لوگوں نے نعتیہ شاعری کے انتخابات بھی شائع کئے ہیں۔ یہ اس بات کا بولتا ہوا ثبوت ہے کہ نعتیہ شاعری کے قاری زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ اب تو راجہ رشید محمود کے ماہنامہ "نعت" کی مقبولیت کے بعد صبیح رحمانی کا "نعت رنگ" بھی منظر عام پر آکر مقبولیت سے ہم آغوش ہے اور "حسان بک بینک" کی جانب سے بھی کچھ نعت نمبر شائع ہوئے ہیں۔ جن کو قبول عام نصیب ہوا ہے۔ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کے گورنمنٹ کالج شاہدرہ کے مجلے اوج کے نعت نمبر کو جو دو جلدوں پر مشتمل ہے عالمگیر شہرت ملی ہے۔ میں تو یہاں تک کہوں گا کہ نعت گوئی کی کوئی تاریخ

Marfat.com

ان کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی۔یوں تو نعت کے حوالے سے امیر مینائی، محسن کاکوروی، اقبال، حالی، حفیظ جالندھری، ماہر القادری، منور بدایونی، بہزاد لکھنوی، ضیاء القادری بدایونی، حنیف اسعدی، امید فاضلی، شبنم رومانی، صہبا اختر، اعجاز رحمانی پروفیسر وسیم فاضلی اور عزیز احسن نے بھی کافی شہرت پائی ہے۔ کچھ شعراء ایسے بھی ہیں جنھوں نے صرف حمد و نعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے ان میں حافظ لدھیانوی۔ حفیظ تائب، راجہ رشید محمود اور صبیح رحمانی کے نام سرفہرست ہیں۔ شاعرات میں مجھے صرف ابھی تک ریحانہ تبسم فاضلی کا نام ایسا نظر آتا ہے۔ جنھوں نے خود کو حمد و نعت اور منقبت گوئی کے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ان کے تین مجموعے "مہکتے حرف" "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" کے نام سے منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر اپنی خوشبو اور روشنی بکھیر کر فضائے پاک کو معطر اور پر نور بنا رہے ہیں۔ خدا کرے یہ نور و نکہت کا حسین امتزاج تا ابد قائم و دائم رہے۔ ہم اور آنے والی نسلیں اس سے فیض یاب ہوتی رہیں۔ آمین

کھتری عصمت علی پٹیل

مذکورہ کتاب "خطیب الامم" محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کا حمدیہ و نعتیہ مجموعہ ہے۔ اس سے پہلے ان کا ایک اور نعتیہ مجموعہ "مہکتے حرف" بھی شائع ہو چکا ہے۔ "خطیب الامم" میں صرف حمد و نعت ہے یعنی خدائے ذوالجلال کی حمد و ثناء ہے اس کے محبوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں منظوم عقیدت کا اظہار ہے۔

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی ایک صاف ستھری اور پاکیزہ شاعرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت ان کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ ان کے خیالوں میں ندرت ہے، اچھوتا پن ہے، گہرائی و گیرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی بندگی اور کم مائیگی کا اظہار ہے۔اس کا ڈر خوف ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و عقیدت اور عاجزی و خاکساری کا اظہار ہے۔ان کے دل میں گداز ہے، ان

Marfat.com

کے جذبات نے انہیں اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔اُن کی کہی ہوئی حمدوں اور نعتوں کے ایک ایک لفظ ایک ایک حرف میں سچائی ہے کیونکہ ہر لفظ اور ہر حرف ان کے دل کی گہرائیوں سے ادا ہوا ہے، اسی لئے پر اثر ہے، پڑھنے والے کے وجود پر سحر طاری کر دیتا ہے، اسے ہلا دیتا ہے۔اسے کسی اور جہاں میں لے جاتا ہے۔

اسی کتاب میں جناب احمد ہمدانی نے لکھا ہے کہ محترمہ ریحانہ تبسّم فاضلی نے خود کو حمد و نعت لکھنے کے لئے وقف کر رکھا ہے۔وہ حمد و نعت گوئی میں بھی شریعت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیتیں اس لئے وہ "حدود شریعت کی شاعرہ" ہیں۔

غرض کیا کہا جائے! البتہ اتنا ضرور کہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد و عورت کو ریحانہ تبسم فاضلی جیسا گداز عطا فرمائے۔ان جیسی محبت، عقیدت جوش اور جذبہ دے اور محترمہ فاضلی کے عشق الہیٰ کے جذبہ کو اور بھی بڑھائے۔ان کے پر اثر کلام مستقبل میں بھی ہمیشہ جگاتے رہیں، لوگوں کو بیدار کرتے رہیں۔

ooo

کھتری عصمت علی پٹیل

زیر نظر کتاب "روشنی کے سلسلے" خوبصورت اور روح پرور رنگا رنگ سرورق سے سجی کتاب ہے اور جیسا کہ اس کے ٹائٹل سے ہی ظاہر ہو رہا ہے یہ واقعی روشنی اور نور کا سلسلہ ہے، علم وہدایت کی شمع ہے، سچائی کا چراغ ہے۔آج کے افراتفری اور ہنگامہ پرور دور میں ایسی کتاب کی اشاعت یہ بات ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا ابھی اللہ کے نیک بندوں اور اس کے محبوبؐ کو چاہنے والوں سے خالی نہیں ہوئی۔ابھی ہماری اس دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے دل اللہ اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دھڑکتے ہیں۔انکی نس نس "نبی نبی" پکارتی ہے اور وہ اللہ سے لو لگا کر، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کر کے دنیا اور آخرت کے مزے لوٹتے ہیں۔انہیں اطمینان اور سکون کی لازوال دولت نصیب ہوتی ہے۔

Marfat.com

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی درودتدریس کے پیشے سے وابستہ ہیں۔کتاب کے ابتدائی صفحات پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ محترمہ ابتداءہی سے دین دار ہیں۔اللہ سے محبت کرتی ہیں۔اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت سے سرشار ہیں۔ اس مادہ پرست دنیا میں رہتے ہوئے بھی انہوں نے خود کو رنگین معاشرہ میں ضم نہیں ہونے دیا بلکہ عشق خداوندی کی دولت سے سرشار رہیں۔اللہ تعالیٰ نے بھی آپ پر خصوصی رحمت فرمائی اور آپ کو حبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ عطا فرمایا۔آپ کے دل ودماغ کو پاکیزگی بخشی۔

دراصل اسے بھی تو آپ سے کام لینا تھا۔اب محترمہ نے رسول اکرم کی احادیث کو شعری جامہ پہنا کر اپنے عشق کی سچائی کا ثبوت دیا ہے۔یہ خاصا مشکل اور صبر آزما کام ہے مگر محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی کے ساتھ اللہ کی مدد شامل تھی۔اس لیے اُن کے لیے یہ کام آسان ہوتا چلا گیا اور ایک یادگار، تاریخی اور منظوم احادیث کی کتاب وجود پا گئی۔ محترمہ اس کے لیے مبارکباد کی مستحق ہیں۔

Marfat.com

15/11/96.

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی صاحبہ۔

السلام و علیکم۔

میں قائد اعظم یونیورسٹی میں "پاپولیشن سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ" میں M.Sc کی طالبہ ہوں۔ میں نے آپکی دو کتب "روشنی کے سلسلے" اور "خطیب الامم" پڑھی ہیں۔ دونوں بہت ہی خوبصورت کتابیں ہیں۔ اس فیشن ایبل زمانے میں آپنے یہ ایک ایسی شاندار کوشش کی ہے جو یقیناً قابلِ تعریف ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو اسکا اجر دے گا۔ کیونکہ بہت سے لوگوں نے یہ کتب پڑھکر ہدایت حاصل کی ہوگی۔

ریحانہ صاحبہ آپ سے ایک چھوٹی سی درخواست ہے۔ وہ یہ کہ اگر ان کتب پر اخبارات یا رسائل وغیرہ میں COMMENTRIES وغیرہ لکھی گئی ہوں تو وہ مجھے جلد از جلد ارسال کر دیجئے۔ کیونکہ مجھے ان کتب پر Assignments لکھنی ہیں۔ میں آپکی بہت شکر گزار ہونگی۔

والسلام۔ نورین ثناء۔

NIPS - IV.

ADDRESS:- MISS NOUREEN SANA.
C/O SIR RASHID HASSAN RANA.
NIPS DEPARTMENT
QUAID - I - AZAM UNIVERSITY.
ISLAMABAD.
PAKISTAN.

Marfat.com

حفظ صحت اور سماجی بہبود کا ماہ نامہ
ہمدرد صحت کراچی

مدیر اعلا
حکیم محمد سعید
مدیر منتظم
مسعود احمد برکاتی
معاونین
احمد خان خلیل، سید رشید الدین احمد

جلد ۶۳ — رجب المرجب ۱۴۱۷ھ ○ نومبر ۱۹۹۶ء — شمارہ ۱۱
قیمت فی شمارہ ——— ۱۵ روپے
سالانہ (سادہ ڈاک سے) ——— ۱۴۰ روپے
سالانہ (رجسٹری سے) ——— ۲۸۰ روپے
سالانہ غیر ممالک کے لیے، رجسٹرڈ ہوائی ڈاک سے ——— ۱۲۵ امریکی ڈالر

خطیب الامم

شاعرہ	ریحانہ تبسم فاضلی
سائز	۱۶/۳۶ x ۲۳
ضخامت	۴۸ صفحات
قیمت	ساٹھ روپے

روشنی کے سلسلے

شاعرہ	ریحانہ تبسم فاضلی
سائز	۱۶/۳۶ x ۲۳
ضخامت	۱۲۰ صفحات
قیمت	ستر روپے
ملنے کا پتا	تھرڈ ای ۳/بی-۱۸، حبیب اسکوائر، ناظم آباد کراچی

ریحانہ تبسم فاضلی کے نعتیہ کلام کے دو مجموعے "خطیب الامم" اور "روشنی کے سلسلے" منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ ان کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ انھوں نے خود کو صرف اور صرف حمد، نعت اور منقبت لکھنے کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ یوں تو انھوں نے شاعری کا آغاز غزل گوئی سے کیا تھا۔ لیکن بہت جلد اسے ترک کر کے مذہبی شاعری ہی کو اپنا مقصدِ حیات بنالیا ہے۔ وہ قرآن پاک کی تعلیمات پر

Marfat.com

عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں اور اس قرآن پاک کی اس آیت سے پوری طرح واقف ہیں جس میں شعرا کو گمراہ بتایا گیا ہے۔ اس آیت کے علاوہ انھیں اس حقیقت کا بھی علم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابتؓ اور حضرت کعب بن زہیرؓ جیسے نعت گو شعرا کی تعریف بھی کی ہے لہٰذا انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ایسی شاعری جس میں مذہبی صداقتوں کا بیان ہو، گمراہی کے ضمن میں نہیں آتی۔ چناں چہ انھوں نے حمد، نعت اور منقبت لکھنے کے لیے خود کو وقف کر دیا اور اللہ، رسول اور بزرگان دین سے اپنی عقیدت و محبت کا اظہار نہایت موثر انداز سے کیا جس کا اندازہ ان کے کلام کے دونوں مذکورہ مجموعوں سے بہ آسانی ہو سکتا ہے۔ ان کے ان دونوں مجموعوں کے مطالعے کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ انھیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی عقیدت ہے اور مذہبِ اسلام سے گہری وابستگی ہے۔

Marfat.com

"خطیب الامم"

ترجمہ و تلخیص:

DAILY MILLAT દૈનિક મિલ્લત

મિલ્લત

THURSDAY 26 SEPTEMBER 1996

مس حنا بانو یوسف ملکانی بی اے

محترمہ ریحانہ تبسم فاضلی نے اپنے نعتیہ مجموعہ کلام "خطیب الامم" میں عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے دل کی گہرائیوں سے خلوص و سچائی کو اشعار کے پیکر میں ڈھل دیا ہے ان کا لہجہ پاکیزگیٔ خیال، اور خلوص وادب کا مظہر نظر آتا ہے۔ اُن کے خیالوں میں مہک اور نرمی بدرجۂ اتم موجود ہے ، حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صفات ذات بابرکت کے ساتھ ریحانہ صاحبہ نے اپنی انتہائی محبت کو جس انداز میں اپنے اشعار میں سمویا ہے۔ وہ لائق صد تحسین ہے۔ انہوں نے اپنی شاعری میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عقیدت کے چراغ روشن کئے ہیں۔ نعتیہ شاعری پل صراط کی طرح نازک کہلاتی ہے۔ اس لئے ادب کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ثنا خوانوں میں اس مجموعۂ کلام کے ذریعے ریحانہ تبسم فاضلی نے اپنا مقام بنایا ہے وہ ایک روشن نام کے ساتھ نعتیہ شاعری میں ایک بلند مرتبہ کی حامل ہیں۔ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

ملت گجراتی

۲۶ ستمبر ۱۹۹۶ء

સ્વિકાર સમાલોચના

"ખતીબ-ઉલ-ઉમમ"

શાયરા : રેહાના તબસ્સુમ ફાઝલી

મુદ્રક : કુરેશી આર્ટપ્રેસનાઝીમાબાદ, કરાચી.

પ્રકાશક : ફાઝલી પબ્લિકેશન્સ

હદિયો : ૬૦ રૂપિયા

મળવાનુ ઠેકાણું: થર્ડ-૯૩ બી-૧૮ હબીબ સ્કવેર, નાઝીમાબાદ, કરાચી.

મોહતરેમા રેહાના તબસ્સુમ ફાઝલીએ પોતાના નાતિયા કલામના સંગ્રહ "ખતીબ-ઉલ-ઉમમ"માં ઇશ્કે રસુલના હવાલાથી પોતાના હૃદયની ઉર્મિઓને નિખાલસતા અને સચ્ચાઇ સાથે શેઅરના પહેરણમાં ઢાળી છે. એના લહેજામાં પાકીઝગી અને નિખાસલતા ભારોભાર જોવા મળે છે. એ સાથે એ નરમ અને તાજગીભર્યો પણ છે. હુઝુર (સ.અ.વ.)ની પવિત્ર જાત સાથે રેહાનાને જે અપાર પ્રેમ અને સમર્પણતા છે તેને એણે શેઅરોમાં ઢાળતાં અકીદતના દીપક જલાવ્યા છે. નાતિયા શાયરી ખુબજ નાજુક અને સંવેદનશીલ કહેવાય છે. જેમાં હુઝુર (સ.અ.વ.)ના સનાખ્વાનોમાં આ સંગ્રહ દ્વારા રેહાના "તબસ્સુમ" ફાઝલીએ પોતાનું નામ નોંધાવી દીધુ છે એમાં શંકાને કોઇ સથાન નથી.

Marfat.com

THURSDAY 26 SEPTEMBER 1996

મિલ્લત

"روشنی کے سلسلے"

ترجمہ و تلخیص:

حنا بانو یوسف ملکانی ۔ بی اے

آج کل کے فتنہ وفساد کے پرآشوب معاشرہ میں ہر طرف فکری آوارگی کے کالے بادل چھائے ہوئے ہیں - مذہبی شاعری کے میدان میں ریاکاروں، دین سے ناواقف لوگ قبضہ جمائے ہوئے ہیں - ریحانہ تبسم فاضلی نے اپنے خیالات وافکار کو "مذہبی شاعری" میں پیش کیا ہے - اُن کا یہ قدم حقیقت میں اس پُرفتن دور میں جہاد سے کم نہیں - "روشنی کے سلسلے" اسی جہاد کی ایک کڑی ہے - اس مجموعہ میں حمد ونعت کے ساتھ ساتھ وعظ ونصیحت کو ایک خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے - خصوصی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی منقبت پڑھ کر کسی بھی عقیدت مند کی آنکھیں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کئے بغیر نہیں رہیں گے - اردو میں لکھی ہوئی یہ منقبت یقیناً بہت محنت طلب کام ہے - اللہ تعالیٰ اُن کے قلم کو اسی انداز سے لکھنے کی مزید توفیق عطا فرمائے - اور وہ اسی طرح کے حسین تحفوں سے مسلمانوں کو نوازتی رہیں - آمین!

ملت گجراتی

۲۶ ستمبر ۱۹۹۶ء

"રોશની-કે-સિલસિલે"

શાયરા : રેહાના તબસ્સુમ ફાઝલી

મુદ્રક : કુરેશી આર્ટ પ્રેસ, નાઝીમાબાદ, કરાચી.

પ્રકાશક : ફાઝલી પબ્લિકેશન્સ

હદિયો : ૭૦ રૂપિયા

મળવાનું ઠેકાણું: ૫ઈ-૬૩ બી-૧૮ હબીબ સ્ક્વેર, નાઝીમાબાદ, કરાચી.

આપણા આ ફિત્ના-ફસાદોથી ભરેલા યુગલો જ્યારે જ્ઞાન-સમજના આભ પર ચિંતન-મનનની આવારગીના કાળા વાદળા છવાયેલા છે અને મઝહબી શાયરીના મેદાનમાં પ્રસિધ્ધી ભુખ્યા રિયાકારો અને દીનના જ્ઞાનથી તદ્દન કોરા લોકોએ કબ્જો જમાવી રાખ્યો છે ત્યારે દીની મઝમુનો-વિષયોને શે'રોની લખતમાં પરોવીને રેહાના તબસ્સુમ ફાઝલીએ "રોશની-કે-સિલસિલે" નામક પોતાના દીની કાવ્યોના સંગ્રહ દ્વારા ખરેખર એક પ્રકારની જેહાદ કરવાનો પ્રયાસ કર્યો છે. જેમાં હમ્દ-નાત વઅઝ-નસીહતના સુંદર પ્રકાશ ઝળહળી રહ્યા છે. ખાસ કરીને પયગંબરે આઝમ હુઝુર સલ્લલાહો અલયહે વસલ્લમની પવિત્ર પત્નીઓની મન્કેબત આ સંગ્રહમાં પઢીને કોઈ પણ અકીદતમંદ આદમી અશ્રુઓના નજરાણા આપ્યા વિના રહી શકતો નથી. ઉર્દૂમાં લખાયેલ આ મન્કેબતો ખરેખર એક ભગીરથ કાર્ય છે જે વાંચીને સમજવા જેવી છે. અલ્લાહ એમની કલમથી આવા વધુ નજરાણા મુસલમાનોને આપે. એજ અભ્યર્થના.

Marfat.com

"پھول مسکرائے"

کتنی پیاری یہ نظمیں لکھی ہیں
جیسے گیتوں کی ندیاں بہی ہیں

شاہدہ سلطانہ

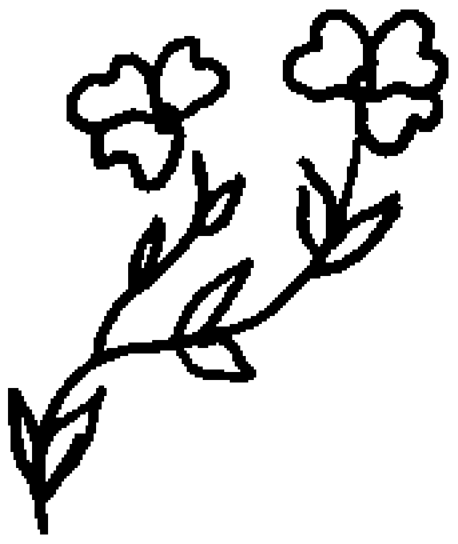

Marfat.com

ریحانہ تبسم فاضلی

کا نعتیہ مجموعہ

"مہکتے حرف"

کا نیا ایڈیشن

عنقریب شائع ہو رہا ہے

فاضلی پبلیکیشنز

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ یَا عَظِیْمَ السُّلْطَانِ وَیَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

"اے اللہ اے کرم کرنے والے آقا ہم پر اپنا خاص کرم فرما دے"
ہمیں وہ تمام کام کرنے کی توفیق عطا فرما جنہیں تو پسند فرماتا ہے۔ تمام برے کاموں
سے بچنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں
پر عمل کرنا آسان فرما دے۔ اے اللہ اپنی اور اپنے پیارے نبی کی محبت
عطا فرما۔ ہمیں اپنا اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اطاعت شعار
بنا دے۔ یا اللہ ہمیں تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے بچنے کی توفیق
عطا فرما۔ اے اللہ ہمیں شرک و کفر اور باطل پرستی سے محفوظ فرما دے۔
اے اللہ غرور و تکبر سے بچالے۔ اے اللہ ریاکاری اور فضول خرچی سے
محفوظ فرما دے۔ اے اللہ بے حیائی کے تمام کاموں سے بچالے۔ اے اللہ
ہم سب کی مغفرت فرما دے۔ اے اللہ ہم سب پر، پاکستان اور پاکستان کے مسلمانوں
پر اور تمام عالم اسلام پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرما دے۔ اے اللہ ہم سے
راضی ہو جا اور اپنی رضا پر ہمیں راضی فرما دے" آمین ثم آمین ۝

سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝
وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

بدعائے ناچیز

ریحانہ تبسم فاضلی
24.12.96

Marfat.com

خوبصورت اور پاکیزہ نظموں کو نثر میں تشریح و توضیح کر کے بچوں کو نظمیں سمجھنے میں قدرے آسانیاں فراہم کر دی ہیں ۔ میری نظر میں یہ پہلی کتاب ہے جس میں یہ اہتمام اور انصرام برتا گیا ہے ۔ ورنہ لکھنے والے کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہوتا، کہ پڑھنے والوں پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے وہ تو بس شعر ہم کہتے ہیں بچے تم کرو کے مصداق لکھ دیتے ہیں ۔ ریحانہ باجی کی بچوں کی نفسیات پر بھی گہری نظر ہے ۔ انہوں نے بچوں کے دل میں بیٹھ کر تصویر کشی کی ہے ۔ اس لئے اُن کی ہر تصویر جیتی جاگتی متحرک اور جاندار ہے اور اپنے جلو میں سچائی ، دل کشی اور جاذبیت کی دولت بیدار بھی سمیٹے ہوئے ہے اور یہی عظمت قرطاس و پندار قلم کی ضامن ہے آخر میں رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ [illegible] کے یہ پھول

[illegible] آمین

آباد کراچی

[illegible]

ریحانہ تبسم فاضلی

کی

مطبوعہ تصانیف

"مہکتے حرف" ——— * نعتیہ مجموعہ

"خطیب الامم" ——— * نعتیہ مجموعہ

"روشنی کے سلسلے" — حمد و نعت، منظوم احادیث اور مناقب کا مجموعہ

زیرِ طبع تصانیف

"حیاتِ دوام" — قرآن و سنت کی روشنی میں بچوں اور بچیوں کے لئے "اصولِ زندگی"

"حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر" ——— نعتیہ مجموعہ

"ملکوتی خوابوں کی سرزمین" ——— سفر نامہ

فاضلی پبلیکیشنز

Marfat.com